پراسرار اور دہشتناک ناول

ہفت طلسم

اے ایچ گیلانی

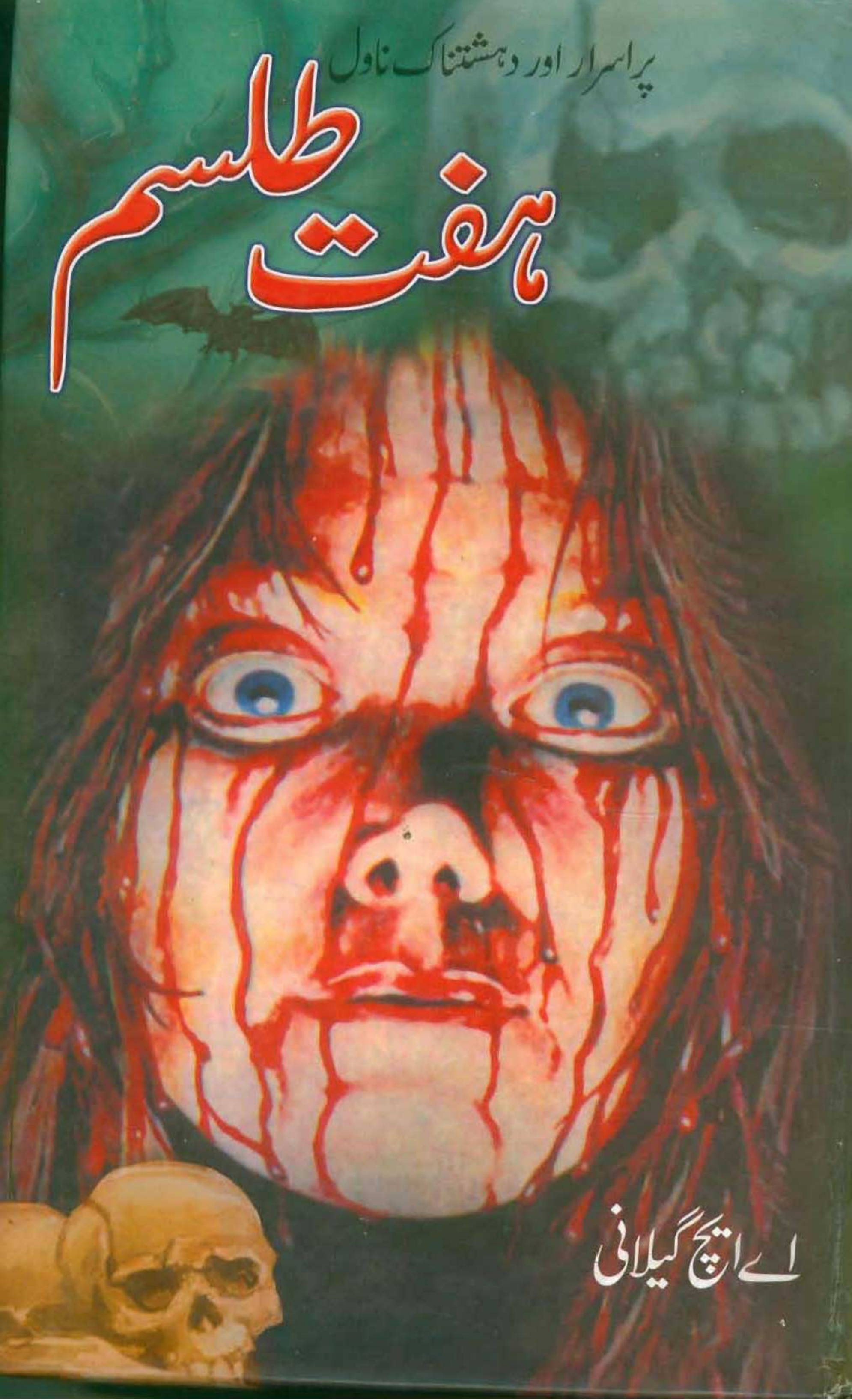

خوف و دہشت اور وحشت و بربریت۔ کے دل ہلا دینے والے مناظر سے مزین داستان

ہفت طلسم

اے ایچ گیلانی

ناشر

علی میاں پبلی کیشنز

۲۰-عزیز مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ فون ۷۲۴۷۴۱۴

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

بار اوّل ——— ۲۰۰۳ء
مطبع ——— یو اینڈ می پرنٹرز، لاہور
کمپوزنگ ——— الحرم کمپوزنگ سنٹر، لاہور
قیمت ——— ۱۰۰ روپے

نوٹ

اس کہانی کے تمام واقعات، کرداروں اور مقامات کے نام فرضی ہیں۔
کسی سے کسی قسم کی مماثلت محض اتفاقیہ ہوگی۔

(ادارہ)

ISBN 969-517-145-1

باہتمام
علی بک سٹال
نسبت روڈ، چوک میو ہسپتال لاہور

میرا نام حسن شاہ ہے' میرا تعلق ایک امیر کبیر گھرانے سے ہے' میں اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہوں۔ بچپن میں مَیں نے اپنے بزرگوں سے بے شمار دیومالائی اور پُراسرار واقعات سنے تھے۔ مگر میں نے کبھی ان واقعات پر یقین نہیں کیا تھا۔ میری زندگی میں بے شمار رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات گزرے ہیں' ان میں سے بعض تو ایسے خوفناک ہیں کہ جب بھی میں ان واقعات کو یاد کرتا ہوں تو خوف سے لرز اٹھتا ہوں۔ شاید اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سخت جان بنایا ہے جس کی بنا پر میں اب تک زندہ ہوں۔

میں اپنی زندگی کے مافوق الفطرت واقعات سناؤں گا تو آپ کو یقین آ جائے گا کہ میں واقعی بہت مضبوط اعصاب کا مالک ہوں ورنہ جو واقعات میری زندگی میں گزرے ہیں کسی عام آدمی پر گزرتے تو وہ زندہ نہ رہتا۔ اب میں آپ کو اپنے ہولناک ماضی کی طرف لے جاتا ہوں۔ میرا تعلق سید خاندان سے ہے' میرے والد بہت ہی دولت مند آدمی تھے۔ میرا تعلق شکرگڑھ سے ہے۔ میرا بچپن اسی قصبے میں گزرا ہے۔ سکول سے فارغ ہو کر میں نے قصبے کو خیرباد کہہ دیا اور مزید تعلیم کے لئے شہر میں چلا گیا۔ وہیں سے میری زندگی میں انقلاب آیا۔ جب میں نے بی اے کا امتحان پاس کیا تو اس وقت میری عمر چوبیس سال تھی۔ کالج میں لوگ میری بہت تعریف کرتے تھے کہ خدا نے مجھے مردانہ وجاہت سے نوازا ہے اور یہ بات واقعی ٹھیک تھی۔ میں جوانی میں بہت طاقتور' قدآور اور اچھی شکل و صورت کا مالک تھا۔

کالج سے فارغ ہونے کے بعد میں نے نوکری کی تلاش کی اور جلد ہی مجھے نوکری مل گئی۔ میرے والدین میری نوکری پر بہت خوش ہوئے اور میری شادی کا سوچنے لگے۔ میری خالہ کی بیٹی نتاشا بہت ہی حسین اور اچھی لڑکی تھی' پورے خاندان میں اس کے حسن کا چرچا تھا۔ جب میری والدہ نے خالہ سے بات کی تو خالو اور خالہ جان نے فوراً رشتہ

منظور کر لیا۔ اس طرح میری نتاشا سے شادی ہو گئی۔ نتاشا واقعی بہت اچھی لڑکی ہے۔

شادی کے دو ماہ بعد میں کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا اور پھر میری زندگی کے انقلاب کا دور شروع ہو گیا۔ میں کام سے فارغ ہو کر واپس اپنے شہر جا رہا تھا۔ ریل گاڑی اپنے سفر پر رواں دواں تھی' رات کے دو بجے تھے اور گاڑی پوری رفتار سے چل رہی تھی۔ اچانک مجھے ایک آواز سنائی دی۔

"بالک! تم کہاں جا رہے ہو؟"

میں اپنی سوچوں میں گم تھا' آواز سن کر میں چونکا اور سر اٹھا کر بولنے والے کی طرف دیکھنے لگا۔ یہ ادھیڑ عمر کا آدمی تھا' لباس اور حلیے سے سادھو لگتا تھا۔ اس نے کالے رنگ کا چغہ پہن رکھا تھا' بال بہت لمبے تھے اور گلے میں موتیوں کا ہار تھا' رنگ سانولا اور شکل سے بہت کرخت معلوم ہوتا تھا۔ میں نے اس سادھو قسم کے آدمی کو اپنے شہر کا نام بتایا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں۔ پہلے تو مجھے اس ڈبے میں نظر نہیں آئے۔

وہ سادھو دھیرے دھیرے چلتا ہوا میرے نزدیک پہنچا اور کہنے لگا۔ "بالک مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔ اگلے اسٹیشن پر تم اتر جانا یہ بات تمہارے حق میں بہتر ہو گی ورنہ تم نقصان میں رہو گے۔" یہ بات کہہ کر وہ سادھو چلتی ٹرین سے اتر گیا۔ میں اس کے جانے کے بعد سخت حیران ہوا کہ یہ سادھو کون ہے جو مجھ سے میرے شہر کا نام پوچھ کر اور مجھے اگلے اسٹیشن پر اترنے کا کہہ کر چلتی ٹرین سے باہر کود گیا؟ میں نے بے اختیار باہر دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ سارے مسافر اس وقت سو رہے تھے۔ اچانک ٹرین آہستہ ہوئی اور ایک چھوٹے سے اسٹیشن پر رک گئی۔ میرے کانوں سے اس سادھو کی آواز ٹکرائی' بالک فوراً ٹرین سے اتر آؤ۔ میں بے اختیار ٹرین سے باہر آ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا اسٹیشن تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرین چل پڑی۔ جب ٹرین میری نظروں سے اوجھل ہو گئی تو اچانک میں چونکا کہ یہ میں نے کیا کیا ہے۔ یہ میں ٹرین سے نیچے کیوں اتر گیا ہوں؟ پھر سب کچھ یاد آ گیا کہ سادھو کی آواز پر میں نے یہ سب کیا ہے۔ میں بہت حیران تھا کہ میں نے یہ سب کیوں کیا؟ وہ سادھو کون تھا اور اس کی آواز سننے کے بعد میں بے اختیار باہر کیوں اتر گیا؟

اب میں نے غور کیا تو دیکھا کہ یہ ایک غیر آباد اسٹیشن تھا۔ رات کے تین بج رہے تھے۔ میں اس بات پر بھی سخت حیران ہوا کہ رات کے تین بجے اس غیر آباد سنسان

اسٹیشن پر گاڑی کیوں رکی؟ اچانک میرے ذہن میں پھر اسی سادھو کی آواز گونجی۔

"بالک اپنی آنکھیں بند کرو۔" مگر میں نے اپنی آنکھیں کھلی رکھیں۔

سادھو کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ "بالک میری بات پر عمل کرو۔" میں ایک دفعہ پھر بے اختیار ہو گیا اور میری آنکھیں بند ہو گئیں۔ جیسے کسی نے زبردستی میری آنکھیں بند کر دی ہوں۔

آنکھیں بند ہوتے ہی میرا ذہن سوتا چلا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک ہولناک کمرے میں پایا۔ کمرے کی دیواریں انتہائی کالی تھیں' چھت پر جالوں نے ڈیرا کر رکھا تھا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لرز اٹھا۔ میرا سانس اندر ہی رہ گیا دیوار پر ایک انتہائی خوفناک دیوہیکل آدمی کی تصویر تھی۔ یہ دیوہیکل آدمی انسان کم ریچھ زیادہ دکھائی دیتا تھا۔ شکل انتہائی خوفناک۔ اس ریچھ نما انسان کے بہت لمبے بال تھے جو بہت الجھے ہوئے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا وہ صدیوں سے نہایا نہ ہو۔ رنگ انتہائی کالا بھجنگ۔ اس ریچھ نما انسان نے صرف لنگوٹی پہن رکھی تھی۔ اس کے جسم پر ریچھ کی طرح لمبے بال تھے' آنکھیں خونِ کبوتر کی مانند سرخ تھیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک مُردہ عورت پڑی تھی اور ریچھ نما انسان اس عورت کا ہاتھ بھنبھوڑ کر کھا رہا تھا اور اس کے منہ سے خون بہہ رہا تھا۔

یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر میں کانپ اٹھا اور منہ دوسری طرف کر لیا۔ دوسری طرف منہ کرتے ہی ایک دفعہ پھر حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا ہے حالانکہ پہلے میں نے غور سے دیکھا تھا کہ اس دیوار میں کوئی دروازہ نہیں تھا۔ پے در پے ان عجیب و غریب واقعات سے میں سخت گھبرایا میں نے زور زور سے آوازیں لگائیں۔

"کوئی ہے یہاں؟ مجھے یہاں کون لایا ہے؟ میں یہاں کیسے پہنچا ہوں؟ آہ یااللہ یہ میں کس طلسمی دنیا میں پھنس گیا؟ کوئی ہے؟"

اچانک میرے کانوں میں اسی سادھو کی آواز سنائی دی۔ "اس دروازے سے باہر چلے آؤ۔" میں زور سے چیخا۔

"کون ہو تم اور یہاں میں کس طرح پہنچا ہوں؟" مجھے آواز دوبارہ سنائی دی۔

"تم اس دروازے سے باہر تو چلے آؤ۔ تمہارے تمام سوالوں کا جواب تم کو دے دیا جائے گا۔" میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ میں ایک دفعہ پھر شدید حیرت سے اچھل پڑا۔ ایک اور خوفناک منظر میرے سامنے تھا۔ اب تصویر میں منظر بدل چکا تھا۔ تصویر میں سات خوفناک شکلیں نظر آئیں جن کے صرف سر ہی تھے دھڑ غائب تھے۔ ان ساتوں سروں کی آنکھیں انتہائی سرخ اور باہر کو ابلی ہوئی تھیں۔ ان کی زبانیں بہت ہی لمبی اور منہ سے باہر نکلی ہوئی تھیں اور ان زبانوں پر بھڑیں بیٹھی ہوئی زبانوں کو کاٹ رہی تھیں اور زبانوں سے خون نکل رہا تھا۔ اس خوفناک منظر کو دیکھ کر میرا دل ڈوبنے لگا۔ میں نے پھر منہ پھیر لیا۔ آہ یہ میں کس آسیبی دنیا میں پہنچ چکا ہوں۔ میں فوراً بھاگ کر اس منحوس کمرے سے باہر نکل آیا اور بھاگتا چلا گیا۔ اچانک مجھے ٹھوکر لگی اور میں زور سے نیچے گرا میرے سر کو زور سے ٹکر لگی اور میں پھر بے ہوش ہو گیا۔

جب دوبارہ مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک اور کمرے میں پایا۔ یہ ایک خوبصورت اور سجا ہوا کمرہ تھا جس میں سات خوبصورت فانوس لٹکے ہوئے تھے' فرش پر قالین بچھا ہوا تھا' غور کیا تو اس قالین کے سات رنگ تھے' قالین کے اوپر سات خوبصورت کرسیاں رکھی ہوئی تھیں اور ایک بڑا سا خوبصورت مرصع تخت تھا جس پر سات یاقوت جڑے ہوئے تھے۔ تخت کے اوپر وہی سادھو براجمان تھا جو مجھے ٹرین میں ملا تھا۔ اس مکروہ چہرے والے سادھو کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔ شکل سے نحوست ٹپک رہی تھی۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر بولا۔ "سناؤ بالک کیسے مزاج ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میرا یہ طلسم کدہ تمہیں پسند آیا ہو گا۔"

اب میں مکمل اپنے ہوش و حواس میں تھا۔ میں نے اس سادھو سے پوچھا۔ "تم کون ہو اور مجھے یہاں لانے کا تمہارا کیا مقصد ہے' تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟؟"

"دھیرج بالک دھیرج' میں تمہارے تمام سوالوں کا جواب دے دوں گا۔ پہلے تم کچھ کھا پی لو پھر تم سے بات ہو گی۔"

مگر میں نے کہا۔ "نہیں مجھے بھوک نہیں ہے تم میرے سوالوں کا جواب دو۔"

اس نے کہا۔ "اچھا تم اصرار کرتے ہو تو بیٹھو میں تمہیں بتاتا ہوں۔" میں ان ساتوں کرسیوں میں سے ایک کرسی میں بیٹھ گیا اور سادھو کی طرف دیکھنے لگا۔ سادھو کہنے لگا۔

"میرا یہ شاندار گھر ہے جسے تم طلسم کدہ بھی کہہ سکتے ہو میرا نام راگھوداس ہے۔ میں تمہیں یہاں اس لئے لایا ہوں کہ مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے اگر تم میرا کام کر دو تو میں تمہیں کروڑ پتی بنا دوں گا لیکن کام میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا مگر پہلے تم کچھ کھا پی لو۔"

میں نے کہا۔ "نہیں تم مجھے بتاؤ کہ تم مجھے یہاں کس طرح لائے اور مجھ سے کیا کام ہے؟"

سادھو کہنے لگا۔ "بالک یہ مت پوچھو کہ تمہیں یہاں کیسے لایا گیا ہے۔ بس اتنا بتاتا ہوں کہ یہ سب جادو کا کمال ہے۔"

"لیکن تم صرف مجھے ہی یہاں کیوں لائے ہو؟"

راگھو داس بولا۔ "دراصل بات یہ ہے کہ میرے آقا نے مجھے حکم دیا ہے کہ سات تاریخ کی رات کو کسی ایسے شخص کو لے آؤ جو سید گھرانے سے تعلق رکھتا ہو اور اس کا کردار بھی صاف ہو یعنی کسی عورت سے بدفعلی نہ کی ہو اور سات تاریخ کی رات کو اس کے پاس کوئی بھی سات چیزیں ہوں اسے لے آؤ۔ کل سات تاریخ کی رات کو یہ سب چیزیں مجھے تمہارے اندر نظر آئیں اس لئے میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔"

میں بولا۔ "ٹھیک ہے میں سید گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور یہ اللہ کا شکر ہے کہ میرا کردار صاف ہے میں نے اپنی بیوی کے علاوہ کسی عورت سے ہم بستری نہیں کی۔ مگر مجھے ہی کیوں لایا گیا ہے اور میرے پاس کون سی سات چیزیں ہیں اور یہ سب سات کا کیا چکر ہے اس عجائب خانے میں تو سب چیزیں سات پر ہی مشتمل نظر آ رہی ہیں۔ تم مجھے کام بتاؤ اگر میرے بس میں ہوا تو میں کر دوں گا۔ رہی دولت کی بات تو میرے پاس خدا کا دیا ہوا سب کچھ ہے مجھے دولت کی ضرورت نہیں ہے۔"

راگھوداس اس بات پر زور سے ہنسا۔ "بالک منش ہوس کا پتلا ہے آدمی کے پاس چاہے لاکھ دولت ہو مگر پھر بھی اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔"

"راگھوداس! دیکھو تم مجھے کام بتاؤ آخر ایسا کون سا کام ہے جو تم جیسا بڑا جادوگر بھی نہیں کر سکتے میں تمہیں ٹرین میں بتا چکا ہوں کہ میں کہاں کا رہنے والا ہوں اور میرا نام حسن شاہ ہے۔ تمہیں مجھ سے کیا کام ہے؟؟"

راگھوداس بولا۔ "مجھے تم سے معمولی سا کام ہے۔ تمہاری جیب میں سات ہزار ہزار کے نوٹ ہیں ان کو میرے حوالے کر دو۔" میں نے جیب سے پیسے نکالے تو میرے پاس سات ہزار روپے تھے۔ میں نے تمام رقم اس کے حوالے کر دی۔ راگھوداس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے رقم لے لی اور ان کو ہوا میں اچھال دیا نہ ساتوں نوٹ سات کالے رنگ کے پھولوں میں تبدیل ہو گئے اور نیچے قالین پر گر گئے راگھوداس نے مجھے پھول اٹھانے کو کہا میں نے سخت حیرانی و پریشانی میں سات پھول اٹھا کر اس کے حوالے کر دیئے راگھو داس نے زور سے تالی بجائی اچانک کمرے میں وہی ہیبت ناک ریچھ نما آدمی نمودار ہوا۔ جس کی میں نے منحوس کمرے میں تصویر دیکھی تھی جس میں یہ ریچھ نما آدمی کسی عورت کی ہڈیاں چبا رہا تھا۔

ریچھ نما انسان بولا۔ "آقا راگھو آپ نے مجھے کس لئے بلایا ہے؟"

راگھو بولا۔ "کالی! مقدس دھاگہ لاؤ۔" ریچھ نما انسان جسے راگھو نے کالی کے نام سے پکارا تھا یہ سن کر غائب ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد دوبارہ نمودار ہوا۔ اس وقت اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کا دھاگہ تھا۔ کالی نے دھاگہ راگھو داس کے حوالے کر دیا۔ راگھو داس نے ان سات پھولوں کو اس کالے رنگ کے دھاگے سے باندھا اور پھولوں کا دستہ بنا کر میرے حوالے کر دیا۔

"حسن شاہ! تم یہ پھول سید بابا کے دربار میں لے جاؤ اور دربار کے سرہانے ان پھولوں کو رکھ دینا۔ بس یہی تمہارا کام ہے۔"

میں نے کہا۔ "مگر راگھوداس یہ سب کیا ہے میرے یہ نوٹ پھولوں میں کیسے تبدیل ہو گئے اور تم نے ان پھولوں میں کون سا دھاگہ باندھا ہے کیا دھاگے بھی مقدس ہوتے ہیں؟ دوسری بات یہ کہ سید بابا کے مزار میں پھول رکھوانے کے لئے مجھے کیوں دے رہے ہو تم خود یہ پھول وہاں کیوں نہیں رکھ سکتے؟ ضرور تم مجھ سے کوئی غلط کام کروانا چاہتے ہو۔ یہ سب جادو کی چیزیں میں سید بابا کے دربار میں ہرگز نہیں رکھ سکتا۔" یہ کہہ کر میں نے پھول راگھوداس کے حوالے کر دیئے۔

راگھوداس نے غصے سے میری طرف دیکھا اور بولا۔ "دیکھو حسن شاہ! سیدھی طرح میرا کام کر دو ورنہ میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گا۔ تمہارے خاندان کو تباہ کر دوں گا

تمہیں بھیک مانگنے پر مجبور کر دوں گا۔"

میں نے کہا۔ "تم کچھ بھی کر لو مگر میں اپنا ایمان نہیں بیچوں گا۔ اگر کوئی نیک کام ہوتا تو تم ضرور خود ہی کر لیتے مگر تم جیسا شیطان کا پجاری مجھ سے یقیناً کوئی شیطانی کام کروانا چاہتا ہے جو میں ہرگز نہ کروں گا۔"

راگھوداس زور سے ہنسا اور کالی سے بولا۔ "اس کو اس کے گھر پہنچا دو۔" اور پھول دوبارہ میرے ہاتھ میں تھما دیئے اور کہا۔ "دیکھو حسن شاہ چاند کی چودھویں رات کو یہ پھولوں کا دستہ تم نے مزار پر رکھنا ہے اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم خسارے میں رہو گے اور اگر یہ کام کر دیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔"

ابھی راگھوداس کی بات ختم ہوئی تھی کہ کالی نے مجھے زور کا طمانچہ مارا طمانچہ اتنا زور کا تھا کہ میرا منہ دوسری طرف پھر گیا۔ میں نے غصے میں مڑ کر کالی کو دیکھا مگر ٹھٹک کر رہ گیا اس وقت میں اپنے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔ میرا دماغ سنسنانے لگا۔ یا اللہ یہ میں کس طلسم میں پھنس گیا ہوں۔ بڑبڑاتے ہوئے میں چل دیا اور گھر میں داخل ہو گیا۔ میری بیوی مجھے دیکھ کر خوش ہو گئی اور مجھ سے بولی۔

"آپ نے اتنی دیر کہاں لگا دی۔ آپ کو تو کل گھر ہونا چاہئے تھا۔" میں نے اپنی بیوی کا منہ دیکھا اور چپ چاپ کمرے میں چلا گیا۔ وہ حیران ہو کر میرے پیچھے چلی آئی اور بولی۔ "کیا بات ہے حسن تم مجھے کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہو۔" پہلے تو میں نے سوچا کہ نتاشا کو کچھ نہ بتاؤں مگر پھر یہ سوچا کہ میری بیوی بہت نیک اور حافظ قرآن ہے اسے اپنے اوپر بیتی ہوئی تمام ہوشربا کہانی بتا ہی دوں۔

میں نے اس سے کہا کہ میرے ساتھ بیٹھو میں نے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ نتاشا چپ چاپ میرے ساتھ پلنگ پر بیٹھ گئی اور میں نے شروع سے آخر تک تمام کہانی نتاشا کو سنا دی۔

"حسن کیا تم نے مجھ سے کوئی مذاق تو نہیں کیا؟"

"مجھے تم سے مذاق کرنے کی کیا ضرورت ہے؟" پھر میں نے وہی منحوس پھولوں کا دستہ نتاشا کو دکھایا نتاشا نے کہا۔

"حسن آپ پریشان نہ ہوں بس آپ اللہ کا کلام پڑھتے رہیں۔ آپ کو پتہ نہیں ہو

گا۔" پھر نتاشا مجھ سے پوچھے بغیر پھولوں کے دستے کو اٹھا کر کچن میں لے گئی اور آگ جلا کر پھولوں کو آگ میں ڈال دیا۔ پھولوں کا دستہ آگ میں جاتے ہی غائب ہو گیا۔ نتاشا سخت حیران ہو کر میرے پاس آئی اور بتایا کہ اس نے پھولوں کو جلانے کے لئے آگ میں ڈالا مگر وہ آگ میں جاتے ہی غائب ہو گئے۔

میں نے خوفزدہ ہو کر کہا۔ "اللہ ہمیں اپنی امان میں رکھے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے جیسے ہم شیطانی قوتوں کے چنگل میں پھنس گئے ہیں۔" پھر اچانک مجھے اپنے والدین کا خیال آیا۔ میں نے پوچھا۔ "نتاشا امی ابو کہاں ہیں؟"

نتاشا نے کہا۔ "حسن، انکل اور آنٹی دونوں کچھ ضروریات کی اشیاء خریدنے کے لئے باہر گئے ہیں۔ ابھی آ جائیں گے۔" میں نے نتاشا کو کہا کہ تم امی ابو کو ان پُراسرار واقعات کے متعلق کچھ نہ بتانا ورنہ وہ پریشان ہو جائیں گے۔

"اچھا ٹھیک ہے، آپ نہا دھو کر فارغ ہو جائیں میں آپ کے لئے کھانا لگاتی ہوں۔" میں خاموشی سے اٹھا اور باتھ روم میں چلا گیا۔ نہا دھو کر دوسرے کپڑے پہن کر باہر آ گیا۔ نتاشا نے میرے لئے کھانا لگایا۔ کھانے سے فارغ ہوا ہی تھا کہ امی ابو آ گئے۔ میں نے ان کو سلام کہا۔ دونوں مجھے دیکھ کر خوش ہو گئے اور میرے سر پر ہاتھ پھیر کر مجھے دعائیں دیں۔ میں اس واقعے کو یکسر بھول گیا کہ میرے ساتھ کچھ ہوشربا واقعات بھی گزر چکے ہیں۔

اسی طرح چودھویں تاریخ کی رات بھی آ گئی۔ میں اپنے کمرے میں نتاشا کے ساتھ بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا اچانک کمرے کے ساتھ والے باتھ روم میں کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی میں نے نتاشا کو اشارہ کیا کہ وہ باتھ روم میں دیکھے کہ کیا چیز گری ہے۔ نتاشا اٹھ کر باتھ روم میں چلی گئی۔ اچانک نتاشا کی چیخ سن کر میں بدحواس ہو کر باتھ روم کی طرف بھاگا۔ میں جب باتھ روم میں داخل ہوا تو ایک ہیبت ناک منظر میرا منتظر تھا۔ میں نے دیکھا کہ باتھ روم کی چھت سے سرخ رنگ کا گاڑھا گاڑھا خون بہہ رہا تھا۔ اچانک ایک اور ہوش اڑا دینے والا منظر نمودار ہوا۔ اچانک وہی سات منحوس کالے بھجنگ خوفناک چہرے باتھ روم میں نمودار ہوئے۔ نتاشا چیخ کر مجھ سے چپک گئی اور تھر تھر کانپنے لگی۔ یہ وہی منحوس چہرے تھے جنہیں میں راگھوداس کے گھر کے منحوس والے کمرے میں

دیکھ چکا تھا۔

اچانک ان سات منحوس چہروں کی زبانیں باہر کو لٹک آئیں جن سے خون ٹپک رہا تھا، وہ ساتوں خوفناک چہرے زور زور سے قہقہے لگانے لگے۔ یہ دل ہلا دینے والا منظر دیکھ کر نتاشا چیخ کر میرے بازوؤں میں جھول گئی۔ شدید خوف و ہراس سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ یہ خوفناک منظر دیکھ کر میرے اپنے ہوش و حواس اڑ گئے۔ پتہ نہیں کس طرح میرے جسم میں طاقت آئی میں نتاشا کو اٹھا کر بلی کی طرح باتھ روم سے باہر نکل گیا۔ میں نے نتاشا کو پلنگ پر لٹا دیا میرا پورا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ ابھی میں نے نتاشا کو پلنگ پر لٹایا ہی تھا کہ پیچھے سے کسی نے میرے کندھوں کو چھوا۔ میں نے مڑ کر دیکھا۔ وہ کالے سیاہ چہرے میرے کمرے میں اچھل کود کر رہے تھے۔ ان کی گردنوں سے مسلسل خون ٹپک رہا تھا۔ میں ساکت ہو کر یہ دل ہلا دینے والا منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک ان ساتوں خبیث چہروں کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکل آئے اور گز گز لمبی زبانیں باہر نکل آئیں جن سے خون ٹپکنے لگا اور سب مکروہ چہرے خوفناک قسم کے بے ہنگم قہقہے لگانے لگے۔ ان کے بے ہنگم شور اور اس دہشت ناک منظر کو دیکھنے کے بعد میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے دوبارہ ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک دربار کے نزدیک پایا۔ ابھی میں سنبھلا ہی نہیں تھا کہ اچانک میرے سامنے وہی پھولوں کا منحوس دستہ آ گرا اور میرے کانوں سے خبیث راگھوداس کی آواز ٹکرائی۔ "دیکھو حسن شاہ یہ تم جو دربار دیکھ رہے ہو یہ سید بابا کا دربار ہے۔ تم یہ پھول لے جا کر سید بابا کے دربار میں جاؤ۔ سید بابا کی قبر کے نزدیک ایک طاقچہ بنا ہوا ہے۔ وہاں ان پھولوں کو رکھ دینا۔ تمہارا کام ختم ہو جائے گا۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میں تمہیں کہیں کا نہیں چھوڑوں گا۔ تمہارے خاندان کو نیست و نابود کر دوں گا۔ تمہیں کوڑھ کا مریض کر دوں گا.......... اٹھو شاباش ہمت سے کام لو اگر تم نے میرا کام کر دیا تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔ خوبرو لڑکیاں تمہاری دیوانی ہوں گی، تمہیں دنیا جہان کی ہر آسائش مہیا ہو گی۔"

میں نے کہا۔ "او خبیث! تم چاہے مجھے جتنے مرضی لالچ دے دو مگر میں یہ تمہارا ناپاک کام ہرگز نہ کروں گا۔"

راگھوداس کی آواز دوبارہ میرے کانوں میں ٹکرائی۔ "دیکھ پاپی میرا کام کر دے ورنہ خسارے میں رہے گا۔ میں تجھے کہیں کا نہیں چھوڑوں گا۔" میں نے غصے میں پھولوں کو توڑ مروڑ کر ان کی پتیاں الگ الگ کر کے پھینک دیں۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے ہاتھوں میں چپچپاہٹ ہو۔ میں نے ہاتھوں کو غور سے دیکھا۔ اف میرے اللہ' میرے ہاتھوں میں گاڑھا گاڑھا خون لگا ہوا تھا۔ راگھوداس کی غصے بھری آواز مجھے سنائی دی۔

"حسن شاہ! تم نے میرا کام نہیں کیا اب دیکھو میں تمہیں کس طرح عذاب میں مبتلا کرتا ہوں۔ اگر میرا کام کر دیتے تو میں تمہیں خوش کر دیتا۔ مگر لگتا ہے تم انتہائی ڈھیٹ ہو' تم نے اپنی تباہی کو خود ہی آواز دی ہے۔ اب ذرا گھر جا کر اپنے گھر کی خبر لو۔"

اچانک مجھے دھکا لگا۔ میں گر پڑا گیا۔ جب میں سنبھل کر سیدھا ہوا تو ایک دفعہ پھر میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں اپنے گھر میں اپنے کمرے میں ہی تھا۔ میری محبوب بیوی نتاشا ابھی تک بے ہوش تھی' میں نے کمرے کو غور سے دیکھا تو کمرہ بالکل صاف تھا کہیں بھی خون کا نشان تک نہیں تھا۔ حالانکہ کچھ دیر پہلے ان سات خوفناک چہروں کا خون مسلسل ٹپک کر فرش کو گندا کر رہا تھا۔ میں زور سے چلایا۔ "یا اللہ یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں!" اچانک مجھے اپنے والدین کے کمرے میں امی ابو کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ میں فوراً ان کے کمرے کی طرف دوڑا۔ جب میں کمرے میں داخل ہوا تو انتہائی افسوسناک اور دل کو تڑپا دینے والا منظر میرا استقبال کر رہا تھا۔

میں نے دیکھا کہ میرے امی ابو دونوں کے سینے میں خنجر گڑے ہوئے تھے اور خون ابل رہا تھا' میں چیخ کر امی اور ابو کے نزدیک پہنچا اور دونوں ہاتھوں سے امی اور ابو کے سینوں میں گڑے ہوئے خنجروں کو نکالنے لگا۔ اچانک دروازہ کھلا اور چار پانچ پولیس والے اندر داخل ہوئے۔ میرے ہاتھوں میں خون آلود خنجروں کو دیکھ کر مجھے فوراً گرفتار کر لیا۔ میں لاکھ چلایا کہ میں نے اپنے والدین کا قتل نہیں کیا۔ مجھے اپنے والدین کا قتل کر کے کیا ملتا۔ مگر ایک پولیس والا جو وردی سے تھانیدار معلوم ہوتا تھا' میرے منہ پر زور کا تھپڑ لگاتے ہوئے زور سے بولا۔

"چل الو کے پٹھے ہمارے ساتھ تھانے چل۔ وہیں تیری درگت بنائیں گے۔ تو کیا تیرے فرشتے بھی سچ اگل دیں گے۔" میں لاکھ چیخا کہ میرے والدین کو کسی اور نے قتل کیا

ہے اور میرے خلاف سازش کی گئی ہے مگر پولیس والے مجھے لاتیں اور مکے مارتے ہوئے گھر سے باہر لے گئے اور گاڑی میں بٹھا کر مجھے تھانے لے گئے۔ وہاں میرے اوپر اتنا تشدد کیا گیا جس سے میری روح تک کانپ اٹھی۔ مجھے لاک اپ میں بند کر دیا گیا۔

رات کو تھانیدار پھر میرے پاس آیا اور زور سے میری پسلیوں پر ٹھوکر جماتے ہوئے کہنے لگا۔ "اوئے بک دے کہ تو نے اپنے والدین کا قتل کیوں کیا ہے؟" میری حالت شدید غم اور خوب مار کھانے کے بعد انتہائی نازک تھی۔ لات لگتے ہی میں شدید تکلیف سے بلبلا اٹھا۔ میں نے چیخ کر کہا۔

"میں نے اپنے والدین کا قتل نہیں کیا۔" تھانیدار نے گرج کر کہا۔

"اوئے بکواس نہ کر صحیح صحیح بک ورنہ تیری وہ حالت کروں گا کہ تیری روح بلبلا اٹھے گی حرامزادے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے دولت کی خاطر انسان اپنے بہن بھائی اور والدین کو قتل کر دیتا ہے یہ تو شروع سے ہی ایسا ہوتا آ رہا ہے۔ ٹھیک ٹھیک بتا تو نے اپنے والدین کا قتل کیوں کیا ہے؟"

"میں اپنے والدین کا اکلوتا ہوں۔ ان کی تمام جائیداد میری ہی تو ہے پھر میں انہیں قتل کیوں کروں گا؟" تھانیدار نے میرے منہ پر زور سے مکا مارا اور یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ کل تک سب کچھ صحیح صحیح بک دینا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر وہ لاک اپ سے باہر نکل گیا۔ تھانیدار کا زوردار مکا لگتے ہی میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرا جبڑا ٹوٹ گیا ہو۔ میں شدید تکلیف کے باعث زور زور سے کراہنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک سنتری میرے لئے کھانا لایا۔ کھانے میں دو روٹیاں تھیں اور کٹورے میں تھوڑا سا سالن تھا۔ مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے اسی کھانے پر ہی قناعت کرنا پڑا۔ کونے میں ایک مٹکا اور کوزہ پڑا ہوا تھا۔ میں کھسک کر کونے میں پہنچا اور مٹکے سے کوزے میں پانی ڈال کر پیا اور وہیں لیٹ گیا۔ لاک اپ میں میرے علاوہ ایک اور قیدی بھی تھا جو بے خبر سو رہا تھا۔ میں بھی کمرے کے فرش پر لیٹ گیا اور اپنے حالات پر سوچنے لگا۔

مجھے یقین تھا کہ میرے والدین کو خبیث راگھوداس نے ہی مروایا ہوگا۔ یہ بات بعد میں مجھے تھانیدار سے معلوم ہوئی تھی کہ ہمیں ٹیلی فون پر کسی نامعلوم شخص نے خبر کا

ایڈریس بتا کر اطلاع دی تھی کہ وہاں قتل ہونے والا ہے اور ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی تم نے اپنے والدین کو قتل کر دیا تھا۔ اس نامراد راگھوداس نے بڑے خوبصورت انداز سے میرے والدین کا قتل کر کے مجھے ہی قاتل بنا دیا تھا۔ کہتے ہیں نیند پھانسی کے تختے پر بھی آ جاتی ہے میرا ذہن آہستہ آہستہ سوتا چلا گیا اور میں نیند کی وادی میں ڈوبتا چلا گیا۔

آدھی رات کو اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے اپنے ساتھ سوئے ہوئے قیدی کو دیکھا قیدی کی شکل دیکھ کر میں حیرت سے اچھل پڑا۔ راگھوداس کی منحوس شکل میرے سامنے تھی۔ میں اچھل کر بیٹھ گیا۔ خبیث مجھے بیٹھتا دیکھ کر ہنسنے لگا اور کہنے لگا۔ "کیا حال ہیں میاں جی! ٹھیک ٹھاک ہو کیسے مزاج ہیں؟ ہوش ٹھکانے لگے یا ابھی کسر باقی ہے؟"

راگھوداس کو دیکھ کر غم و غصے سے میری آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ میں نے غصے سے گرج کر کہا۔ "او منحوس! میری تم سے کیا دشمنی تھی جو تو میرا اور میرے خاندان کا دشمن بن گیا ہے؟" غصے سے میرے منہ سے کف اڑنے لگا۔

"اتنا اونچا نہ بولو میاں جی! کوئی سن لے گا۔ اگر تم میرا کام کر دیتے تو تمہارا بہت فائدہ ہوتا مگر پتہ نہیں تم کس مٹی کے بنے ہوئے ہو؟ انتہائی ضدی اور ڈھیٹ آدمی ہو۔"

میں نے گرج کر کہا۔ "تم نے میرے ماں باپ کو قتل کیوں کیا؟"

"ارے میاں جی وہ تو میں نے تمہیں سبق سکھانے کے لئے ایسا کیا ہے مگر لگتا ہے ابھی تمہارے ہوش ٹھکانے نہیں آئے۔ ارے پاپی! میرا کام کر دیتا تو تیرا کیا جاتا بلکہ تیرے مزے ہی مزے ہوتے۔"

میں نے اس کی بات کو نظرانداز کرتے ہوئے پوچھا کہ میری بیوی کہاں ہے۔

"میاں جی فی الحال تو تمہاری بیوی ٹھیک ٹھاک ہے اور تمہاری یاد میں تڑپ رہی ہے۔ اسے میرے سیوک کالی نے اپنی دنیا میں پہنچا دیا ہے۔"

میں چونکا۔ "کیا مطلب اپنی دنیا سے تمہارا کیا مطلب ہے؟"

"ارے میاں جی! میں تمہیں یہ بتانا بھول ہی گیا کہ کالی غیر انسانی مخلوق ہے۔ میں نے بڑے بڑے خطرناک جاپ کر کے اُسے اپنے قبضے میں کر رکھا ہے۔ میرے کہنے پر کالی تمہاری بیوی کو وادی دہشت لے گیا ہے جو خوف' دہشت اور طلسمات کی وادی ہے۔ ارے پاپی! اب بھی تم میرا کام کر دو تو فائدے میں رہو گے۔ تمہاری غلطی سے تمہارے

والدین تو اس دنیا میں واپس نہیں آ سکتے مگر تمہاری بیوی تمہیں مل جائے گی۔ اس کے علاوہ تمہیں بے پناہ فائدہ ہو گا اگر تم ہاں بھر لو تو میں ابھی چٹکی بجاتے ہی تمہیں اس عقوبت خانے سے نکال دوں گا اور نہ ہی تم پر کوئی کیس بنے گا۔" یہ کہہ کر راگھوداس نے ہوا میں ہاتھ ہلایا اس کے ہاتھ میں وہی منحوس پھولوں کا دستہ آ گیا جس کو میں نے توڑ مروڑ کر پھینک دیا تھا۔ اب وہ صحیح حالت میں راگھوداس کے ہاتھ میں تھا۔ پھولوں کو دیکھ کر میں حیران ہوا راگھوداس ہنسا اور کہا۔ "ارے میاں جی! ان پھولوں کو تم جتنا مسل ڈالو مگر یہ اسی حالت میں رہیں گے وہ اس لئے کہ ان پھولوں میں مقدس دھاگہ بندھا ہوا ہے۔"

میں نے غصے سے راگھوداس سے کہا۔ "اے خبیث! میں تمہارا یہ ناپاک کام ہرگز نہ کروں گا۔" پھر میں اچانک غصے میں راگھوداس پر پل پڑا اور اس کا گلا دبانے لگا۔ راگھوداس کے منہ سے خرخراہٹ نکلنے لگی۔ لاک اپ کا سنتری شور شرابا سن کر دیکھنے آیا تھا۔ مجھے راگھوداس کا گلا دباتا دیکھ کر فوراً لاک اپ کا دروازہ کھول کر اندر آیا اور مجھے زور کی ٹھوکر لگائی۔ میں نے بلبلا کر راگھوداس کو چھوڑ دیا مگر اس وقت تک راگھوداس مر چکا تھا مگر میں نے غور سے دیکھا تو یہ کسی دوسرے شخص کی شکل تھی۔ میرے کانوں میں راگھوداس کی منحوس آواز گونجی۔

"میاں جی! تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ تم انتہائی ضدی ہو۔ اب مزید قتل کے جرم میں پھانسی پر چڑھو گے۔"

میرا تو یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ سنتری نے اس آدمی کو ہلا جلا کر دیکھا اس کا سانس چیک کیا مگر وہ بیچارہ میرے ہاتھوں راگھوداس کی بھینٹ چڑھ چکا تھا۔ میرا دل ہولنے لگا۔ میرے ہاتھوں سے ایک قتل ہو گیا تھا۔ سنتری نے غصے سے میری طرف دیکھا اور کہا۔ "او بدبخت تو نے اپنے آپ کو پاگل ظاہر کرنے کے لئے تیرا قتل کر دیا ہے۔ اب پھانسی کے تختے سے تجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔" پھر غصے سے مجھے لاتیں گھونسے مارنے لگا۔ پہلے ہی میرا درد سے برا حال تھا۔ اس نئی افتاد سے میں تڑپنے لگا۔ میں زور سے چیخنے لگا اور شدید تکلیف کے باعث میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

میرا کیس عدالت میں پیش کیا گیا۔ میرے لئے ایک وکیل مہیا کیا گیا۔ اس وکیل نے بہت کوشش کی کہ میں بچ جاؤں مگر تمام شہادتیں میرے خلاف گئیں جس کی بنا پر عدالت

نے مجھے پھانسی کی سزا سنا دی۔ مجھے کچھ یاد نہیں تھا کہ کتنے دن بعد مجھے پھانسی ہو جائے گی۔ مجھے پھانسی کی کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا تھا۔ ایک رات ایک مولوی صاحب میرے پاس آئے اور کہا۔

"بیٹا کل تمہیں پھانسی ہو جائے گی اس لئے توبہ استغفار کر لو۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو۔ اللہ غفور و رحیم ہے کیا پتہ وہ تمہارے گناہ معاف کر دے۔" مولوی صاحب نے مجھے کلمہ پڑھانے کی کوشش کی مگر میں نے چیخ کر کہا چلے جاؤ یہاں سے مجھے کسی کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا ذہن سنسنا رہا تھا۔ مولوی صاحب اس کے بعد کیا کیا بولتے رہے مجھے اس کا ہوش نہیں تھا۔

دوسرے دن مجھے پھانسی کے لئے لے جایا گیا۔ مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ مجھے اس وقت احساس ہوا جب مجھے پھانسی دینے سے پہلے مجھ سے میری آخری خواہش پوچھی گئی مگر میں خاموش رہا۔ میری آنکھوں پر پٹی باندھی گئی ابھی میرے ہاتھ آزاد تھے۔ اچانک مجھے بے پناہ شور کی آواز سنائی دی جیسے وہاں موجود لوگوں نے کوئی ڈراؤنی چیز دیکھ لی ہو۔ میں نے فوراً اپنی آنکھوں سے پٹی کھول دی۔ اُف' وہی دہشت ناک منظر میرا منتظر تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہی سات کٹے ہوئے کالے بھجنگ سر کمرے میں نمودار ہو چکے تھے اور بے ہنگم قہقہے لگا رہے تھے۔ لوگ ایک دوسرے کو دھکے دے کر باہر نکل رہے تھے۔ بعض خوف و دہشت سے وہیں بے ہوش ہو چکے تھے۔ اچانک کمرے میں اندھیرا پھیل گیا۔ جب آنکھوں کے سامنے سے تاریکی کا پردہ ہٹا تو میں شدید حیرت سے اچھل پڑا۔

وقت کی گردش نے مجھے موت کے منہ سے بچا کر ایک دفعہ پر بھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

میں اس وقت ایک انتہائی گھنے جنگل میں تھا۔ سارا منظر ہی بدل گیا تھا۔ نہ پھانسی گھاٹ تھا نہ پھانسی کا پھندا تھا۔ اس وقت جنگل میں غالباً شام کا وقت تھا۔ جنگل میں بھانت بھانت کے جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ میں اللہ کا نام لے کر آگے چل دیا۔ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے سہارے چھوڑ دیا تھا کہ دیکھو اب وقت کی گردش مجھے کہاں لے جاتی ہے۔ میں جنگل میں احتیاط سے چل رہا تھا۔ اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے پیچھے کوئی چل رہا ہو۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں پھر چل پڑا۔ تھوڑا دور چلنے کے بعد مجھے پھر محسوس ہوا جیسے میرے پیچھے کوئی چل رہا ہو۔ میں نے

فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا مگر پھر مجھے کوئی ذی روح نظر نہ آیا۔ میں شدید حیرت سے دوبارہ آگے چل دیا۔

اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہو۔ لمس کی نرماہٹ سے یوں محسوس ہوا جیسے کسی عورت نے ہاتھ رکھا ہو۔ میں بجلی کی طرح پیچھے مڑا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ خوف و دہشت سے میرے جسم سے ہلکا ہلکا پسینہ بہنے لگا۔ میں تیز تیز قدم آگے بڑھنے لگا۔ جنگل اب قدرے کم گھنا تھا۔ آہستہ آہستہ رات ہو گئی۔ اچانک مجھے کسی نسوانی ہنسی کی آواز سنائی دی۔ میں آواز کی سمت پر غور کرنے لگا تو ایک بار پھر مجھے ہنسی کی آواز سنائی دی۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے پیچھے کوئی کھڑا ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ اسے اپنا وہم یا فریب سماعت سمجھ کر میں تیز تیز چلنے لگا۔ تاریکی میں مجھے کچھ نظر نہ آ رہا تھا۔ کچھ دور جانے کے بعد مجھے جنگل میں ایک طرف روشنی نظر آئی۔ میں بے اختیار اسی طرف بڑھنے لگا۔ یہ ایک چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کے باہر ایک لالٹین پڑی تھی۔ میں بلا سوچے سمجھے جھونپڑی کے اندر گھس گیا۔ میں نے جھونپڑی میں دیکھا کہ ایک لالٹین اندر بھی جل رہی ہے۔ جس کی دھیمی دھیمی روشنی طلسمی سا ماحول پیدا کر رہی تھی۔ جھونپڑی میں ایک قالین بچھا ہوا تھا جس پر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے دیکھ کر لڑکی بیٹھ گئی اور مسکرا کر کہنے لگی۔

"سرکار! تم آ گئے' بیٹھو۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔"

میں نے غور سے لڑکی کو دیکھا۔ لڑکی واقعی بہت خوبصورت تھی۔ اس نے کالے رنگ کی باریک ساڑھی پہن رکھی تھی جس میں سے اس کا گورا گورا جسم نظر آ رہا تھا' لمبے سیاہ کالے بال' جھیل سی آنکھیں اور قاتلانہ حُسن کی مالک تھی۔ میں نے پوچھا۔ "تم کون ہو اور اس ویران جنگل میں کیا کر رہی ہو؟"

"سرکار! تم بیٹھو تو سہی میں تمہارے تمام سوالوں کا جواب تسلی سے دیتی ہوں۔" پھر وہ کھڑی ہو گئی اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے قالین پر بٹھا دیا۔ جب لڑکی نے میرا ہاتھ پکڑا تو اس کے نرم و نازک ہاتھ کے لمس سے میں مسحور ہو گیا اور اسی سحر انگیز عالم میں قالین پر بیٹھ گیا اور لڑکی کو دیکھنے لگا۔ لڑکی نے مجھے تکتا دیکھ کر ایک توبہ شکن انگڑائی لی جس سے اس کے جسم کے خطوط واضح ہونے لگے۔ میری شریانوں میں لہو گردش کرنے لگا' پھر لڑکی

میرے سامنے بیٹھ گئی اور کہا۔ ”سرکار! تم کچھ کھاؤ گے؟“

مجھے واقعی بھوک محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے بے اختیار سر ہلا دیا۔ لڑکی نے مسکرا کر مجھے دیکھا اور اٹھ کر باہر نکل گئی۔ میں نے بھی فوراً اٹھ کر باہر جھانکا مگر باہر گھٹاٹوپ اندھیرا تھا' لڑکی کہیں نہیں تھی۔ میں بڑا حیران ہوا یہ لڑکی کون ہے اور اس تاریک جنگل میں کیا کر رہی ہے اور یہ میرے لئے کھانا کہاں سے لینے کے لئے گئی ہے۔ باہر جو لالٹین پڑی ہوئی تھی وہ بھی لڑکی اپنے ساتھ لے گئی تھی۔ میں نے جھونپڑی کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ فرش پر قالین کے علاوہ کونے میں کالے رنگ کے پھول پڑے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی تعداد گنی تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ یہاں بھی وہی سات کا چکر تھا۔ میں سر پکڑ کر قالین پر بیٹھ گیا۔

اچانک اپنے والدین کے قتل کا منظر میری آنکھوں کے سامنے گھومنے لگا۔ غم و غصے سے میرا دل ڈوبنے لگا۔ پھر مجھے اپنی پیاری بیوی کا خیال آیا۔ پتہ نہیں وہ کہاں اور کس حال میں ہو گی۔ اس بدمعاش راگھوداس نے کہا تھا کہ اسے وادی دہشت میں قید کر لیا گیا ہے اور وہی ریچھ نما منحوس شکل والا کالی راگھوداس کے کہنے پر میری بیوی کو وادی دہشت میں لے گیا تھا اور بقول راگھوداس کے' وادی دہشت' خوف دہشت اور طلسمات کی وادی ہے۔

اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے پیچھے کوئی موجود ہے اور مجھے گھور رہا ہے۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک اور دہشت ناک منظر میری نظروں کے سامنے تھا۔ ایک خوفناک عورت جس کے دانت باہر نکلے ہوئے تھے آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو نکلے ہوئے تھے' کالا سیاہ چہرہ بال برف کی مانند سفید۔ اس کے منہ سے خون ٹپک رہا تھا۔ ہاتھوں میں ایک معصوم بچہ تھا جو مُردہ دکھائی دیتا تھا۔ وہ بچے کو بھنبھوڑ کر کھا رہی تھی جس کی وجہ سے اس کا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ مجھے دیکھ کر ہنسنے لگی۔ اُف میرے اللہ یہ تو وہی ہنسی تھی جو میں نے تھوڑی دیر پہلے جنگل میں سنی تھی۔ میں نے خوف سے جھرجھری لے کر نظر نیچے کر لی۔ اچانک مجھے بھیانک قہقہے سنائی دیئے میں نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہی دل ہلا دینے والا منظر میرے سامنے تھا۔ وہی سات منحوس چہرے میرے سامنے تھے جو پہلی دفعہ مجھے منحوس کالے کمرے میں دکھائی دیئے تھے۔ دوسری دفعہ میرے گھر کے باتھ روم میں'

تیسری دفعہ پھانسی کی کوٹھری میں اور چوتھی بار اب نظر آ رہے تھے۔ ان نامراد منحوس چہروں کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکلے ہوئے تھے کٹی گردنوں سے خون بہہ کر قالین کو خراب کر رہا تھا۔ ان کے بے ہنگم قہقہوں سے میرا دماغ پھٹنے لگا اچانک میری نظر کونے میں پڑی تو ایک دفعہ میں پھر شدید حیرت سے اچھل پڑا وہ سات کالے رنگ کے پھول غائب تھے۔ تو کیا ان منحوس کالے رنگ کے پھولوں کا تعلق ان خبیث چہروں سے ہے؟ پھر اچانک خاموشی چھا گئی۔ جھونپڑی میں کھٹکے کی آواز سن کر میں نے فوراً مڑ کر دیکھا تو وہی خوبصورت لڑکی جھونپڑی میں داخل ہو رہی تھی اور خوفناک شکل والی عورت غائب تھی۔ مجھے کھڑے دیکھ کر لڑکی بولی۔

”سرکار! آپ بیٹھیں نا آپ کھڑے کیوں ہیں؟ بیٹھ جائیں۔“

میں نے نیچے قالین پر دیکھا تو ایک نیا اسرار نظر آ رہا تھا۔ قالین بالکل صاف تھا کوئی خون کا دھبہ تک قالین پر نہیں تھا حالانکہ میں نے کچھ لمحے پہلے غور سے دیکھا تھا کہ ان منحوس سر کٹوں کی گردنوں سے خون بہہ کر قالین کو گندا کر رہا تھا۔ میں نے فوراً مڑ کر کونے میں دیکھا تو وہی منحوس سات پھول کونے میں پڑے تھے۔ میرا دماغ سنسنانے لگا۔ میں قالین پر بیٹھ گیا۔ لڑکی نے میرے سامنے کھانا رکھ دیا۔ کھانے میں مختلف انواع کے کھانے تھے۔ مجھے شدید بھوک لگی ہوئی تھی۔ میں نے کچھ نہ سوچا اور بھوکوں کی مانند کھانے پر ٹوٹ پڑا۔ کھانے کے دوران مجھے کسی چیز کا ہوش نہیں تھا۔ جب میں کھانے سے فارغ ہوا تو لڑکی نے مجھے ایک کوزے میں بھرا ہوا مشروب پیش کیا اور بڑی چاہت سے کہا۔ ”سرکار! اسے پی لیجئے' اس کو پی لینے کے بعد آپ کو دنیا جہان کی لذت میسر ہو جائے گی۔“

اس وقت میرا ذہن ماؤف تھا میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس مشروب کو لڑکی کے ہاتھ سے لے کر پینے لگا۔ مجھے مشروب پیتے دیکھ کر لڑکی کی مسکراہٹ معنی خیز ہو گئی جیسے میں نے مشروب پی کر کوئی غلطی کی ہو اور واقعی یہ مجھے بعد میں پتہ چلا کہ میں نے مشروب پی کر بہت بڑی غلطی کی تھی جس کی بنا پر مجھے عذاب سے گزرنا پڑا۔ مشروب پی کر اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرا سر گھوم رہا ہو۔ میں نے گھبرا کر لڑکی کی طرف دیکھا تو میرا لہو شریانوں میں گردش کرنے لگا۔ میری کنپٹیاں تپنے لگیں۔ وہ لڑکی سر تا پا برہنہ کھڑی تھی اور

مجھے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے پاس بلا رہی تھی۔

کہتے ہیں کہ ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے بغیر سوچے اور جذبات و جلد بازی میں کئے گئے فیصلے ہمیشہ نقصان دیتے ہیں حالانکہ کھانا کھانے سے پہلے میرے ساتھ دو عجیب و غریب اور دہشت ناک واقعات گزر چکے تھے اور اس پُراسرار لڑکی کے آنے پر وہ غائب ہو گئے تھے۔ میں نے بغیر سوچے سمجھے اس لڑکی کے کہنے پر کھانا کھایا اور عجیب و غریب مشروب بھی پی لیا۔

لڑکی کو سر تا پا برہنہ دیکھ کر میری حالت عجیب ہونے لگی۔ میں بے اختیار اس لڑکی کی طرف بڑھ گیا۔ میرا ذہن اس وقت اپنے اختیار میں نہیں تھا۔ پھر شیطانیت کا شرمناک کھیل شروع ہو گیا اور ابلیس نامراد اپنی کامیابی پر خوب دل کھول کر قہقہے لگانے لگا۔ میں اس وقت پوری طرح طلسمات اور اسرار کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ جب شیطانیت کا بھیانک کھیل ختم ہوا تو وہ منحوس لڑکی جس نے مجھے شیطانیت پر اکسایا تھا اپنی ساڑھی کو پہن کر درست کرتے ہوئے بولی۔

''سرکار! اب آپ بھی لباس پہن لیں میرا کام ختم ہو چکا ہے۔''

اس کی یہ بات سن کر اچانک مجھے شدت سے احساس ہوا کہ مجھ سے ایک بہت بڑی غلطی ہو چکی ہے۔ میں نے آج تک اپنی بیوی کے علاوہ کسی غیر عورت کو ہاتھ تک نہیں لگایا تھا۔ یہ آج مجھے کیا ہو گیا تھا؟ میں نے فوراً کپڑے پہنے اور لڑکی کو غصے سے دیکھنے لگا اور کہا۔

''کون ہو تم اور یہ گناہ عظیم مجھ سے کیوں کروایا؟'' لڑکی زور سے ہنسی اور کہا۔

''میں کون ہوں' اس کا تمہیں پتہ چل جائے گا۔ میرے آقا راگھوداس کا حکم تھا کہ میں کسی طرح تمہیں ناپاک کر دوں' وہ میں نے تمہیں کر دیا ہے۔ مشروب پینے کے بعد تمہارے جسم میں پلید مواد گھس چکا ہے۔'' یہ کہہ کر لڑکی زور زور سے ہنسنے لگی۔ اف میرے اللہ یہ تو اسی چڑیل نما عورت کی ہنسی تھی جو ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے سنی تھی۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس لڑکی کا چہرہ بہت بھیانک ہو گیا۔ بال برف کی مانند سفید ہو گئے دو دانت باہر کو نکل آئے۔ اچانک مجھے اپنے پیچھے قہقہوں کی آواز سنائی دی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو وہی سات منحوس چہرے بھیانک قہقہے لگا رہے تھے۔ اچانک ان کی زبانیں باہر

کو نکل آئیں اور ان سے خون ٹپکنے لگا۔ میں نے کونے میں دیکھا تو پھول ایک دفعہ پھر غائب تھے۔ میں نے اس لڑکی کی طرف دیکھا جس نے میرے ساتھ مکروہ کھیل کھیلا تھا اور مجھے پلید کر دیا تھا۔ اس کا چہرہ خوفناک حد تک بگڑ گیا تھا اور زبان باہر کو نکل آئی اور گز بھر لمبی ہو گئی۔ وہ بھیانک انداز میں قہقہے لگانے لگی۔ ان دہشت ناک مناظر سے میرا دل ڈوبنے لگا۔ میں دھڑام سے نیچے گرا اور میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک بار پھر منحوس راگھوداس کے سامنے پایا۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ مسکرانے لگا۔

''اور سناؤ میاں جی! کیا حال ہیں؟ امید ہے اب تمہاری طبیعت صاف ہو چکی ہو گی۔'' میں نے غصے میں راگھوداس کو دیکھا اور کہا۔

''اے منحوس میں نے تمہیں ایک مرتبہ کہا ہے کہ میں تمہارا ناپاک کام ہرگز نہ کروں گا۔ تم کسی اور سے یہ کام کیوں نہیں کروا لیتے۔ کیوں میری جان کے دشمن بن گئے ہو۔ میری جان چھوڑ دو اور میری بیوی کو میرے حوالے کر دو۔ تمہاری مہربانی ہو گی۔'' راگھوداس زور زور سے قہقہے لگانے لگا جیسے میں نے کوئی لطیفہ سنایا ہو۔

''ارے او پاپی' لگتا ہے ابھی تک تیرے ہوش ٹھکانے نہیں لگے۔ او پاپی' تم اپنے آپ کو بڑا پارسا سمجھتے تھے۔ اب تمہارے اندر گندا خون چلا گیا ہے اور تم نے ناپاک فعل بھی سرانجام دیا ہے۔ اب تم پوری طرح پلید ہو چکے ہو۔ اب تم کسی مقدس جگہ پر نہیں جا سکتے جاؤ دفع ہو جاؤ۔ تم بھی اب پلید ہو چکے ہو' جاؤ جاؤ جاؤ۔'' اچانک راگھوداس کا جسم مکمل دھوئیں میں چھپ گیا اور غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی منظر بدل گیا۔ اب میں نے اردگرد کا جائزہ لیا تو خود کو بڑے بڑے اہراموں کے نزدیک پایا۔

تو کیا میں ہندوستان سے نکل کر مصر پہنچ چکا ہوں۔ مصر تحیر و اسرار کی سرزمین ہندوستان سے نکل کر پُراسراریت و ماورایت کی سرزمین میں پہنچ چکا تھا۔ میں حیرت و استعجاب میں ڈوبا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ دیکھو اب وقت کی گردش مجھے کہاں لے جاتی ہے۔ اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے کندھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا ایک ہڈیوں کا ڈھانچہ جس کی کھوپڑی اس کے کندھوں پر نہیں تھی بلکہ اس نے

کھوپڑی کو اپنے استخوانی ہاتھ میں تھام رکھا تھا۔ "چلے جاؤ یہاں سے چپکے جاؤ ورنہ مار دیئے جاؤ گے۔" ایک ڈھانچے کو یوں بولتے دیکھ کر میری حالت انتہائی غیر ہونے لگی۔ خوف دہشت سے میرا چہرہ سرخ ہو گیا مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میری زبان گنگ ہو کر رہ گئی ہو۔

میں نے دل میں سوچا حسن شاہ ہمت سے کام لو تم تو کب سے طلسمات کی دنیا میں پھنسے ہوئے ہو۔ ہر چیز کا ہمت سے مقابلہ کرو۔ یہ سوچ کر میرے دل کو تسلی ہوئی کہ قدرت نے ابھی میری زندگی لکھی ہے اگر ان جادوگروں اور بدروحوں کے ہاتھوں موت آنی ہوتی تو کب کی آ چکی ہوتی۔ میں نے زور سے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اگر تم جیسے شیطانی ٹولوں کے ہاتھوں میری موت لکھی ہوتی تو میں کب کا مر کھپ چکا ہوتا۔ میں ایک گھونسہ مار کر تمہارا پنجر توڑ سکتا ہوں۔"

ڈھانچے کی کھوپڑی سے آواز نکلی۔ "عام آدمی کسی ڈھانچے کو یوں بولتے دیکھ کر خوف و دہشت سے فوراً مر جاتا۔"

"میں نے کئی بار خوف و دہشت کے بے شمار مناظر دیکھے ہیں اب یہ دل ہلا دینے والے منظر کو دیکھ کر وقتی طور پر تو میں گھبرا جاتا ہوں مگر تم مجھے عام آدمی نہ سمجھو۔"

ڈھانچے نے کہا۔ "اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ۔" میں نے حیران ہوتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ ڈھانچے نے اپنی کھوپڑی اپنے کندھوں پر رکھی اور اپنے استخوانی ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ کر دیکھنے لگا۔ "ہاں ہاں بالکل وہی ہو تم وہی ہو تم۔ اب ہزاروں سال بعد میں بھی آرام کی نیند سو سکوں گا۔ ہزاروں سال میں اپنے مطلوبہ شخص کو ڈھونڈتا رہا ہوں مگر میری قسمت میں مایوسی لکھی تھی مگر اب میرے عذاب مجھ سے ٹل جائیں گے۔ یہ بتاؤ کیا تمہارا نام حسن شاہ ہے اور تم سرزمین ہندوستان میں پیدا ہوئے تھے؟"

میں شدید حیرت میں مبتلا ہو گیا۔ میں نے کہا۔ "کیا تم ہزاروں سالوں سے زندہ ہو؟"

"ہاں حسن شاہ! میں ہزاروں سالوں سے زندہ ہوں اور عذاب بھگت رہا ہوں۔"

"مگر تم میرا نام اور میرے آبائی شہر کا نام کیسے جانتے ہو؟"

ڈھانچے نے کہا۔ "آؤ' میرے ساتھ میں تمہیں اپنے مسکن میں لے جاتا ہوں۔ وہاں میں تمہیں اپنی تمام آپ بیتی سناتا ہوں۔"

میں اس ڈھانچے کے ساتھ چل پڑا۔ اگر کوئی عام آدمی مجھے یوں ایک ڈھانچے کے

ساتھ چلتا دیکھ لیتا تو خوف و دہشت سے بے ہوش ہو جاتا مگر میں ہر خوف سے بے نیاز ہو کر ڈھانچے کے ساتھ چل رہا تھا۔ چلتے ہوئے ہمیں ابھی پانچ منٹ گزرے ہوں گے ڈھانچہ مجھے لے کر ایک اہرام کے پاس آ گیا جب ہم اہرام کے نزدیک پہنچے تو اچانک میرے سامنے اہرام کی دیوار دو حصوں میں تقسیم ہونے لگی۔ ڈھانچے نے مجھے کہا کہ آؤ حسن شاہ میرے ساتھ۔ میں خوف اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں ڈھانچے کے ساتھ اہرام کے اندر جانے لگا۔ جب ہم دیوار کے اندر چلے گئے تو اچانک ایک زناٹے سے دیوار بند ہو گئی۔ اہرام کے اندر بھیانک تاریکی چھائی ہوئی تھی۔

میں نے ڈھانچے سے کہا۔ "یہ تم مجھے کہاں لے آئے ہو؟" اندھیرے میں ڈھانچے کی آواز مجھے سنائی دی۔

"حسن شاہ تم آؤ تو سہی ابھی تاریکی تھوڑی بہت چھٹ جائے گی۔" ڈھانچے نے میرا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور میرے ساتھ چلنے لگا۔ اچانک بھیانک تاریکی میں مجھے ایک زوردار نسوانی چیخ سنائی دی۔ چیخ نہایت دردناک تھی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے کسی عورت کو ذبح کیا جا رہا ہو۔ میرا دل خوف سے لرز اٹھا۔ میں نے ڈھانچے سے پوچھا۔

"یہ آواز کس کی ہے ایسا لگتا ہے یہاں کسی عورت کو ذبح کیا جا رہا ہے۔" اس سے پہلے کہ ڈھانچہ میری بات کا جواب دیتا اچانک ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا یہ کیسی آواز تھی میں نے چیخ کر ڈھانچے سے پوچھا۔ ڈھانچہ میری بات کا جواب دینے کے بجائے زور سے چلایا۔

"بھاگو حسن شاہ! جتنی تیز بھاگ سکتے ہو۔ زاگونا آ چکا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ ہم تک پہنچے ہمیں تابوت کے کمرے میں پہنچ جانا چاہئے۔" یہ کہہ کر ڈھانچہ بھیانک تاریکی میں بھاگنے لگا۔ چونکہ اس نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اس لئے مجھے بھی اس کی تقلید میں تیز تیز بھاگنا پڑا۔ اچانک مجھے ٹھوکر لگی جس کی وجہ سے میں دھڑام سے جا گرا۔ ڈھانچہ چونکہ اپنے ہی زور پر تیزی سے بھاگتا جا رہا تھا اس لئے تیزی میں میرا ہاتھ اس کے استخوانی ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ نیچے گرتے ہی میرا سر زور سے فرش سے ٹکرایا جس کی بنا پر میری زور سے چیخ نکل گئی۔ میں بے اختیار فرش پر بیٹھ گیا۔ بھیانک تاریکی میں مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔

"حسن شاہ' اٹھو ہمت سے کام لو۔" مجھے ڈھانچے کی تیز آواز سنائی دی۔ "یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے ورنہ بھیانک موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔ اگر زاگونا یہاں پہنچ گیا تو میرے ساتھ وہ تمہیں بھی مار ڈالے گا کیونکہ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ اس کی موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے۔ اس لئے وہ میری جان کے علاوہ تمہارا بھی دشمن بن چکا ہے۔ مجھے اپنی موت کا کوئی افسوس نہیں ہو گا کیونکہ میں تو صدیوں سے اپنی ابدی موت کی تمنا کر رہا ہوں مگر موت شاید مجھ سے روٹھ گئی ہے۔ مگر اس سے پہلے کہ میں ابدی موت مر جاؤں' میری خواہش ہے کہ میری موت میری بیوی میسرہ کے ساتھ آئے اور شیطانی قوت زاگونا بھی میرے سامنے موت کے منہ میں جائے۔"

پُراسرار ڈھانچہ بولتا ہی چلا گیا۔ میرا دماغ چکرا کر رہ گیا کہ یہ پُراسرار ڈھانچہ مجھے کن اہرام کی اندھیری بھول بھلیوں میں لے آیا ہے۔ ایک بار پھر نسوانی چیخ سنائی دی آواز بڑی دردناک تھی۔ نسوانی چیخ کے ساتھ ہی ایک بار پھر زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ گڑگڑاہٹ کی آواز اتنی تیز اور خوفناک تھی کہ میرا دل دہل گیا۔ میں فرش پر بیٹھا آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھٹاٹوپ تاریکی میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔

ایک مرتبہ پھر دور سے پُراسرار ڈھانچے کی آواز سنائی دی۔ "دیکھو حسن شاہ ہمت سے کام لے کر اٹھ کر جتنی تیز بھاگ سکتے ہو بھاگو میں دیکھ رہا ہوں کہ تم مسلسل فرش پر ہی بیٹھے ہو۔"

مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے ڈھانچے کو بھیانک تاریکی میں بھی سب کچھ نظر آ رہا ہے' میں نے چیخ کر کہا۔ "مگر میں کہاں بھاگوں؟ اس گھور اندھیرے میں تو مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔ میں اس پُراسرار اہرام کی بھول بھلیوں میں جاؤں تو کہاں جاؤں؟"

اچانک تیسری دفعہ پھر انتہائی تیز اور خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی میں اپنی تکلیف بھول کر فوراً کھڑا ہو گیا۔ اچانک بھیانک تاریکی میں ایک چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی۔

"نائیق رک جاؤ' ورنہ میں تمہیں طلسم ہفت ہیکل کے عذاب میں مبتلا کر دوں گا۔"

میں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ اُف میرے اللہ ایک دل ہلا دینے والا منظر میرا منتظر تھا۔ گھور اندھیرے میں مجھے دو انتہائی خوفناک سرخ انگارہ' آنکھیں نظر

آئیں ایسا لگ رہا تھا جیسے دو دیے جل رہے ہوں۔ منہ سے غراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں اور وہ تیزی سے میری طرف آ رہا تھا۔ پُراسرار ڈھانچے کی آواز میرے کانوں میں ٹکرائی۔

"حسن شاہ! یہ تو میں بھول ہی گیا تھا کہ تم تو جسم بھی رکھتے ہو تمہارے اوپر طلسم ہفت ہیکل کا جادو اس وقت تک نہیں چل سکتا جب تک تم پر زاگونا کا جادو نہ چل جائے۔ اس سے پہلے کہ وہ تم تک پہنچ جائے' تم ایسا کرو کہ سات قدم دائیں طرف اٹھاؤ اور سات بار نابون دیوتا کہو۔ تم خود کو ایک گہری غار میں پاؤ گے وہیں میں تم سے ملوں گا۔ اب جلدی کرو وہ دیکھو وہ خبیث تم تک پہنچنے ہی والا ہے۔ میں تو اب چلا۔"

میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ دو سرخ انگارہ آنکھیں میری طرف بڑھتی آ رہی تھیں میں فوراً قدم اٹھانے لگا اور دائیں طرف چلتے ہوئے قدم گننے لگا۔ جیسے ہی میں نے سات قدم مکمل کئے میں زور سے چلایا۔ "نابون دیوتا' نابون دیوتا' نابون دیوتا۔" وہ سرخ انگارہ آنکھیں مجھ تک پہنچ چکی تھیں۔ بھیانک تاریکی میں بھی مجھے اس پُراسرار وجود کا عکس اچانک نظر آنے لگا۔ اُف میرے اللہ! انتہائی بھیانک شکل کا دیوہیکل کالا بھجنگ آدمی تھا' تیزی سے میرے نزدیک پہنچ کر مجھ پر جھپٹا مگر اس سے پہلے کہ وہ مجھے پکڑے' اچانک زمین میرے پاؤں تلے سے سرک گئی اور میں ایک گہری غار میں گرتا چلا گیا۔ میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک غار میں پایا۔ غار میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ میں غار کا ابھی جائزہ لے رہا تھا کہ دوبارہ مجھے اس پُراسرار ڈھانچے کی آواز سنائی دی۔ "حسن شاہ! غار میں سیدھا بڑھتے چلو تم مجھ تک پہنچ جاؤ گے۔"

میں زور سے چلایا۔ "یااللہ! یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں اس سے بہتر ہے کہ تو مجھے موت دے دے۔"

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو حسن شاہ! ابھی تو تم نے بہت سے کام نپٹانے ہیں۔ ابھی تو تم نے اپنے جسم سے گندا خون نکالنا ہے اور اپنا جسم پاک کرنا ہے اور تم نے اپنے حریف شیطان کے پجاری راگھوداس سے اپنے والدین کا بدلہ لینا ہے .... اور وادی دہشت جو خوف و دہشت اور طلسمات کی وادی کہلاتی ہے' وہاں سے اپنی بیوی نتاشا کو بھی لینے جانا

ہے۔" پُراسرار ڈھانچے کی آواز مجھے سنائی دی۔

میں چونک پڑا۔ راگھوداس کا نام سنتے ہی میرا خون کھول اٹھا۔ مجھے راگھوداس کے منحوس الفاظ یاد آ گئے کہ تم اب ناپاک ہو چکے ہو' پلید ہو چکے ہو تم اپنی کسی مقدس جگہ پر نہیں جا سکتے۔ میں زور سے چلایا۔ "اے منحوس راگھوداس! تم سے تو میں ایسا بدلہ لوں گا کہ تمہاری روح تک بلبلا اٹھے گی۔" پھر میں غار میں چلنے لگا۔ یہ ایک انتہائی لمبا غار تھا۔ چلتے چلتے میری ٹانگیں شل ہونے لگیں۔ اچانک غار کے آخر میں مجھے سات دروازے نظر آئے۔ یہی غالباً غار کا اختتام تھا۔ ابھی میں ان عجیب و غریب سات دروازوں کو دیکھ ہی رہا تھا کہ مجھے پُراسرار ڈھانچے کی آواز سنائی دی۔ "حسن شاہ! سرخ رنگ کا جو دروازہ ہے اس دروازے کو کھول کر اندر چلے آؤ میں تمہارا منتظر ہوں۔"

میں نے دروازوں کو دیکھا ہر دروازے کا مختلف رنگ تھا اور غالباً ساتویں دروازے کا رنگ سرخ تھا۔ میں آگے بڑھا اور سرخ رنگ کے دروازے کو کھولنے لگا۔ ایک چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ کھل گیا۔ اندر بھیانک تاریکی تھی۔ میں بے دھڑک اندر گھس گیا۔ اندر جاتے ہی دروازے کے بند ہونے کی آواز آئی۔ میں اندھیرے میں چلایا۔

"یہ میں کہاں آ گیا ہوں اور تم کہاں ہو اس بھیانک تاریکی میں مجھے کچھ نظر نہیں آ رہا۔"

ڈھانچے کی آواز سنائی دی۔ "حسن شاہ تم آنکھیں بند کر کے سات دفعہ نابون دیوتا کو پکارو۔ تمہیں سب کچھ نظر آنے لگ جائے گا۔" میں نے ڈھانچے کے کہنے کے مطابق آنکھیں بند کر کے ایسا ہی کیا جب میں نے آنکھیں کھولیں تو حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے خود کو ایک انتہائی شاندار کمرے میں پایا۔ کمرے میں ایک خوبصورت پلنگ بچھا ہوا تھا۔ کمرے کی دیواروں پر خوبصورت تصویریں بنی ہوئی تھیں جو مصری مصوری کا نمونہ پیش کر رہی تھیں۔ دروازوں پر اطلس و کمخواب کے پردے لٹکے ہوئے تھے۔ کمرے کے ایک طرف دیوار پر طاقچہ بنا ہوا تھا جس پر سات خوبصورت مشعلیں جل رہی تھیں۔ ان کی روشنی سے کمرہ روشن تھا۔ پلنگ کے نزدیک سات انتہائی خوبصورت کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جو سونے سے مرصع تھیں۔ پلنگ پر وہی پُراسرار ڈھانچہ بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے پُراسرار ڈھانچے کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"یہ میں کہاں پہنچ گیا ہوں؟" ڈھانچے نے میری طرف دیکھا اور کہا۔

"بیٹھو حسن شاہ! میں تمہیں سب کچھ سنا کر تمہاری پریشانی ختم کر دوں گا۔" میں ان سات کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور ڈھانچے کی طرف دیکھنے لگا۔

"اب میں تمہیں اپنی تمام داستان سناتا ہوں کہ میں کون ہوں اور ڈھانچے کے روپ میں کیسے زندہ ہوں۔ حسن شاہ! سب سے پہلے تو میں تمہیں یہ بتا دوں کہ میرا نام ناتیق ہے۔ یہ آج سے تین ہزار سات سو سال پرانی داستان ہے۔ میرا بھائی اخناطون جو عمر میں مجھ سے سات سال بڑا تھا اس وقت مصر کا فرعون تھا۔ اس وقت مصر میں جو بادشاہ بنتا اسے فرعون کہا جاتا تھا۔ میں بہت سیلانی آدمی تھا یعنی مجھے سیر و سیاحت کا بہت شوق تھا۔ میں اکثر سیر و سیاحت اور شکار کی غرض سے دور دور جاتا تھا۔ اسی طرح ایک دن میں موجودہ وقت کے فرعون اخناطون یعنی اپنے بڑے بھائی سے اجازت لے کر شکار کی غرض سے نکل پڑا۔ میرے دوستوں کا دستہ میرے ساتھ تھا۔ ہم شکار کی غرض سے اس دفعہ دور دراز نکل آئے تھے۔ ایک نئے جنگل کی طرف نکل آئے۔ جنگل بہت عجیب و غریب تھا۔ شام ہو رہی تھی اس لئے ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈال دیا اور میرا خیمہ نصب کر دیا گیا۔ اب میں خیمے میں جانے کی تیاری ہی کر رہا تھا کہ اچانک میری نظر ایک ہرن پر پڑی یہ ہرن انتہائی خوبصورت تھا۔ میں فوراً اپنے گھوڑے پر بیٹھا اور اس خوبصورت ہرن کا پیچھا کرنے لگا۔ میرا ارادہ اس خوبصورت ہرن کو زندہ پکڑنے کا تھا۔ میں اپنے گھوڑے پر بیٹھا ہرن کے نزدیک پہنچ کر اس پر کمند ڈالی مگر ہرن اس پھندے سے نکل گیا۔ میرے دوست بھی میری تقلید میں میرے پیچھے آ رہے تھے اور مجھے آوازیں دے رہے تھے۔ مگر مجھ پر اس ہرن کو پکڑنے کا جنون سوار تھا۔

میرا گھوڑا چونکہ اعلیٰ نسل کا تھا اور بہت پھرتیلا اور طاقتور تھا اس لئے وہ اس ہرن کا برابر پیچھا کر رہا تھا۔ اچانک ہرن میری نظروں سے دور ہو گیا۔ اب میں نے غور کیا تو میں نے دیکھا کہ میں بھٹک کر بہت دور نکل آیا ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہوں۔ درخت رات کو آسیب کی طرح دکھائی دے رہے تھے۔ میں گھبرایا ہوا اِدھر اُدھر دوڑ رہا تھا۔ اچانک مجھے ایک خوبصورت مکان نظر آیا۔ میں بہت حیران ہوا کہ اس سنسان جنگل میں یہ کس کا اتنا خوبصورت مکان ہے۔ مکان کے اندر روشنی ہو رہی تھی۔ میں بے دھڑک اس مکان کی طرف بڑھنے لگا۔ میں نے اپنے گھوڑے کا رخ اسی طرف موڑ دیا۔

میرا گھوڑا شاید میرا ارادہ سمجھ چکا تھا اور وہ اسی مکان کی طرف بڑھنے لگا۔ اچانک میرے ذہن میں خیال ابھرا کہ ناتیق' نکل جاؤ یہاں سے ورنہ کسی مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ کاش میں اس منحوس ہرن کا پیچھا نہ کرتا اور نہ ہی اس منحوس مکان میں داخل ہوتا۔ اس منحوس مکان میں داخل ہونے کے بعد مجھے جو عذاب ملا وہ میں ابھی تک بھگت رہا ہوں۔

جب میں اس گھر میں داخل ہوا تو میں نے اس ہرن کو اسی مکان میں پایا۔ میں بہت حیران تھا کہ اس جنگل میں یہ کس کا گھر ہے اور یہ ہرن یہاں کیسے پہنچ چکا ہے۔ ابھی میں ہرن کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک مجھے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"خوش آمدید مسافر!" میں نے دیکھا کہ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی خراماں خراماں میری طرف بڑھ رہی ہے۔ میں نے غور سے اس لڑکی کی طرف دیکھا لڑکی واقعی بہت خوبصورت تھی۔

میں نے کہا۔ "میں ملک مصر کا شہزادہ ناتیق ہوں اور اس جنگل میں شکار کی غرض سے آیا تھا۔ تمہارے اس ہرن کی تلاش نے مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اس ویران جنگل میں یہ مکان کس کا ہے اور تمہارے اس ہرن کے علاوہ مجھے اور کوئی جانور اور پرندہ نظر نہیں آیا .... تم کون ہو اور اس ویران جنگل میں کیسے رہتی ہو؟" میں بولتا چلا گیا۔

لڑکی میری طرف دیکھتے ہوئے بولی۔ "اجنبی تم نے آتے ہی سوالوں کی بوچھاڑ کر دی ہے۔ میں تمہیں سارے سوالوں کا جواب دوں گی مگر تم اندر تو چلو اور اپنے گھوڑے کو یہیں چھوڑ دو۔ یہ کہیں نہیں جائے گا۔"

میں نے گھوڑے کو چھوڑ دیا اور کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ میں نے دروازے کی طرف دیکھا تو بہت حیران ہوا کیونکہ دروازہ بند تھا۔ میں نے لڑکی سے پوچھا۔ "یہ دروازہ کس نے بند کیا ہے؟ مجھے اس گھر میں تمہارے سوا کوئی اور نظر نہیں آ رہا ہے پھر یہ دروازہ کیسے بند ہو گیا؟" پُراسرار لڑکی میری طرف دیکھ کر مسکرائی اور کہا کہ اجنبی تم اندر چلو تمہیں سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔ میں لڑکی کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں دیوار پر مشعلیں جل رہی تھیں۔ یہیں سے میرے ساتھ سات کا طلسم شروع ہو چکا تھا۔ میں نے کمرے کا جائزہ لیا کمرے میں سات کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ساتھ ہی ایک

خوبصورت تخت پڑا تھا جس میں سات خوبصورت یاقوت جڑے ہوئے تھے۔ میں نے مشعلوں کو دیکھا تو ان کی تعداد بھی سات تھی۔ جلتی مشعلوں کی وجہ سے کمرہ روشن تھا۔ میں حیران تھا کہ یہ میں کہاں پہنچ چکا ہوں جہاں ہر چیز سات کی تعداد میں ہے۔ لڑکی نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ پُراسرار لڑکی بھی میرے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی اور دلبرانہ انداز سے مسکرانے لگی۔ میں نے اس سے پوچھا۔ "تم کون ہو اور اس ویران جنگل میں یہ مکان تم نے کیوں بنوایا ہے اور کیا یہ ہرن تمہارا ہے؟"

"میرا نام ناہیرہ ہے اور میں اس جنگل میں جادو سیکھنے آئی ہوں۔ یہ مکان میں نے اس لئے جنگل میں بنوایا ہے کہ یہاں میں اپنا عمل یکسوئی سے کر سکوں۔ باہر جو ہرن کھڑا ہے یہ میرا سدھایا ہوا ہے۔ میرے احکام کے مطابق یہ کام کرتا ہے اور میرے ہی کہنے پر یہ تم کو یہاں تک لے آیا ہے۔"

میں سخت حیران ہوا۔ "مگر تم نے کیوں اپنے ہرن کے ذریعے مجھے یہاں تک پہنچوایا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ تمہارے اس ہرن کے چکر میں' میں تم تک پہنچا ہوں؟"

ناہیرہ نے کہا۔ "دیکھو شہزادے! تم اتنا لمبا سفر کر کے آئے ہو۔ میں تمہارے لئے کچھ لاتی ہوں۔" یہ کہہ کر ناہیرہ اٹھی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ میں سخت حیران اور پریشان تھا کہ یہ پُراسرار لڑکی مجھ سے کیا کام لینا چاہتی ہے۔ پھر مجھے اپنے ساتھیوں کا خیال آیا کہ وہ میری وجہ سے سخت پریشان ہوں گے اور مجھے ڈھونڈ رہے ہوں گے۔ میں اپنی سوچوں میں گم تھا کہ ناہیرہ کمرے میں داخل ہوئی اس کے ہاتھ میں ڈش تھی جس میں پھل رکھے ہوئے تھے جو اس نے میرے سامنے لا کر رکھ دیئے اور کہا۔ "شہزادے انہیں کھالو۔" میں نے کہا۔

"تم مجھ پر یہ سب عنایت کیوں کر رہی ہو۔ آخر کیا وجہ ہے؟"

ناہیرہ نے کہا۔ "تم کچھ کھالو پھر میں تمہیں بتاؤں گی کہ میں اپنے ساتویں اور آخری مہمان کی خاطر تواضع کیوں کر رہی ہوں۔"

میں چونک پڑا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا؟ یہ ساتویں اور آخری مہمان سے تمہاری کیا مراد ہے؟" پُراسرار لڑکی ناہیرہ نے فوراً کہا۔

"میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ پہلے بھی چھ مسافر یہاں بھٹکتے ہوئے اس جنگل میں

آئے تھے اور وہ سب کے سب مسافر کسی نہ کسی ملک کے شہزادے ہی تھے جس طرح تم ہو میں نے ان کی بھی خاطر تواضع کی تھی اور ساتویں اور آخری مہمان سے میرا مطلب یہ ہے کہ کل میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ وہ اس لئے کہ میرا مقصد پورا ہو جائے گا اس لئے تمہیں اپنا ساتواں شکار .... میرا مطلب ہے کہ آخری مہمان کہا ہے۔"

شکار کے نام پر میں چونکا۔ میرے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگیں مگر اس وقت مجھے شدت کی بھوک لگی ہوئی تھی اس لئے میں بغیر کچھ سوچے سمجھے پھلوں پر مربھکوں کی طرح ٹوٹ پڑا۔ جب میں نے پھل کھا لئے تو پُراسرار لڑکی نابیرہ جو جادو سیکھنے یہاں اس جنگل میں آئی تھی۔ میری طرف دیکھ کر مسلسل مسکرائے جا رہی تھی۔ میں نے پھل کھا کر اس کی طرف دیکھا تو مجھے کہنے لگی۔ "شہزادے اب تم آرام کرو تم سے پھر ملاقات ہو گی۔" یہ کہہ کر نابیرہ نے خالی ڈش اٹھائی اور مجھے اپنے ساتھ دوسرے کمرے میں لے گئی جس میں ایک خوبصورت پلنگ پڑا تھا۔ نابیرہ نے مجھ سے کہا۔ "شہزادے تم یہاں آرام کرو۔" یہ کہہ کر نابیرہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ میں اس وقت بہت تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا ویسے بھی پھل کھانے کے بعد مجھے نشہ سا طاری ہونے لگا تھا۔ میں پلنگ پر لیٹ گیا۔ شاید پھلوں میں کوئی نشہ ملا ہوا تھا یا پھر تھکاوٹ کی وجہ سے میری آنکھیں بھاری ہونے لگیں اور میں نیند کی وادی میں ڈوبتا چلا گیا۔

غالباً رات کا آخری پہر تھا اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے شدت کی پیاس محسوس ہوئی۔ چونکہ پیاس بہت شدید محسوس ہو رہی تھی اس لئے میں پلنگ سے اتر کر کمرے سے باہر نکل آیا اور اسی کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں نابیرہ مجھے پہلے لے گئی تھی اور پھل کھانے کو پیش کئے تھے اور جہاں ہر چیز سات پر مشتمل نظر آ رہی تھی۔ میں جب کمرے میں داخل ہوا تو میں نے تخت پر ایک کوزہ پڑا ہوا دیکھا۔ میں فوراً تخت کی طرف بڑھا اور کوزے کو اٹھا لیا کوزے میں سرخ رنگ کا مشروب دکھائی دیا۔ کمرے میں اس وقت بہت کم روشنی تھی میں نے مشعلوں کو دیکھا تو چھ مشعلیں بجھ چکی تھیں اور صرف ایک مشعل روشن تھی حالانکہ مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ رات کو جب میں کمرے میں داخل ہوا تھا اس وقت ساتوں مشعلیں روشن تھیں اور اس وقت صرف ایک مشعل روشن تھی۔ چونکہ مجھے سخت پیاس محسوس ہو رہی تھی اس لئے میں کوزے میں موجود مشروب کو پینے

کے لئے کوزے کو منہ کی طرف لے گیا مگر ابھی میں نے کوزے کو منہ نہیں لگایا تھا کہ مجھے ایک باریک مگر سخت آواز سنائی دی۔

"نادان مشروب کو ہرگز نہ پینا۔" مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے مجھے کوئی منع کر رہا ہو۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں دوبارہ مشروب پینے لگا دوبارہ آواز سختی سے سنائی دی۔ "بے وقوف! کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہے ہو۔ اگر تم نے مشروب پی لیا تو تم بھی پہلے چھ بد قسمت شہزادوں کی طرح اپنی موت کو خود دعوت دو گے۔"

میں نے اِدھر اُدھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے چلا کر کہا۔ "مگر تم کون ہو اور مجھے نظر کیوں نہیں آ رہے۔ تم جو کوئی بھی ہو میرے سامنے آ جاؤ۔ آخر تم مجھے یہ مشروب پینے سے کیوں منع کر رہے ہو؟" مجھے آواز دوبارہ سنائی دی۔

"دیکھو شہزادے میں جو کوئی بھی ہوں تمہارا خیر خواہ ہوں اور تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ اس شیطانی مشروب کو ہرگز نہ پینا بس اتنا کرو کہ تھوڑا سا مشروب ہونٹوں سے لگا لو تاکہ یوں لگے تم نے مشروب پیا ہے بس وقت ہو ہی گیا ہے وہ تمہیں بلانے ہی والی ہے۔ تم سے پھر ملاقات ہو گی۔ تم فوراً میرے مشوروں پر عمل کرو۔"

میں پاگلوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا مگر بولنے والا مجھے کہیں بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک میرے ذہن میں یہ خیال آیا نادان جیسا یہ غیبی آواز نے کہا ہے اس پر عمل کرو ورنہ مشکل میں پھنس جاؤ گے۔ میں نے فوراً انگلی مشروب میں ڈبوئی اور اپنے خشک ہونٹوں سے لگائی اس کے بعد میں کمرے سے باہر نکل آیا اور اس پُراسرار مکان کے صحن میں آ گیا۔ رات کا وقت تھا مگر چاند آسمان سے غائب تھا غالباً اماوس کی رات تھی میں نے غور سے دیکھا میرا گھوڑا صحن میں ایک جگہ سو رہا تھا۔ میں نے مکان کا دروازہ کھولا اور مشروب کو باہر پھینک دیا۔ رات کے وقت جنگل بڑا پُراسرار لگ رہا تھا۔ میں دروازے پر کھڑا جنگل کو دیکھ رہا تھا۔ جنگل میں گھنے درختوں کے نیچے گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا اچانک اس عجیب و غریب جنگل میں ایک بھیانک منظر مجھے نظر آیا۔ میں نے دیکھا کہ مکان سے تھوڑی دور ایک گھنے درخت کے نیچے دو سرخ انگارہ آنکھیں مجھے نظر آئیں۔ اچانک سات مشعلیں اس درخت کے اوپر سے نمودار ہوئیں جن کی تیز روشنی میں مجھے واضح منظر نظر آیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک ریچھ نما آدمی جس کا رنگ بے پناہ کالا ہے اس کے ہاتھوں میں

ایک عورت کا برہنہ جسم تھا جس کی گردن کٹی ہوئی تھی اور گردن سے خون ٹپک رہا تھا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ خوفناک عفریت اس عورت کا ہاتھ توڑ کر بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر کھانے لگا جس سے اس کا منہ خون سے لتھڑ گیا۔ اچانک اس عفریت نما آدمی نے زمین پر زور سے پاؤں مارا۔ زمین سے دھواں بلند ہوا۔ وہ دھواں آہستہ آہستہ انتہائی خوفناک اور کالے بھجنگ چہروں میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے غور کیا تو ان خوفناک چہروں کی تعداد بھی سات تھی۔ اچانک ان ساتوں چہروں کی کٹی گردنوں سے خون ٹپکنے لگا اور ان کی سرخ زبانیں باہر کو نکل آئیں اور سب بھیانک آواز میں قہقہے لگانے لگے۔ میں آنکھیں پھاڑے اس دہشت ناک منظر کو دیکھ رہا تھا۔ میرے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی۔ میں نے فوراً دروازہ بند کیا اور بھاگتا ہوا کمرے میں آ گیا۔ خالی کوزہ ابھی تک میرے ہاتھ میں تھا' میں نے کوزہ تخت پر رکھ دیا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اتنا خوفناک منظر دیکھ کر میں بے ہوش ہو جاتا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔ اتنا بھیانک منظر دیکھنے کے بعد میرا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔ مجھے سخت پیاس بھی محسوس ہو رہی تھی۔ جب سے میں اس پُراسرار اور منحوس مکان میں داخل ہوا تھا۔ اس کے بعد میرے ساتھ پے در پے حیرت انگیز واقعات رونما ہونا شروع ہوئے تھے۔ اس پُراسرار مکان میں جو پُراسرار اور خوفناک مناظر ابھی کچھ دیر پہلے میں نے دیکھے تھے ان مناظر کی دہشت ابھی تک میرے اعصاب پر سوار تھی۔

اچانک ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ میں نے دیکھا کہ جہاں سات مشعلیں نصب تھیں اس دیوار کا تھوڑا سا حصہ شق ہوا اور دیوار میں ایک خلا نمودار ہوا۔ میں حیرت سے دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ مجھے اسی پُراسرار لڑکی نابیرہ کی آواز سنائی دی۔

"شہزادے ناتیق چلے آؤ اس دیوار کے اندر۔"

جہاں سے دیوار کا تھوڑا سا حصہ شق ہوا تھا اور خلا نمودار ہوا تھا اسی جگہ سے نابیرہ کی آواز سنائی دی۔ میں دیوار کے نزدیک پہنچ گیا اور دوسری جانب دیکھنے لگا اچانک مجھے دھکا لگا اور میں خلا میں گرنے لگا۔ خلا میں گرتے ہی میں نیچے گرتا جا رہا تھا۔ میرے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ میں نے اوپر دیکھا تو وہی سرخ انگارہ آنکھیں مجھے گھور رہی تھیں۔ غالباً اس عفریت نما آدمی نے مجھے دھکا دیا تھا جسے میں نے مکان کے باہر جنگل میں گھنے درخت کے نیچے دیکھا تھا۔ میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆======☆======☆

مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک انتہائی بھیانک کمرے میں پایا۔ اس خوفناک کمرے میں مجھے ہڈیاں بکھری ہوئی نظر آئیں۔ کمرے میں ایک بھیانک قسم کے چمگادڑ کا بہت بڑا بت موجود تھا۔ بت کے سامنے چھ کھوپڑیاں پڑی تھیں اور کھوپڑیوں کے ساتھ چھ پیالے پڑے ہوئے تھے۔ ان چھ پیالوں میں غالباً خون ڈالا گیا تھا مگر اب خون سوکھ کر جم چکا تھا۔ ان چھ کھوپڑیوں اور پیالوں کے نزدیک ایک اور پیالہ پڑا ہوا تھا جو بالکل صاف لگ رہا تھا۔ کمرے میں پُراسرار لڑکی نابیرہ بالکل برہنہ ہو کر اس چمگادڑ کے بت کے سامنے سجدے میں پڑی تھی۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان ہوشربا مناظر کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک نابیرہ سجدے سے اٹھی اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگی۔ "ناتیق تم نے تخت پر پڑا ہوا مشروب تو پی لیا ہے؟" میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"نابیرہ! یہ کیا اسرار ہے' یہ میں کہاں پہنچ گیا ہوں اور یہ تم برہنہ ہو کر اس چمگادڑ کے بت کے آگے سجدہ کیوں کر رہی تھیں؟"

"تم صرف چند لمحوں کے مہمان ہو پھر تمہیں سب معلوم ہو جائے گا۔"

میں نے کہا۔ "کیا مطلب ہے تمہارا یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟" ابھی میں نے اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ اچانک چمگادڑ کے بت کے نیچے سات دیئے نمودار ہوئے۔ ان سات میں سے چھ دیئے بجھے ہوئے تھے۔ صرف ایک دیا جل رہا تھا۔ میرے کانوں میں پھر غیبی آواز کی سرگوشی سنائی دی۔ "ناتیق یہ لڑکی شیطان کی پجارن ہے تم نے اس کا خاتمہ کرنا ہے۔" میں نے اِدھر اُدھر دیکھا مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے نابیرہ کی طرف دیکھا تو چونک پڑا نابیرہ کے ہاتھ میں ایک خنجر تھا۔ میں نے اس کی طرف دیکھا تو مسکرا کر مجھے کہنے لگی۔

"آؤ شہزادے اور مجھ میں سما جاؤ۔"

غالباً نابیرہ مجھے گناہ کی دعوت دے رہی تھی۔ میں آہستہ آہستہ نابیرہ کی طرف بڑھنے لگا اور اس کے نزدیک پہنچ کر اچانک اس کے ہاتھ سے خنجر چھین لیا اور اس کی گردن سے خنجر لگا لیا اور کہا۔ "اے بدبخت شیطان کی پجارن سچ سچ بتاؤ یہ تم کیا شیطانی چکر چلا رہی ہو؟" نابیرہ کو میں نے نیچے گرا کر ایک ہاتھ سے اس کے بالوں کو پکڑ کر دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کی گردن کے ساتھ لگا رکھا تھا۔ نابیرہ کا چہرہ خوف سے سرخ ہو رہا تھا۔

اس نے کہا۔ "کیا تم نے مشروب نہیں پیا؟"

میں نے کہا۔ "ہاں منحوس لڑکی میں نے مشروب نہیں پیا۔"

ناہیرہ نے کہا۔ "مگر تمہیں تو سخت پیاس لگی تھی۔ آخر تم نے مشروب کیوں نہیں پیا؟" میں نے کہا۔

"ناہیرہ پیاس تو مجھے اب بھی لگی ہے مگر اب میں تمہارے خون سے اپنی پیاس بجھاؤں گا۔" یہ کہہ کر میں نے خنجر ناہیرہ کی گردن میں گھونپ دیا اور اس کا گلا کاٹنے لگا۔ ناہیرہ تڑپنے لگی اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اچانک میرے کانوں سے آواز ٹکرائی۔

"ناتیق بھاگ جاؤ یہاں سے ابھی یہ کمرہ تباہ ہو جائے گا۔" کمرے کی دیواریں لرزنے لگیں میں نے اِدھر اُدھر دیکھا مجھے ایک دروازہ نظر آیا جو بند تھا میں تیزی سے اٹھا اور بھاگتے ہوئے دروازے کو ٹکر ماری دروازہ ٹوٹ گیا میں تیزی سے اس منحوس کمرے سے باہر نکل گیا اور تیزی سے بھاگنے لگا۔ اچانک مجھے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو کمرہ مکمل طور پر گر چکا تھا۔ اچانک مجھے زوردار ٹکر لگی اور میں نیچے گر گیا۔ میرا سر فرش سے زور سے ٹکرایا اور میں ایک دفعہ پھر تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو جنگل میں پایا ساتھ ہی میرا گھوڑا کھڑا تھا۔ میں نے مکان کی طرف دیکھا تو مکان اس وقت کھنڈر نظر آیا۔ ایسا لگتا تھا جیسے صدیوں پرانی عمارت ہو۔ اچانک مجھے وہی آواز سنائی دی جو مجھے اس پُراسرار مکان میں سنائی دی تھی۔

"ناتیق تم نے زاگوتا اور اس کی بہن کا طلسم توڑ دیا اور ناہیرہ کو مار کر تم نے دونوں شیطان کے چیلوں کا سارا منصوبہ خاک میں ملا دیا مگر ابھی تمہیں زاگوتا کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ وہ تمہارا دشمن بن چکا ہے اس لئے کہ تم نے زاگوتا کی بہن کو مار کر زاگوتا کی تمام کالی طاقتوں کو ملیامیٹ کر دیا ہے۔"

"تم ہو کون اور مجھ پر اتنی مہربانی کیوں کی ہے؟ میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھا ٹھیک ہے اگر مجھ سے ملنا چاہتے ہو تو آنکھیں بند کر کے سات مرتبہ نابون دیوتا پکارو تم مجھ تک پہنچ جاؤ گے۔"

میں نے ایسا ہی کیا اور آنکھیں بند کر کے سات دفعہ نابون دیوتا پکارا اور آنکھیں

کھول دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جس میں ایک خوبصورت پلنگ موجود تھا۔ دیوار پر سات مشعلیں روشن تھیں۔ کمرے کی دیواروں پر خوبصورت تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ پلنگ کے ساتھ چند کرسیاں موجود تھیں۔ میں نے ان کی تعداد گنی تو ان کی تعداد سات تھی۔ میں حیران تھا کہ یہ مجھے ہر جگہ سات چیزیں ہی کیوں نظر آ رہی ہیں۔ میں تو سات کے چکر میں ہی پھنس گیا تھا۔ پلنگ پر ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا جس کی سفید داڑھی بہت بڑھی ہوئی تھی۔ بوڑھا میری طرف دیکھ رہا تھا اور کہنے لگا۔

"ناتیق بیٹھ جاؤ میں تمہیں تمام باتیں بتاتا ہوں۔" میں چونک پڑا یہ تو وہی آواز تھی جو مجھے پُراسرار مکان میں دو دفعہ اور مکان سے باہر بھی سنائی دی تھی۔ میں ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور پوچھا کہ آپ کون ہیں اور یہ میں پلک جھپکنے کہاں پہنچ گیا ہوں؟

"میں تمہیں تمام حالات بتاتا ہوں شہزادے! بات دراصل یہ ہے کہ شیطان کے پاس بے پناہ کالی طاقتیں ہیں جن کی بنا پر وہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ ناہیرہ اور زاگوتا دونوں بہن بھائی شیطان کے پجاری ہیں۔ رات کو تم نے جو منظر مکان سے باہر دیکھا تھا کہ ایک خوفناک عفریت نما آدمی ایک عورت کا بازو توڑ کر کھا رہا تھا۔ وہ زاگوتا ہے اور شیطان کا پجاری ہے اور انسانی خون اور گوشت کا رسیا ہے اور تمہیں جو سات خوفناک کٹی ہوئی گردنیں نظر آئی تھیں وہ زاگوتا کی جادوئی طاقتیں ہیں۔ یہ شیطان نے اسے انعام میں دی تھیں کیونکہ زاگوتا شیطان کے تمام احکامات پر عمل کرتا ہے اور خاص پجاری ہے۔ زاگوتا کی بہن ناہیرہ کالا علم سیکھنے کے لئے ایک عمل کر رہی تھی۔ اس عمل کے لئے شرط یہ ہے کہ سات شہزادوں کا قتل ہر ماہ اماوس کی رات (وہ رات جب چاند بالکل غائب ہوتا ہے) کو کیا جائے۔ ناہیرہ نے کالی طاقتوں کے حصول کے لئے چھ شہزادوں کا خون تو کیا ہے مگر آخری شہزادے یعنی تمہارا خون کرنے سے پہلے ہی ماری گئی ہے۔"

یہ کہہ کر بوڑھا چپ ہو گیا۔ میں نے کہا۔ "مگر آپ کون ہیں اور آپ نے میری مدد کیوں کی؟"

"میں نابون دیوتا کا نائب ہوں۔ نابون دیوتا امن اور محبت کے دیوتا تھے انہوں نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک کالی طاقتوں کا مقابلہ کیا ہے۔ مرنے سے پہلے انہوں نے

مجھے کچھ پُراسرار علوم سکھائے تھے اور کہا تھا کہ میرے مرنے کے بعد تم نے کالی طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ان کے مرنے کے بعد میں بھی شیطان اور اس کے چیلوں کے خلاف نبرد آزما ہوں۔"

"مگر مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سات کا کیا چکر ہے۔ میں تو اس منحوس مکان میں سات ہی کے چکر میں پھنس گیا تھا۔"

"بیٹا بس اتنا جان لو کہ سات کا ہندسہ بہت ہی اہم عدد ہے۔ نیکی اور بدی دونوں میں سات یکساں مقبولیت رکھتا ہے۔ تمہیں جو چمگادڑ کے بت کے سامنے سات پیالے نظر آئے تھے جن میں چھ پیالے خون آلود تھے اور ایک پیالہ صاف نظر آ رہا تھا۔ دراصل ان پیالوں میں اُن چھ بدقسمت شہزادوں کا خون ڈالا گیا تھا اور آخری پیالے میں تمہارا خون ڈالا جانا تھا۔ مگر یہ نابیرہ کی بدقسمتی کہ وہ اپنے طاغوتی عمل کی کامیابی کے آخری مراحل میں تمہارے ہاتھوں ماری گئی اور جو تمہیں سات دیئے نظر آئے تھے جن میں سے چھ بجھے ہوئے تھے اور صرف ایک جل رہا تھا وہ دراصل شیطانی دیے تھے۔ تمہارا خون کر کے اس واحد جلتے ہوئے دیے پر ڈالا جاتا جس سے مکمل تاریکی چھا جاتی اور بھیانک تاریکی میں شیطان چمگادڑ کے بت میں نمودار ہو کر نابیرہ سے خون کا ساتواں پیالہ وصول کر کے اسے اپنی خاص پجارن بنا لیتا اور اسے بے شمار کالی طاقتیں دے دیتا۔ چونکہ ساتواں دیا بجھتے ہی مکمل تاریکی چھا جاتی جس کی بنا پر شیطان نابیرہ کو کالی طاقتیں عطا کرتا کیونکہ تاریکی اور اندھیروں والی جگہیں شیطان کی پسندیدہ جگہیں ہوتی ہیں شیطان اور اس کے پجاری' چیلے وغیرہ روشنی والی جگہوں سے دور بھاگتے ہیں اور اندھیروں کو پسند کرتے ہیں۔ خاص کر شیطان کے پجاری جب بھی شیطانی عمل کرتے ہیں تو عموماً اماوس کی راتوں اور مکمل اندھیرے اور تاریکی والی جگہوں پر کرتے ہیں۔"

"میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے میری مدد کی ہے۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟"

بوڑھے نے کہا۔ "بیٹا چونکہ زاگوتا کی بہن نابیرہ تمہارے ہاتھوں ماری گئی ہے اس لئے زاگوتا اپنی بہن کی موت پر شدید غم و غصے میں ہے اور تمہارا دشمن بن چکا ہے۔ جب تم اس مقدس کمرے سے باہر نکلو گے تو وہ تم سے اپنی بہن کا انتقام لینے کی پوری کوشش

کرے گا۔ میرے خیال میں وہ تمہیں طلسم ہفت ہیکل کے عذاب میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔"

"یہ طلسم ہفت ہیکل کیا ہے؟" میں نے پوچھا۔

"طلسم ہفت ہیکل ایک گہرا کنواں ہے۔ گہرے کنویں کے اندر ایک پہاڑی بنی ہوئی ہے اس پہاڑی میں سات غار ہیں۔ ہر غار میں بکوے رہتے ہیں۔ بکوے شیطان کی بنائی ہوئی انتہائی خوفناک مخلوق ہے۔ طلسم ہفت ہیکل کے گہرے کنویں میں جو پہاڑی ہے اس میں ایک چوٹی بنی ہوئی ہے جس میں چمگادڑ کا بت بنا ہوا ہے۔ ہر ماہ اماوس کی رات کو شیطان اس چوٹی میں چمگادڑ کے بت میں نمودار ہوتا ہے۔ شیطان کے خاص پجاری جو کالی طاقتوں کے مالک ہوتے ہیں اپنی کالی طاقتوں کی بدولت اس گہرے کنویں یعنی طلسم ہفت ہیکل میں نمودار ہوتے ہیں اور چمگادڑ کے بت کے سامنے سات کنواری لڑکیوں کی بھینٹ دی جاتی ہے۔ ان سات بدقسمت کنواری لڑکیوں کو برہنہ کر کے چمگادڑ کے بت کے سامنے ذبح کیا جاتا ہے اور اس بھینٹ کا خون چمگادڑ کے منہ میں ڈالا جاتا ہے جس سے خوش ہو کر شیطان نمودار ہوتا ہے اور شیطان کے پجاری اپنی حاجات شیطان کے آگے پیش کرتے ہیں اور شیطان ان کی فریادوں کو پورا کرتا ہے۔ طلسم ہفت ہیکل شیطان نے بنائی ہے۔ گہرے کنویں کی پہاڑی کے اندر سات غار بنے ہوئے ہیں اور بکوے جو انتہائی خوفناک اور ظالم مخلوق ہے شیطان کی تخلیق کردہ ہے۔ جب بھی شیطان کے پجاری جن کو شیطان کی طرف سے خاص کالی طاقتیں حاصل ہوتی ہیں ویسے تو ہر ماہ اماوس کی تاریک رات کو طلسم ہفت ہیکل میں شیطان کی پوجا اور اپنی حاجات شیطان کو پیش کرنے کی غرض سے آتے ہیں شیطانوں کے اس خاص ٹولے کو اگر کسی سے انتقام لینا ہو تو وہ اس فرد کو اغوا کر کے یا کسی اور طریقے سے اس گہرے کنویں میں لے جاتے ہیں۔ طلسم ہفت ہیکل میں لے جا کر شیطان کے پجاری اپنے دشمنوں کو بکوموں کے حوالے کر دیتے ہیں۔ بکوے ان بدقسمتوں کو دردناک عذاب دیتے ہیں۔ ہر بکوے کے سات ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں خوفناک ہتھیار ہے [illegible] کے ذریعے وہ شیطان کے باغی اور شیطان کے پجاریوں کے دشمنوں کو انتہائی دردناک عذاب میں مبتلا کرتے ہیں۔

طلسم ہفت ہیکل میں پہاڑ کے اندر سات غار ہیں۔ ہر بکوما اپنے غار میں ہی رہتا ہے۔

جیسے ہی کوئی نیا شکار آتا ہے تو اس کو پہلے غار میں پہنچایا جاتا ہے تو پہلے غار کا بکوما اس بدقسمت کو بے پناہ تکلیف و عذاب میں مبتلا کرتا ہے۔ سات دن بعد اس کو دوسرے غار میں بھیجا جاتا ہے جب بھی طلسم ہفت ہیکل کا بدقسمت قیدی تکلیف و عذاب سے مرنے کے قریب ہوتا ہے تو اسے سحر کے ذریعے دوبارہ ٹھیک کیا جاتا ہے اور پھر سے عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس طرح قیدی کو ہر سات دن بعد ایک غار کا بکوما اگلے غار کے بکوے کے حوالے کر دیتا ہے۔ اسی طرح ساتویں غار کے بکوے کے پاس قیدی کو پہنچایا جاتا ہے۔ وہ سات دن عذاب میں مبتلا کرنے کے بعد ساتویں غار کا بکوما اس قیدی کو شیطان کی اطاعت قبول کرنے کا کہتا ہے۔ اگر وہ قیدی شیطان کی اطاعت قبول کر لے تو اسے اماوس کی رات کو چمگادڑ کے بت کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور چمگادڑ کے بت کے سامنے سات دفعہ سجدہ کرایا جاتا ہے۔ کنواری لڑکیوں کی بھینٹ کا خون پیالے میں ڈال کر چمگادڑ کے بت کے منہ میں ڈالا جاتا ہے جب شیطان نمودار ہوتا ہے تو مزید خون پیالے میں ڈال کر شیطان کو پیش کیا جاتا ہے تو اس پیالے میں شیطان کا بچا ہوا تھوڑا سا خون شیطان کا جھوٹا اس قیدی کو پلایا جاتا ہے اور اس قیدی کے انگوٹھے سے خون نکال کر سات قطرے چمگادڑ کے منہ میں ڈالے جاتے ہیں اور قیدی سے قول لیا جاتا ہے کہ وہ کہے کہ میں شہنشاہِ ظلمات کی اطاعت قبول کرتا ہوں اور ہمیشہ ان کی اطاعت کرتا رہوں گا۔ اس طرح جو قیدی شیطان کی سچے دل سے اطاعت قبول کر لیتے ہیں تو ان کی جان بخشی کر دی جاتی ہے۔ اسی طرح ساتویں غار کا بکوما سات دن سخت تکلیف و عذاب میں مبتلا کرنے کے بعد قیدی سے شیطان کی اطاعت کا کہتا ہے اگر وہ قیدی نہ مانے تو دوبارہ اسے پہلے غار کے بکوے کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح اس قیدی کے تکلیف و عذاب کا سلسلہ طویل عرصے تک چلتا رہتا ہے۔

جب ایک قیدی سے ساتویں غار کا بکوما سات دن بعد شیطان کی اطاعت کا کہتا ہے۔ اگر اس وقت قیدی ہامی نہ بھرے تو اسے پہلے غار کے بکوے کے پاس بھیجا جاتا ہے اسی طرح قیدی کو دوبارہ عذاب میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ پہلے چھ غار کے بکوموں کی تکلیف کے دوران قیدی کی تکلیف برداشت سے باہر ہو جائے اور وہ شیطان کی اطاعت قبول کرنے کی ہامی بھر لے تو اس کی جان بخشی نہیں کی جاتی جب تک کہ ساتویں غار کا بکوما سات دن

عذاب میں مبتلا نہ کر لے۔ اس وقت تک قیدی سے کوئی سوال نہیں کیا جاتا۔ اب تک کئی بدقسمت قیدیوں کو طلسم ہفت ہیکل کے عذاب میں مبتلا کیا جا چکا ہے اور ابھی تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ اسی طرح کئی قیدی شیطان کی اطاعت قبول کر چکے ہیں اور جن قیدیوں نے اطاعت قبول نہیں کی انہیں طویل عرصے تک عذاب میں مبتلا کرنے کے بعد تڑپا تڑپا کر آخر مار دیا جاتا ہے۔

"یہ ہے طلسم ہفت ہیکل کی پوری کہانی۔"

میں نے کہا۔ "بابا اب مجھے بتائیں میں کیا کروں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ زاگوتا میرا دشمن بن چکا ہے اگر میں باہر گیا تو وہ مجھ سے اپنی بہن کا انتقام لینے کی کوشش کرے گا۔"

بوڑھے نے کہا۔ "بیٹا میں تمہیں تابون دیوتا کا مقدس دھاگہ باندھ رہا ہوں اس دھاگے کو کبھی بھی نہ اتارنا۔" یہ کہہ کر بوڑھے نے اپنی کلائی میں بندھا ہوا دھاگہ اتار کر میری کلائی میں باندھ دیا اور کہا۔ "اب میں تمہیں تمہارے ملک کی سرحد پر پہنچا دیتا ہوں تمہارا گھوڑا بھی وہیں موجود ہو گا۔" میں نے پوچھا۔

"بابا میرے ساتھیوں کا کیا بنا؟ وہ تو میری تلاش میں جنگل میں در بدر پھر رہے ہوں گے۔"

"میں نے اپنی پُراسرار طاقتوں سے معلوم کر لیا ہے بڑی افسوس ناک خبر ہے کہ زاگوتا نے اپنی کالی طاقتوں کی بدولت تمہارے تمام ساتھیوں کو مار دیا ہے .... تم آنکھیں بند کر کے فوراً سات مرتبہ تابون دیوتا کا نام لو تمہاری بیوی عیرہ سخت خطرے میں ہے۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے سات مرتبہ تابون دیوتا کہا پھر آنکھیں کھولیں تو حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے خود کو اپنے ملک کی سرحد کے نزدیک پایا۔ ساتھ ہی میرا گھوڑا کھڑا تھا۔ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر سرحد کے نزدیک پہنچا۔ مجھے اکیلا آتے دیکھ کر سرحد کے سپاہی چوکس ہو گئے اور حیران بھی ہوئے کہ میں اتنی جلدی واپس کیسے آ گیا ہوں اور اکیلا کیوں ہوں۔ میں اپنے ملک کی سرحد میں داخل ہو گیا۔ سرحد پر موجود سپاہی میرے سامنے باادب ہو گئے۔ میں نے کسی سے بات نہ کی اور اپنے محل کی طرف چل دیا۔ میری حسین اور محبوب بیوی عیرہ مجھے دیکھ کر خوش بھی ہوئی اور حیران بھی ہوئی کہ

میں اتنی جلدی کیسے واپس آ گیا۔

حسن شاہ! میں تمہیں یہ بتلانا بھول گیا کہ میں جس دور کی تمہیں اپنی داستان سنا رہا ہوں اس دور میں جادو کا بہت چرچا تھا۔ اس دور میں بڑے بڑے نامور جادوگر ہوا کرتے تھے۔ جو جادوگر جتنا زیادہ بڑا ہوتا اسے اتنی ہی عزت و شان شوکت سے دیکھا جاتا تھا۔ آج کل کے وقت میں یعنی تمہارے دور میں جادوگر نہیں ہیں اور بڑی کالی طاقتوں کے مالک جادوگر تو چند ایک رہ گئے ہیں جن میں راگھوداس بھی شامل ہے مگر میرے دور کے جادوگروں کے مقابلے میں تمہارے دور کے جادوگر تو مٹی برابر بھی نہیں ہیں۔ میرے دور میں تو بے شمار جادوگر ہوا کرتے تھے اور بعض جادوگر تو بے پناہ پُراسرار قوتوں کے مالک ہوا کرتے تھے۔

میں کہہ رہا تھا کہ جب میں محل میں داخل ہوا تو میری بیوی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئی اور حیران بھی ہوئی کہ میں اتنی جلدی کیسے واپس آ گیا۔ میری بیوی عمیرہ نے مجھ سے پوچھا۔

"ناتیق آپ اتنی جلدی شکار سے کیسے واپس آ گئے ورنہ تو آپ جب بھی شکار پر جاتے ہیں اچھے خاصے دن لگاتے ہیں۔"

میں نے اپنی بیوی سے اپنے اوپر بیتے ہوئے پُراسرار واقعات کو چھپانا اچھا نہ سمجھا اور عمیرہ کو اپنے اوپر بیتے ہوئے تمام واقعات سنا دیئے اور حسن شاہ میں تمہیں یہ بھی بتلاتا چلوں کہ مجھ پر جو ہوشربا واقعات گزرے تھے ان پر میں حیران و پریشان تو تھا مگر زیادہ بھی نہیں۔ وہ اس لئے کہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ وہ دور جادوگروں کا تھا اور جادوگری اپنے عروج پر تھی۔ میرے محل میں پہنچنے کی خبر فرعون وقت یعنی میرے بڑے بھائی اخناطون کو کر دی گئی۔ میرے بھائی نے مجھے بلوایا تو میں اپنی بیوی عمیرہ کے ساتھ دربار میں چل دیا۔ وہاں جا کر میں نے اور میری بیوی نے اخناطون کو جھک کر تعظیم دی۔ ہماری آمد پر سوائے اخناطون کے باقی تمام درباری ہماری تعظیم میں کھڑے ہو گئے میں اور میری بیوی تخت کے ساتھ پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

اخناطون نے کہا۔ "ناتیق کیا وجہ ہے اس بار تم شکار سے بہت جلدی واپس آ گئے ہو اور سرحد پر موجود سپاہیوں نے کہا ہے کہ تم اکیلے ہی واپس آئے ہو تمہارے دوسرے

ساتھی کہاں ہیں؟"

"میں آپ سے تنہائی میں بات کرنا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔

اخناطون نے دربار ختم کرنے کا اشارہ دیا اور دربار خالی ہو گیا۔ میں نے اپنے بھائی کو بھی اپنے اوپر بیتی ہوئی کہانی بیان کر دی۔

"تم اس مہربان بوڑھے کا دھاگہ دکھاؤ۔" میں نے کلائی میں بندھا ہوا دھاگہ اخناطون کو دکھایا۔ اخناطون نے کہا۔ "ناتیق ہم اس سلسلے میں شاہی جادوگر ارناموس سے صلاح مشورہ کرتے ہیں۔" تھوڑی دیر بعد ارناموس ہمارے پاس آیا۔ شاہی آداب و تعظیم کے بعد قالین پر بیٹھ گیا۔ میں نے شاہی جادوگر ارناموس کو تمام حالات بتا دیئے۔ شاہی جادوگر ارناموس کے چہرے پر فکر و پریشانی کے آثار تھے۔

"میں زاگوتا کو اچھی طرح جانتا ہوں۔" ارناموس نے کہا۔ "وہ بے شمار کالی طاقتوں کا مالک ہے مگر نابون دیوتا کے نائب بھی اس کی ٹکر کے ہیں۔ نابون دیوتا نے اپنے نائب کو ہمیشہ امن و محبت کی تلقین کی ہے اور شیطانی طاقتوں کے خلاف ہمیشہ نبرد آزما رہے ہیں۔"

پھر شاہی جادوگر نے میری طرف دیکھا اور کہا۔ "شہزادے آپ اس مقدس دھاگے کو اپنی کلائی سے کبھی جدا نہ کرنا۔ گو زاگوتا بے شمار کالی طاقتوں کا مالک ہے مگر میں بھی اس سے کم نہیں ہوں۔ میں محل کے چاروں طرف طلسمی حصار قائم کر دیتا ہوں۔ زاگوتا محل کے اندر اپنی شیطانی طاقتوں کو استعمال نہیں کر سکے گا۔"

اچانک ارناموس چونکا۔ "بادشاہ سلامت مجھے باہر جانا ہو گا اور جلد حصار قائم کرنا ہو گا۔ میری طاقتیں مجھے بتا رہی ہیں کہ زاگوتا اس طرف آ رہا ہے۔" یہ کہہ کر ارناموس جلدی سے باہر چلا گیا۔

میں نے اخناطون سے اجازت لی اور اپنے کمرے کی طرف چل دیا۔ عمیرہ میری وجہ سے سخت پریشان تھی۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگی۔ "ناتیق مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے کچھ ہونے والا ہے۔ مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم سخت مشکلات میں گھرنے والے ہیں۔"

میں نے کہا۔ "عمیرہ فکر نہ کرو ارناموس کو ہم نے تمام حالات بتا دیئے ہیں۔ وہ کچھ نہ کچھ کر لے گا۔ ارناموس بھی زاگوتا سے کم نہیں ہے۔"

"ٹھیک ہے ارناموس شاہی جادوگر ہے مگر اس کے چہرے پر ہر وقت نحوست ٹپکتی رہتی ہے' ارناموس کو حالات بتا کر آپ نے اچھا نہیں کیا۔ ارناموس بھی زاگونا سے کم شیطان نہیں ہے جب کہ تمہارے پاس ناہون دیوتا کا مقدس دھاگہ موجود ہے اس کی موجودگی میں زاگونا تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا مگر تم نے ارناموس کو واقعات سے آگاہ کر کے اچھا نہیں کیا۔"

میں نے عبیرہ کی باتوں پر غور نہ کیا۔ کاش' میں اس وقت عبیرہ کی بات پر غور کرتا اور عبیرہ کے کہنے پر عمل کرتا تو آج یہ عذاب نہ بھگت رہا ہوتا۔ کچھ دن میں اپنے کمرے میں رہا مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ باہر کیا حالات ہیں۔ ایک دن ارناموس میرے پاس آیا اور کہا کہ شہزادے! آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کو اس جگہ لے جاتا ہوں جہاں میں نے زاگونا کو اپنی پُراسرار طاقتوں کے بل قید کر لیا ہے۔ آپ وہاں جا کر اس شیطان کو مار ڈالیں۔

عبیرہ غور سے ارناموس کو دیکھ رہی تھی' ارناموس کے چہرے پر شیطانیت ناچ رہی تھی۔ عبیرہ نے ارناموس کو کہا۔ "ارناموس تم چلو شہزادے ابھی آتے ہیں۔" میں نے ارناموس کی طرف دیکھا اس کے چہرے پر شیطانیت ناچ رہی تھی۔ ارناموس میری بیوی عبیرہ کو گھور کر دیکھ رہا تھا پھر اچانک میری طرف دیکھ کر کہا۔

"شہزادے آپ فوراً میرے ساتھ چلیں میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔"

ارناموس کے جانے کے بعد عبیرہ نے مجھے بہت سمجھایا کہ مجھے ارناموس کے ارادے اچھے معلوم نہیں ہوتے۔ آپ اس کی کسی بات کا اعتبار نہ کریں۔ مگر میں نے کہا کہ عبیرہ تم فکر نہ کرو مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ ناہون دیوتا کی دعائیں میرے ساتھ ہیں۔ عبیرہ نے کہا۔

"تاتیق میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔" میں نے ہامی بھر لی۔

اس طرح ہم دونوں ارناموس کے ساتھ جا رہے تھے۔ ارناموس ہمیں اپنے طلسم کدے میں لے گیا۔ میں نے ارناموس سے کہا۔ "یہ تم مجھے اپنے طلسم کدے میں یوں لے آئے ہو؟"

"شہزادے یہاں میں نے اپنے جادو کے زور سے زاگونا کو قید کر رکھا ہے۔ میرا جادو اس پر زیادہ دیر نہیں چل سکتا اس لئے آپ فوراً میرے ساتھ میرے طلسم کدے میں

چلیں اور زاگونا کا خاتمہ کر دیں۔"

میں اور عبیرہ ارناموس کے طلسم کدے میں جانے لگے تو ارناموس نے کہا۔

"شہزادے آپ صرف اکیلے ہی اندر چلیں ورنہ کسی عورت کے ہوتے ہوئے میرا جادو ٹوٹ جائے گا۔"

عبیرہ نے کہا۔ "ارناموس! ہم دونوں اندر چلیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔" میں نے بھی کہہ دیا کہ ہم دونوں اندر چلیں گے چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ اس طرح ہم دونوں ارناموس کے طلسم کدے میں داخل ہو گئے۔ ارناموس میرے ساتھ ساتھ چلنے لگا اور ایک ایسے کمرے میں لے گیا جہاں عجیب و غریب چیزیں پڑی ہوئی تھیں۔ غالباً یہ چیزیں جادو کا سامان تھیں۔ اچانک کمرے کا دروازہ ایک زوردار دھماکے سے اپنے آپ بند ہو گیا۔ میں نے ارناموس سے کہا۔

"کہاں ہے زاگونا تم نے تو کہا تھا کہ زاگونا کو تم نے اپنے سحر کے ذریعے قید کر رکھا ہے۔" ارناموس نے کہا۔

"شہزادے زاگونا اس کمرے میں قید ہے؟" یہ کہہ کر ارناموس نے آنکھیں بند کر لیں اور منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا۔ میں نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے کی دیواروں کا رنگ سیاہ تھا۔ ایک دیوار میں طاقچہ بنا ہوا تھا جس میں کالے رنگ کے دیے جل رہے تھے۔ میں نے دیوں کی تعداد گنی تو میں چونک اٹھا یہاں بھی وہی سات کا چکر تھا۔ میری بیوی عبیرہ نے میرے کان میں کہا۔

"شہزادے میں کہتی ہوں کہ اب بھی وقت ہے نکل چلو یہاں سے۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہم ابھی خطرے میں گھرنے والے ہیں۔" میں نے کہا۔

"عبیرہ تم فکر نہ کرو ارناموس ہمارا شاہی جادوگر ہے یہ ہمارے خلاف کیا سازش کرے گا۔"

"آخر آپ کیوں نہیں سمجھتے کہ یہ جادوگر اپنے مطلب کی خاطر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔"

کاش میں اس وقت عبیرہ کی بات مان لیتا تو ہم دونوں ہزاروں سالوں سے اس عذاب میں نہ ہوتے۔ تھوڑی دیر بعد ارناموس نے آنکھیں کھولیں اس کی آنکھیں بہت سرخ ہو

رہی تھیں۔ ارناموس کہنے لگا۔ ”شہزادے! نابون دیوتا کا مقدس دھاگہ اتار کر اوپر اچھال دو‘ زاگونا اس میں قید ہو جائے گا۔“

”نہیں ارناموس!“ عبیرہ نے کہا۔ ”شہزادہ یہ دھاگہ کبھی نہیں اتاریں گے وہ اس لئے کہ نابون دیوتا کے نائب نے ان کو منع کیا تھا کہ کسی حال میں بھی مقدس دھاگے کو کلائی سے جدا نہ کرنا ورنہ سخت مشکل و عذاب میں پھنس جاؤ گے۔ اس لئے کوئی اور ہی عمل کرو جس سے زاگونا تمہاری قید میں آ جائے۔“

ارناموس نے گھور کر عبیرہ کو دیکھا پھر کہنے لگا۔ ”شہزادی صاحبہ‘ زاگونا کو تو میں نے پہلے ہی قید کر رکھا ہے مگر اسے مقدس دھاگہ ہی باندھ سکتا ہے۔“ پھر میری طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ ”شہزادے آپ جلدی کریں میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے سحر کا زور آہستہ آہستہ کم ہو رہا ہے۔“

میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے دھاگہ کلائی سے اتارا اور اوپر اچھالنے لگا عبیرہ نے فوراً دھاگہ میرے ہاتھ سے چھین لیا جیسے ہی مقدس دھاگہ میرے ہاتھ سے جدا ہوا اچانک میرے کانوں میں نابون دیوتا کے نائب کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔ ”بے وقوف! میں نے تم سے کہا تھا کہ مقدس دھاگہ اپنے سے کبھی جدا نہ کرنا۔ فوراً دھاگہ اپنی کلائی میں باندھ لو۔“

اس سے پہلے کہ میں اس پر عمل پیرا ہوتا اچانک مجھے جھٹکا لگا اور میرے جسم پر رسیاں بندھتی چلی گئیں پھر کمرے میں گڑگڑاہٹ ہوئی اور کمرے میں دھواں پھیلنے لگا اس دھوئیں نے آہستہ آہستہ زاگونا کا روپ دھار لیا۔ مجھے رسیوں سے بندھا دیکھ کر قہقہے لگانے لگا۔ زاگونا کا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا۔ آنکھیں خون کبوتر کی مانند سرخ تھیں مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔

”تم کیا سمجھتے ہو کہ میں تم سے اپنی بہن کا انتقام نہیں لے سکوں گا۔ مگر دیکھ لو تمہارا شاہی جادوگر بھی میرا ادنیٰ غلام ہے تم میری طاقت سے واقف نہیں ہو اب میں تمہیں طلسم ہفت ہیکل میں لے جاؤں گا اور وہاں تم عذاب بھگتو گے۔ تم موت کی تمنا کرو گے مگر تمہیں موت نہیں آئے گی۔“

اس سے پہلے کہ میں زاگونا سے کچھ کہتا زاگونا نے میری طرف پھونک ماری۔

میرے جسم کو آگ لگ گئی۔ میرے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ میں فرش پر گر کر تڑپنے لگا۔ مجھے زاگونا اور ارناموس کے قہقہے سنائی دیئے۔ میرا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک منحوس غار میں پایا۔ میرے سامنے ایک دیو ہیکل عجیب و غریب مخلوق کھڑی تھی۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر وہ مخلوق میری طرف بڑھی۔ میں نے خوف سے کہا۔ ”کون ہو تم اور یہ میں کہاں ہوں؟“ اس خوفناک مخلوق کے سات ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں خطرناک ہتھیار تھے۔

”میں بکوما ہوں اور شہنشاہ طلسمات کا ادنیٰ پجاری ہوں۔“ اس مخلوق نے کہا۔ ”اور تم میرے آقا کے خاص پجاری زاگونا کے دشمن ہو اور زاگونا تمہیں یہاں ہمارے پاس یعنی طلسم ہفت ہیکل میں لے آیا ہے۔ اس لئے اب ہم تمہیں بتائیں گے کہ شہنشاہ طلسمات اور ان کے پجاریوں کے دشمنوں کا کیا حال ہوتا ہے۔“ یہ کہہ کر وہ عفریت میری طرف بڑھنے لگا۔ میں کانپ اٹھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ زاگونا مجھے اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے طلسم ہفت ہیکل لے آیا ہے۔ میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو خوف سے میں چیخ اٹھا۔ میرا جسم ڈھانچے میں تبدیل ہو چکا تھا اور گوشت غائب تھا۔ اس عفریت نے ایک گرز میرے سر پر زور سے مارا۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے سر میں ہزاروں سلاخیں گاڑ دی گئی ہوں اور میرا سر ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکا ہو۔ میرے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں‘ اس طرح مجھ پر عذاب کا ایک طویل سلسلہ چل نکلا۔ نہ مجھے موت آتی اور نہ ہی عذاب کا سلسلہ ختم ہوتا۔ پتہ نہیں یہ کیسا طلسم خانہ تھا جہاں مجھے زندگی کے آخری لمحات میں دوبارہ ٹھیک کر دیا جاتا اور نئے سرے سے عذاب کا سلسلہ شروع ہو جاتا۔

آخرکار عذاب آخری مرحلے میں بھی داخل ہو گیا۔ ساتویں غار کے ساتویں بکوے نے سات دن عذاب دینے کے بعد مجھے شیطان کی اطاعت کا مشورہ دیا اور کہا کہ اسی میں نجات ہے کہ شہنشاہِ طلسمات کی اطاعت کرنے کے بعد زندگی کے مزے ہی مزے ہیں۔ مگر میں نے شیطان کی اطاعت قبول کرنے سے انکار کر دیا اس طرح اذیت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ طلسم ہفت ہیکل کا عذاب واقعی بہت اذیت ناک اور دردناک ہوتا ہے مگر میں نے بھی عہد کر رکھا تھا کہ شیطان کی اطاعت قبول نہیں کرنی۔ اس طرح عذاب کا یہ سفر مہینوں‘ سالوں اور صدیوں تک پھیلتا چلا گیا۔ میری طرح اور بھی بدنصیب تھے جن کو

طلسم ہفت ہیکل کا عذاب دیا گیا۔

ایک دن اماوس کی رات کو ساتوں غاروں کے بکوے غار کے اوپر گئے جہاں غالباً شیطان چمگادڑ کے بت میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے لئے سات کنواری لڑکیوں کی بھینٹ دی جاتی ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میرا جسم اس وقت ڈھانچے میں تبدیل ہو چکا تھا جب مجھے طلسم ہفت ہیکل لایا گیا تھا۔ میں تمہیں بتا رہا تھا کہ اماوس کی رات کو ساتوں بکوے غار کے اوپر گئے ہوئے تھے' میں غار میں تھا اچانک مجھے آواز سنائی دی۔

"ناتیق! فوراً اٹھو اور سات قدم چلو اور ہر قدم پر نابون دیوتا کا نام لو۔ جلدی کرو' وقت بہت کم ہے۔ شیطان' اس کے بکوے اور تمام چیلے اس وقت مصروف ہیں۔ آج صدیوں بعد مجھے تمہیں چھڑوانے کا موقع ملا ہے۔"

یہ آواز مجھے جانی پہچانی لگی۔ مجھے یاد آگیا کہ یہ تو نابون دیوتا کے نائب کی آواز ہے جنہوں نے میری مدد کی تھی۔ مگر میں اپنی بے وقوفی کی وجہ سے طلسم ہفت ہیکل کے عذاب میں مبتلا ہوا تھا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور آنکھیں بند کر کے غار میں سات قدم چلا اور ہر قدم پر نابون دیوتا کا نام لیا جیسے ہی میں نے نابون دیوتا کا نام لے کر ساتواں قدم اٹھایا' اچانک مجھے جھٹکا لگا میں نے خود کو غار کے باہر پایا۔ میرا وجود مسلسل اوپر ہی اوپر اٹھتا جا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ چمگادڑ کا ایک بہت بڑا بت موجود تھا۔ بت کے سامنے ایک بہت بڑا پیالہ اور تیز دھار خنجر رکھا ہوا تھا اور سات خوبصورت اور نوخیز کنواری لڑکیاں برہنہ حالت میں بندھی ہوئی پڑی تھیں۔ بت کے کچھ فاصلے پر مجھے سات بکوے بھی نظر آئے اور بے شمار شیطانی پجاری جادوگر بت کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے نظر آئے۔

ڈھانچہ ہونے کی بنا پر میری آنکھیں نہیں ہیں مگر مجھے اندھیرا ہو یا روشنی ہر جگہ ہر چیز دکھائی دیتی ہے۔ میرا وجود بجلی کی سرعت سے طلسم ہفت ہیکل کے کنوئیں سے باہر نکل آیا۔ اچانک میرے آگے اندھیرا چھا گیا۔ جب اندھیرا چھٹا تو میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔ میں نے غور کیا تو میں اچھل پڑا میں اسی کمرے میں تھا جہاں نابون دیوتا کے نائب کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ کمرے کا وہی ہوشربا منظر تھا یعنی دیواروں پر سات مشعلیں روشن تھیں اور خوبصورت تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ کمرے میں پلنگ اور سات خوبصورت کرسیاں موجود تھیں اور پلنگ پر نابون دیوتا کا نائب موجود تھا۔ میں نے خود کو

دیکھا تو میں ابھی تک ڈھانچہ ہی تھا۔ میں چلتا ہوا ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بوڑھے کی طرف دیکھنے لگا جو نابون دیوتا کا نائب ہی تھا۔

"تم نے مقدس دھاگہ اتار کر انتہائی بے وقوفی کی تھی۔" بوڑھے نے کہا۔ "جس کی سزا تم بھگت رہے ہو حالانکہ میں نے تم سے کہا تھا کہ مقدس دھاگے کو نہ اتارنا۔"

"آپ نے ابھی تک اپنا نام نہیں بتایا محترم!" میں نے پوچھا۔

"میرا نام سموقان ہے۔" بوڑھے نے کہا۔

"محترم سموقان مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی کہ میں نے آپ کی باتوں پر عمل نہیں کیا تھا مگر میں اس کی بہت سزا بھگت چکا ہوں۔ طلسم ہفت ہیکل کا دیا ہوا عذاب بہت دردناک تھا۔"

سموقان کہنے لگا۔ "واقعی تم نے ہمت سے کام لیا ہے کہ طلسم ہفت ہیکل کا عذاب صدیوں تک برداشت کیا ہے۔ تمہیں طلسم ہفت ہیکل کا عذاب بھگتتے ہوئے سات صدیاں گزر چکی ہیں۔"

میں نے حیرت سے کہا۔ "مگر محترم سموقان اتنا عرصہ ہو گیا ہے تو میں زندہ کیسے ہوں؟"

"یہ سب قدرت کے راز ہیں۔ شیطان کو بے شمار طاغوتی طاقتیں دی گئیں مگر جہاں بے شمار کالی طاقتیں ہوں وہاں روشنی کے نمائندے بھی ہوتے ہیں۔ جب کالی طاقتیں حد سے بڑھ جاتی ہیں تو پھر روشنی کی طاقتیں ان کے خلاف قدم اٹھاتی ہیں۔ نابون دیوتا نے بھی شیطان اور اس کی طاغوتی طاقتوں کا ہمیشہ مقابلہ کیا ہے ان کے بعد میں بھی کالی طاقتوں سے نبرد آزماد رہا ہوں۔ مگر صدیوں بعد اب میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ میں نے آخری لمحات میں تمہاری مدد بڑی مشکل سے کی ہے۔ یہ تمہاری ہمت ہے کہ تم شیطان کے پجاری نہیں بنے۔" بوڑھا سموقان بولتا چلا گیا۔

میں نے کہا۔ "مگر محترم سموقان! آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ میرے بھائی افناطون اور میری بیوی عبیرہ کا کیا بنا اور شیطان کے پیروکاروں زاگوتا اور ارناموس کا کیا بنا؟"

"تمہارا بھائی تو تمہاری جدائی کے بعد دس بارہ سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ زاگوتا کے طلسم سے جب تمہارے جسم کو آگ لگی تھی اس کے بعد ارناموس بدنیتی سے تمہاری

بیوی عبیرہ کی طرف بڑھا تھا مگر اس کا ہاتھ تمہاری بیوی کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مقدس دھاگے پر پڑا جس سے اس کے جسم کو آگ لگ گئی۔ کیونکہ ارناموس کالی طاقتوں کا کارندہ تھا۔ مقدس دھاگے کی بے حرمتی کرنے کی وجہ سے اس کے جسم کو آگ لگ گئی تھی اور ارناموس وہیں مر گیا تھا۔ جب تم ارناموس کے طلسم کدے میں گئے تھے میں اس وقت ایک خاص عمل میں مصروف تھا جس کی وجہ سے میں تمہاری مدد کو نہیں آ سکا تھا۔ ارناموس کے مرنے کے بعد زاگونا نے تمہاری بیوی عبیرہ کو دیکھا تو اسے اپنی بہن یاد آ گئی جس کو تم نے مار ڈالا تھا۔ زاگونا کے شیطانی ذہن میں یہ منصوبہ آیا کہ وہ تمہاری بیوی کے ساتھ شیطانی کھیل رچا کر شیطان کی بھینٹ چڑھائے۔

زاگونا نے اسی وقت تمہیں اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے طلسم ہفت ہیکل بھجوا دیا اور تمہاری بیوی عبیرہ کی طرف دیکھنے لگا جو اچانک ہونے والے ہوشربا منظر دیکھنے کے بعد دیوار کے ساتھ لگی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ زاگونا اس کی طرف شیطانی نیت سے بڑھا مگر اس وقت میں اپنا عمل ختم کر کے وہاں پہنچ چکا تھا۔ افسوس کہ اس وقت زاگونا تمہیں طلسم ہفت ہیکل بھجوا چکا تھا میں نے عمل کے دوران بھی تم سے کہا تھا کہ دھاگے کو مت اتارو مگر تم نے دھاگہ اتار کر ارناموس کے کہنے کے مطابق مقدس دھاگے کو اوپر اچھال دیا تھا۔ مقدس دھاگے کو تمہاری بیوی عبیرہ نے پکڑ لیا تھا۔ ارناموس تمہاری بیوی کی طرف بڑھا تھا مگر مقدس دھاگے کی بے حرمتی کر بیٹھا تھا جس کی بنا پر جل مرا تھا ...... ہاں تو میں تمہیں یہ بتا رہا تھا کہ میں جب عمل ختم کر کے ارناموس کے طلسم کدے میں پہنچا تو اس وقت زاگونا اپنی بہن کے انتقام کی خاطر تمہاری بیوی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ میرے وہاں پہنچنے کے بعد زاگونا نے میری طرف دیکھا اور غصے سے کہا۔

"سموقان! تمہاری وجہ سے میری بہن ماری گئی ہے۔ پھر بھی میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا مگر اب تم نے شہزادے ناتیق کی بیوی کی خاطر مجھ سے ٹکر لی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

میں نے زاگونا سے کہا۔ "اے شیطان تمہاری کارستانیاں بہت بڑھ گئی ہیں اس لئے تمہاری سرکوبی لازمی ہو گئی ہے۔" یہ کہہ کر میں نے زاگونا پر نابون دیوتا کا خاص عمل کر کے پھونک ماری تو زاگونا رسیوں سے بندھتا چلا گیا مگر افسوس کہ جب میں نابون دیوتا کا

خاص عمل پڑھ رہا تھا اسی دوران زاگونا نے اپنا سب سے خطرناک عمل کر کے عبیرہ پر سحر کر دیا جس کی وجہ سے تمہاری بیوی بے ہوش ہو گئی چونکہ وہ خاص جادوئی عمل کالی طاقت کا سب سے خطرناک سحر تھا اس لئے تمہاری بیوی مقدس دھاگے کی بدولت بچ تو گئی مگر اس خطرناک سحر کی بدولت ہزاروں سال تک بے ہوش رہے گی۔ میں نے زاگونا پر نابون دیوتا کا جو خاص عمل کیا تھا اس کی بدولت زاگونا ان رسیوں میں تقریباً تین ہزار سال تک بندھا رہے گا۔ زاگونا نے تم پر جو عمل کیا تھا اس کی بدولت تم بھی ہزاروں سال ڈھانچے کے روپ میں ہی رہو گے اور عذاب بھگتو گے۔ اس طرح زاگونا نے تم پر انتہائی خطرناک عمل کر کے اپنی بہن کا انتقام ایک خوفناک طریقے سے پورا کیا جب میں زاگونا پر نابون دیوتا کا خاص عمل پڑھ رہا تھا اس وقت زاگونا نے عبیرہ پر ایک خطرناک سحر پھونک کر ہزاروں سال تک کے عذاب میں مبتلا کرنا چاہا مگر مقدس دھاگے کی بدولت عبیرہ صرف بے ہوش ہی رہے گی اس طرح تمہیں طلسم ہفت ہیکل بھجوایا وہاں تم سات صدیاں طلسم ہفت ہیکل میں عذاب برداشت کرتے رہے ہو۔"

"محترم سموقان! آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ زاگونا کہاں قید ہے اور میری بیوی جو بقول آپ کے ہزاروں سال تک بے ہوش رہے گی اس وقت کہاں ہے؟"

سموقان نے کہا۔ "میں نے بڑی کوشش سے سخت عمل کر کے تمہیں طلسم ہفت ہیکل کے عذاب سے نکالا ہے اب میرا وقت پورا ہونے والا ہے .... میں نے تمہیں طلسم ہفت ہیکل کے عذاب سے تو نکال دیا ہے مگر افسوس یہ کہ ہر اماوس کی رات کو تم بے پناہ اذیت سے گزرو گے۔ ہزاروں سال بعد ہفت طلسم کے چکروں میں پھنسا ہوا ایک شخص ہندوستان سے مصر آئے گا۔ وہی تمہاری مدد کرے گا۔ جب وہ تمہاری مدد کو پہنچے گا۔ اس وقت نابون دیوتا کا عمل بھی تم پر سے ختم ہو جائے گا مگر نابون دیوتا کے اس کمرے میں کوئی شیطانی طاقت تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گی .... تم اپنی بیوی کا پوچھ رہے ہو تو سنو' وہ سات دروازوں کے تہہ خانے میں بے ہوش پڑی ہے اور زاگونا بھی سات دروازوں کے تہہ خانے میں قید ہے۔" یہ کہہ کر بوڑھے سموقان نے میری طرف پھونک ماری تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے اندر کچھ طاقتیں آ گئی ہوں پھر سموقان نے مجھے کہا۔ "اب مجھے اجازت دو یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے۔ آسمانوں والا تمہاری مدد

کرے۔" یہ کہہ کر بوڑھا سموقان پلنگ سے اٹھا اور مجھے کہا۔ "میں تمہیں نابون دیوتا کے سات دروازوں والے تہہ خانے کا راستہ دکھا دوں۔" یہ کہہ کر سموقان نے میری آنکھوں پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ ہٹا دیا۔

ڈھانچہ ہونے کی بنا پر جیسا کہ میری آنکھیں تو نہیں ہیں مگر جب سموقان نے میری آنکھوں والی جگہ پر ہاتھ رکھا تھا تو میرے ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا اور جب سموقان نے ہاتھ ہٹایا تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے خود کو ایک غار میں پایا تھا۔ میں اسی غار کی بات کر رہا ہوں جہاں سے حسن شاہ تم گزر کر میرے پاس پہنچے ہو۔ ہاں تو میں تمہیں بتا رہا تھا کہ جب میں نے خود کو غار میں پایا تو میں نے دیکھا کہ غار میں دھیمی دھیمی روشنی ہے حالانکہ غار میں کہیں بھی مشعل یا روشنی کرنے والی چیز نہیں تھی۔ سموقان اس وقت میرے ساتھ نہیں تھا۔ میں نے بوڑھے سموقان کو بہت آوازیں دیں مگر لگتا تھا کہ وہ اب نہیں آئے گا۔ بوڑھے سموقان نے کہا تھا کہ یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے۔ میں سمجھ گیا کہ بوڑھا اپنی زندگی کے آخری لمحات میں میری مدد کرنے کے بعد اس دنیائے فانی سے چل بسا ہے۔ طویل عرصہ تک شیطانی طاقتوں سے لڑنے کے بعد سموقان اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔ میں غار میں آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد غار ختم ہو گیا۔ جہاں غار ختم ہوا تھا وہاں دیوار میں سات دروازے تھے۔ ہر دروازے کا رنگ مختلف تھا۔ میں پہلے دروازے کے اندر داخل ہو گیا جیسے ہی میں اندر داخل ہوا میں گہرائی میں گرنے لگا جیسے میں بہت بڑے کنویں میں گر رہا ہوں۔ کافی دیر گہرائی میں گرنے کے بعد اچانک میرے پاؤں زمین پر ٹک گئے۔ میں حیران ہو کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ ایک جگہ دیوار کے ساتھ ایک شخص بندھا ہوا تھا۔ میں یہ تو سمجھ چکا تھا کہ میں سات دروازوں کے تہہ خانے میں پہنچ چکا تھا۔ میں نے نزدیک جا کر دیکھا تو وہ منحوس زاگونا تھا اور زنجیروں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں مگر سانس چل رہا تھا۔ بوڑھے سموقان کے کئے ہوئے نابون دیوتا کے خاص عمل کی وجہ سے زاگونا طویل عرصے کا قیدی تھا۔

میں تہہ خانے کا جائزہ لینے لگا۔ تہہ خانے میں مجھے ایک اور دروازہ نظر آیا۔ میں آگے بڑھا اور دروازے کے اندر داخل ہو گیا۔ یہاں مجھے ایک تابوت نظر آیا۔ میں آگے بڑھا اور تابوت کو کھول دیا۔ تابوت کے اندر میری حسین اور محبوب بیوی عبیرہ تھی۔ میں

نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں بند ہیں مگر سانس چل رہی ہے۔ میری نظر عبیرہ کے ہاتھوں پر پڑی تو دیکھا کہ عبیرہ کی مٹھی بند ہے اور اس کی مٹھی میں دھاگہ دبا ہوا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ یہ نابون دیوتا کا مقدس دھاگہ ہے۔ میں تابوت کے ساتھ بیٹھ گیا اور اپنی بیوی سے باتیں کرنے لگا۔ ظاہر ہے میری بیوی مجھ سے نہیں بول سکتی تھی کیونکہ زاگونا جادوگر کے خاص کالی طاقت کے عمل سے طویل عرصے کی بے ہوشی طاری تھی اور بقول بوڑھے سموقان کے ہزاروں سال تک رہے گی۔ میں خود ہی بولتا رہا پھر اٹھا اور تابوت کو بند کیا اور دوسرے کمرے میں آ گیا جہاں منحوس زاگونا قید تھا۔ یہاں آ کر میں نے دیکھا کہ جس دیوار کے ساتھ زاگونا زنجیروں سے بندھا ہوا تھا اس کے ساتھ ایک دروازہ نمودار ہوا تھا حالانکہ پہلے میں نے اچھی طرح دیکھا تھا کہ یہاں کوئی دروازہ نہیں تھا۔ میں آگے بڑھا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اندر داخل ہوتے ہی اچانک ایک لمحے کے لئے اندھیرا چھا گیا اندھیرا چھٹتے ہی میں نے دیکھا کہ منظر بدل چکا ہے اب میں نے خود کو دوبارہ اسی غار میں پایا ساتھ ہی سات دروازے تھے۔ میں آگے بڑھا اور دوسرے دروازے کو کھولنے لگا مگر دوسرا دروازہ نہ کھلا۔ میں نے تیسرے چوتھے پانچویں اور چھٹے دروازوں کو کھولنے کی کوشش کی مگر سب دروازے نہ کھلے۔ پھر میں نے ساتویں دروازے' جس کا رنگ سرخ تھا کو کھولا تو وہ کھل گیا۔ میں اندر داخل ہو گیا تو میں نے خود کو ایک راہداری میں پایا میں آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور دروازہ مجھے نظر آیا میں دروازے کو کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ میں نے خود کو نابون دیوتا کے کمرے میں پایا۔ میں کمرے میں آ کر پلنگ پر لیٹ گیا۔ پلنگ پر لیٹتے ہی مجھے نیند آنے لگی۔ میں سو گیا۔

پتہ نہیں کب تک میں سویا رہا۔ اچانک میں بیدار ہو گیا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرے وجود کو آگ لگ رہی ہو۔ میں تڑپنے لگا اور پاگلوں کی طرح چیخنے لگا میں پلنگ سے نیچے اترا اور شدید تکلیف کے باعث اِدھر اُدھر بھاگنے لگا پھر میں کمرے سے باہر نکلا اور راہداری سے گزرتا ہوا ساتویں دروازے سے گزرتا ہوا غار میں داخل ہوا۔ غار میں بھاگنے لگا پھر پتہ نہیں کن کن راستوں سے گزرتا ہوا غار سے باہر نکل آیا غار سے باہر ہر طرف تاریکی ہی تاریکی تھی۔ غالباً یہ اماوس کی رات تھی۔ میں ساری رات شدید تکلیف میں مبتلا رہا۔ صبح ہوئی تو میری تکلیف یکسر غائب ہو گئی اور آگ کی جلن ختم ہو گئی میں نے غور کیا

تو میں نے خود کو اہرام کے باہر پایا۔ میں جس اہرام کے باہر موجود تھا اس کے اردگرد اور بھی اہرام تھے۔ میں اہراموں کے گرد چکر لگانے لگا۔ پھر اپنے اہرام کے نزدیک آ گیا۔ جب میں اپنے اہرام کے نزدیک آیا تو اچانک اہرام کی دیوار ایک جگہ سے دو حصوں میں تقسیم ہو گئی۔ میں اہرام کے اندر داخل ہو گیا جب میں اہرام کے اندر داخل ہوا تو ایک زنانے کے ساتھ اہرام کی دیوار آپس میں مل گئی اندر بے حد اندھیرا تھا مگر مجھے ہر چیز واضح نظر آ رہی تھی۔ میں آگے بڑھنے لگا کافی دیر آگے بڑھنے کے بعد مجھے سیڑھیاں نظر آئیں جو نیچے کی طرف جا رہی تھیں۔ میں نیچے اترنے لگا۔ سیڑھیاں ختم ہوئیں تو میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔ کمرے میں ایک دروازہ تھا۔ میں دروازے کو کھول کر اندر چلا گیا تو میں نے خود کو سات دروازوں والے غار میں پایا۔ اس طرح میں پھر نابون دیوتا کے کمرے میں چلا گیا۔

حسن شاہ! ہزاروں سال گزر گئے ہیں۔ ہر اماوس کی رات کو میں بے پناہ تکلیف و عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔ آج سے سات صدیاں پہلے زاگونا نابون دیوتا کے عمل سے آزاد ہو گیا تھا جب تک زاگونا قید تھا اس وقت تک تو میں اکثر سات دروازوں کے تہہ خانے میں جا کر اپنی بیوی کو دیکھتا اور اس سے باتیں کرتا رہتا مگر جب سے زاگونا آزاد ہوا ہے اس وقت سے میں بہت کم اپنی بیوی کو دیکھنے جاتا ہوں۔ جب تک زاگونا قید تھا میں کبھی کبھی اہرام سے نکل کر دور دور تک جاتا تھا مگر جب سے زاگونا آزاد ہوا ہے میں بہت ہی کم باہر جاتا ہوں اور اہرام کے اردگرد ہی چکر لگاتا ہوں۔ جب زاگونا اہرام کے نزدیک آنے لگتا ہے تو ابھی وہ کافی دور ہوتا ہے تو مجھے پہلے ہی اپنی چند پُراسرار طاقتوں کے ذریعے زاگونا کے آنے کا پتہ چل جاتا ہے۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ بوڑھے سموقان کے میری طرف پھونک مارنے سے مجھ میں کچھ پُراسرار طاقتیں آ گئی تھیں۔

اس طرح حسن شاہ! میں ہزاروں سالوں سے ان اہراموں کے اردگرد اپنے مطلوبہ شخص کی تلاش میں ہوں جو میری طرح ہفت طلسم کے سحر میں گرفتار ہوا ہو اور اب میری تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ پہلے تو میں تمہیں نہ پہچان سکا مگر تمہارے ہاتھوں کو دیکھ کر میں جان گیا کہ میرا مطلوبہ شخص مجھ تک پہنچ چکا ہے کیونکہ تمہارے بائیں ہاتھ میں سات لکیریں ہیں۔ میں تمہیں یہاں نابون دیوتا کے کمرے میں لے آیا ہوں اور یہ بھی تمہیں بتا دوں کہ میں تمہیں جس اہرام میں لے آیا ہوں اس پُراسرار و حیرت انگیز اہرام کی یہ خوبی ہے کہ یہ عام آدمیوں کو نظر نہیں آتا ورنہ اس اہرام کے اردگرد جتنے اہرام ہیں ان سب کی کھدائی ہو چکی ہے اور ان میں سے فرعونوں کی حنوط شدہ ممیاں اور نایاب چیزیں اٹھائی جا چکی ہیں۔

"اپنی ساری داستان میں نے تمہیں سنا دی ہے جو مجھ پر بیت چکی ہے۔ اب مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے تاکہ میں ہزاروں سالوں کے عذاب سے نجات پا سکوں۔" یہ کہہ کر ڈھانچہ خاموش ہو گیا۔

"شہزادے ناتیق! تمہارے اوپر بیتے ہوئے واقعات بہت ہی پُراسرار' ہوشربا اور افسوسناک ہیں مگر مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آتی کہ میں ہندوستان سے یہاں مصر کیسے پہنچ گیا اور تم نے مجھے کیسے پہچانا؟"

ڈھانچہ کہنے لگا۔ "حسن شاہ! جہاں تک میری پُراسرار طاقتوں کے ذریعے مجھے معلوم ہوا ہے ان کے مطابق راگھوداس جو شیطان کا پیروکار ہے اس نے تمہیں اپنی طاقتوں کے ذریعے سرزمین ہندوستان سے مصر میں لا ڈالا ہے۔ راگھوداس تم سے غالباً کوئی ناپاک کام کروانا چاہتا تھا مگر غالباً وہ تم سے مایوس ہو چکا ہے اس لئے غلیظ مشروب پلا کر تم سے ناپاک اور شیطانی کام کروا کر تمہیں یہاں تک پہنچایا ہے۔ زاگونا جو کالی طاقتوں کا بڑا نمائندہ ہے اسے کسی طرح اپنی کالی طاقتوں سے معلوم ہو گیا ہے کہ اس کی موت تمہارے ہاتھوں لکھی ہے۔ چونکہ راگھوداس اور زاگونا دونوں شیطان کے پیروکار اور بے پناہ کالی طاقتوں کے مالک ہیں اس لئے راگھوداس نے تمہیں یہاں لا ڈالا ہے تاکہ تم زاگونا کے ہاتھوں مارے جاؤ مگر یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم زاگونا کے بجائے پہلے مجھ سے ہی ٹکرائے ہو اور میں تمہیں پہچان کر یہاں نابون دیوتا کے کمرے میں لے آیا ہوں۔ اگر مجھے تھوڑی دیر ہو جاتی تو زاگونا تمہیں مار ڈالتا۔ یہ دراصل آسمان والے کا فیصلہ تھا کہ تم یہاں تک پہنچو۔ یہ تو ہو کے ہی رہنا تھا اور تمہارے دوسرے سوال کا جہاں تک تعلق ہے تو میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں نے تمہارے ہاتھوں کو دیکھ کر تمہیں پہچانا ہے۔ تم اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھو۔ تم ہفت طلسم کے سحر میں گرفتار ہو اس لئے تمہارے بائیں ہاتھ میں سات لکیریں ہیں۔"

میں نے اپنے بائیں ہاتھ کو دیکھا تو حیرت سے اچھل پڑا۔ میرے بائیں ہاتھ میں سات کالے رنگ کی لکیریں تھیں جیسے کسی نے نشان بنائے ہوں۔ میں نے کہا۔ "مگر یہ سب کیسے ہوا ہے۔ یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں؟"

"حسن شاہ! تم گھبراؤ مت اگر تم نے ہمت سے کام لیا تو تم زاگوتا کو بھی مار دو گے اور راگھوداس سے اپنے ماں باپ کا بدلہ بھی لے لو گے اور اپنی بیوی نتاشا کو بھی وادی دہشت سے چھڑوا لاؤ گے جو خوف دہشت اور طلسمات کی وادی کہلاتی ہے۔"

"میں تمہاری مدد کس طرح کر سکتا ہوں؟" میں نے ناتیق سے کہا۔ "میں تو خود سحر میں گرفتار ہوں۔ اگر کوئی طریقہ کار ہے تو مجھے بتا دو میں تمہاری مدد کروں گا۔" میں نے ابھی اپنی بات ختم کی ہی تھی کہ اچانک ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ایک کربناک نسوانی چیخ کی آواز سنائی دی۔

چیخ سنتے ہی ڈھانچہ فوراً پلنگ سے اٹھ کھڑا ہوا اور آہ بھر کر کہنے لگا۔ "میری بیوی پر وہ ظالم ظلم کر رہا ہے اسے اذیت دے رہا ہے۔"

"تم تو کہتے ہو کہ اس کے ہاتھ میں مقدس دھاگہ ہے پھر کیسے زاگوتا تمہاری بیوی کو نقصان پہنچا رہا ہے؟"

ڈھانچہ کہنے لگا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ مقدس دھاگہ میری بیوی کے ہاتھ میں ہے جس کی وجہ سے زاگوتا میری بیوی کی عزت پامال نہیں کر سکتا اور نہ ہی اس کو تہہ خانے سے اٹھا کر کسی اور جگہ لے جا سکتا ہے مگر وہ اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے میری بیوی کو دور سے ہی تکلیف داذیت دیتا ہے۔"

"تم ایسا کیوں نہیں کر لیتے کہ اپنی بیوی کے ہاتھ سے مقدس دھاگہ اتار دو اور زاگوتا کا مقابلہ کرو؟"

"جیسے ہی میں مقدس دھاگہ عبیرہ کے ہاتھ سے اتاروں گا زاگوتا کی کالی طاقتیں فوراً اسے اغوا کر کے طلسم ہفت ہیکل میں لے جائیں گی اور پھر عبیرہ کو شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔"

"مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی کہ جب زاگوتا تمہاری بیوی کو تہہ خانے میں جا کر اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے اذیت دیتا ہے پھر تم عبیرہ کو اٹھا کر یہاں اس کمرے میں کیوں

نہیں لے آتے؟"

"ہاں یہ تم نے اچھا سوال پوچھا ہے۔" ڈھانچے نے کہا۔ "بات دراصل یہ ہے کہ ایسا کرنے کی میں نے بہت دفعہ کوشش کی ہے مگر جب بھی میں اپنی بیوی کو اٹھانے کی کوشش کرتا ہوں میرے ہاتھ اس وقت غائب ہو جاتے ہیں۔ جب اٹھانے کی کوشش ترک کر دیتا ہوں تو دوبارہ میرے ہاتھ نمودار ہو جاتے ہیں۔ پتہ نہیں یہ کیا طلسمی راز ہے جو میں آج تک نہیں سمجھ سکا۔ ہاں البتہ میری پُراسرار طاقتیں مجھے یہ بتاتی ہیں کہ اگر میں نے عبیرہ کے ہاتھ سے مقدس دھاگہ نکالا تو عبیرہ کو زاگوتا کی کالی طاقتیں طلسم ہفت ہیکل یعنی شیطان کے معبد خانے پہنچا دیں گی۔"

"تم مجھے سات دروازوں کے تہہ خانے لے چلو۔" میں نے کہا۔

ایک دفعہ پھر گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ایک وحشت ناک نسوانی چیخ سنائی دی۔

"آؤ حسن! چلو تم کو میں سات دروازوں کے تہہ خانے میں لے چلوں۔ اب جو ہو گا دیکھا جائے گا۔" یہ کہہ کر ڈھانچہ پلنگ سے اترا اور کمرے سے باہر جانے لگا میں بھی اس کی تقلید میں باہر جانے لگا۔ کمرے سے باہر نکلے تو میں نے خود کو ایک راہداری میں پایا۔ ہم دونوں آگے بڑھنے لگے' اس طرح ہم دونوں سات دروازوں کے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔

تہہ خانہ اگرچہ ہزاروں برس پرانا تھا مگر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ وہاں گرد و غبار نہیں تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے صفائی کی گئی ہو۔ تہہ خانے میں ایک تابوت پڑا تھا۔ ڈھانچہ تابوت کا ڈھکنا ہٹانے لگا۔ ڈھکنا ہٹتے ہی میں نے تابوت کے اندر جھانک کر دیکھا تو شدت حیرت سے میں اچھل پڑا کیونکہ تابوت کے اندر میری بیوی نتاشا تھی۔

میں نے غور سے دیکھا تو واقعی تابوت کے اندر میری بیوی تھی جس نے قدیم زمانے کا بہت ہی خوبصورت اور قیمتی لباس پہن رکھا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے نتاشا سو رہی ہو۔ میں نے ڈھانچے کی طرف دیکھا اور کہا۔ "تم نے مجھے اپنی بیوی دکھانے لائے تھے جو ہزاروں برس سے سحر کی وجہ سے سو رہی ہے اور بقول تمہارے زاگوتا اپنی کالی طاقتوں کے ذریعے اسے اذیت دیتا رہتا ہے۔ مگر یہ تو میری بیوی نتاشا ہے جو کہ وادی دہشت میں قید ہے۔ پھر یہ یہاں کیسے آ گئی ہے؟"

ڈھانچہ مجھے حیرت سے دیکھنے لگا اور کہنے لگا۔ "حسن شاہ! یہ تمہاری نہیں بلکہ میری بیوی عیرہ ہے۔ تم ذرا اس کے ہاتھوں میں دیکھو۔"

میں نے عیرہ کے ہاتھوں کو دیکھا تو مجھے عیرہ کے دائیں ہاتھ میں ایک کالا دھاگہ نظر آیا۔ میں نے کہا۔ "مگر تمہاری عیرہ کی شکل تو بالکل میری نتاشا سے ملتی ہے۔ یہ سب کیا اسرار ہے؟"

ابھی میں نے اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ اچانک ایک زوردار گڑگڑاہٹ سنائی دی اور تہہ خانے میں گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ مجھے ڈھانچے کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں۔ میں نے تابوت میں جھانک کر دیکھا تو مجھے دھاگہ چمکتا ہوا دکھائی دیا۔ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی میرے پیچھے ہے۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک انتہائی دہشت ناک منظر میرا منتظر تھا۔ اب تہہ خانے میں دھیمی دھیمی روشنی تھی۔ میں نے دیکھا کہ ایک لمبا تڑنگا اور کالا بھجنگ آدمی نظر آیا جس کی آنکھیں انگاروں کی مانند سرخ تھیں۔ یہ عفریت نما انسان زاگوتا تھا۔ زاگوتا نے سرخ رنگ کا جانگیہ پہن رکھا تھا اس عفریت کے ہاتھوں میں ایک عورت کا برہنہ جسم تھا جس کے شانوں سے گردن غائب تھی اور خون فرش پر ٹپک رہا تھا۔ اس عفریت کے ساتھ ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کھڑی تھی۔ اچانک اس خوبصورت لڑکی کی زبان گز بھر لمبی ہونے لگی اور وہ فرش پر گرنے والا خون چاٹنے لگی۔

ایک اور ہوشربا منظر مجھے نظر آیا۔ میں نے دیکھا کہ تہہ خانے کے فرش پر انگارے جلنے لگے اور اس میں شہزادہ ناتیق یعنی ڈھانچہ کا وجود کئی زنجیروں میں بندھا ہوا نظر آیا اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے ڈھانچے کا وجود ان انگاروں پر لٹا دیا گیا۔ ڈھانچے کے منہ سے بھیانک چیخیں بلند ہونے لگیں۔ اچانک ایک اور دل ہلا دینے والا منظر نمودار ہوا۔ تہہ خانے میں سات بھیانک قسم کے خوفناک کٹے ہوئے سر نمودار ہوئے جن کی گردنوں سے سرخ کے بجائے کالے رنگ کا خون ٹپک رہا تھا اور ان کے کان بے حد لمبے تھے۔ گویا راگھوداس اور زاگوتا کے سات شیطانی چہروں میں تھوڑا بہت فرق تھا۔ پھر اچانک سات دروازوں کے اس پُراسرار تہہ خانے میں ایک اور ہیبت ناک منظر میں نے دیکھا کہ عفریت نما انسان نے منہ میں کچھ پڑھ کر پھونک ماری۔ اچانک ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تہہ خانہ مجھے ہلتا ہوا محسوس ہوا۔ گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی میں نے دیکھا

کہ تابوت میں موجود ہزاروں سالوں سے بے ہوش عیرہ کے منہ سے انتہائی بھیانک چیخ بلند ہوئی اور عیرہ تابوت میں تڑپنے لگی جیسے اسے سخت اذیت دی جا رہی ہو۔ انگاروں پر پڑے ہوئے ڈھانچے کا وجود انگاروں میں بری طرح تڑپ رہا تھا اور منہ سے بھیانک چیخیں مسلسل جاری تھیں۔

اچانک ساتوں انتہائی خوفناک شکلوں کے بھیانک اور شیطانی چہروں کے منہ سے زبانیں باہر آئیں اور آہستہ آہستہ لمبی ہونے لگیں ان زبانوں میں چھوٹے چھوٹے سانپ اُگے ہوئے تھے جو زبانوں کو ڈنک مار رہے تھے اور ان شیطانی چہروں کی زبانوں سے غلیظ خون ٹپکنے لگا۔ کٹی ہوئی گردنوں سے بھی خون ٹپک رہا تھا اور زبانوں پر جہاں جہاں چھوٹے چھوٹے اُگے ہوئے سانپ ڈنک مار رہے تھے وہاں سے بھی خون ٹپک کر تہہ خانے کے فرش کو گندا کر رہا تھا۔

میں تابوت کے ساتھ چپکا ہوا یہ دہشت ناک منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک میری نظر زاگوتا کے چہرے پر پڑی تو میں کانپ اٹھا۔ زاگوتا کا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ انتہائی خوفناک حد تک بھیانک ہو چکا تھا۔ زاگوتا کے پہلو میں کھڑی ہوئی خوبصورت لڑکی پر میری نظر پڑی تو میں خوف و دہشت سے کانپنے لگا۔ خوبصورت لڑکی کا گورا رنگ اب زاگوتا کی طرح سیاہ توے کی مانند ہو چکا تھا اور منہ سے نکلنے والی گز بھر لمبی زبان جو سرخ تھی وہ بھی سیاہ ہو گئی تھی۔ اب مزید لمبی ہوتی جا رہی تھی اور سات شیطانی چہروں کی گردنوں اور زبانوں سے ٹپکنے والے کالے خون کو اپنی سیاہ زبان سے چاٹنے لگی۔ اس خوبصورت لڑکی کا چہرہ بگڑنے لگا اور انتہائی خوفناک حد تک بھیانک ہو گیا۔ میں تابوت کے ساتھ چپکا کھڑا تھا اور خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ڈھانچے یعنی شہزادہ ناتیق کے منہ سے ابھی تک بھیانک چیخیں مسلسل جاری تھیں اور اس کا وجود انگاروں پر پڑا تڑپ رہا تھا۔

پھر اچانک زاگوتا نے بدقسمت عورت کے سینے میں ہاتھ ڈال کر اس کا دل نکال لیا اور بچا کھچا جسم زمین پر ڈال دیا۔ جیسے ہی زاگوتا نے عورت کا بچا کھچا جسم زمین پر ڈالا ساتوں شیطانی چہروں کی زبانیں ان کے منہ میں جانے لگیں اور وہ فرش پر آ گئے اور عورت کے بچے کھچے وجود پر پل پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے منٹوں میں عورت کا جسم ہڈیوں سمیت

چٹ کر گئے۔ خوبصورت لڑکی جو اب خونی عفریت بن چکی تھی' فرش پر بکھرے ہوئے خون کو اپنی گز بھر لمبی زبان سے مسلسل چاٹ رہی تھی۔ یہ مناظر اتنے بھیانک تھے کہ اگر کوئی اور ہوشمند آدمی اسے دیکھ لیتا تو خوف و دہشت سے اس کا قلب حرکت کرنا بھول جاتا۔

اچانک زاگونا نے فضا میں ہاتھ ہلایا اس کے ہاتھ میں ایک سرخ رنگ کا موٹا سا ڈنڈا آگیا جس میں بڑی بڑی سلاخیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کی تعداد گنی تو وہی سات کا ہی چکر تھا پھر زاگونا قہقہے لگاتا ہوا تابوت کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈھانچے کے نزدیک جاکر زاگونا نے انگاروں پر پھونک ماری تو انگارے غائب ہو گئے جیسے ان کا کبھی وجود ہی نہ ہو۔ انگاروں کے غائب ہوتے ہی ڈھانچے کے منہ سے چیخیں نکلنی بند ہو گئیں۔

زاگونا زور سے گرجا۔ "او منحوس شہزادے! تم نے میری بہن کو ذبح کر کے مار ڈالا تھا۔ میں تمہیں اتنا تڑپاؤں گا' اتنا تڑپاؤں گا کہ تم مرنے کی دعا کرو گے مگر تمہیں موت نہیں آئے گی اور تمہارے اس ہمدرد کو بھی میں تڑپا تڑپا کر ماروں گا۔" یہ کہہ کر زاگونا نے سات سلاخوں والا ڈنڈا ڈھانچے کی ٹانگوں پر زور سے مارا۔ ڈنڈا لگتے ہی ڈھانچہ بری طرح تڑپنے لگا اور اس کے منہ سے ایک مرتبہ پھر بھیانک چیخوں کا سلسلہ شروع ہو گیا اور جہاں ڈنڈا لگا تھا وہاں سے دھواں بلند ہوا۔ جب دھواں ختم ہوا تو میں نے دیکھا کہ ڈھانچے کی ٹانگوں پر جہاں ڈنڈا لگا تھا وہ جگہ سیاہ ہو چکی تھی۔ اس طرح وقفے وقفے سے زاگونا ڈھانچے کی مختلف جگہوں پر سلاخوں والا ڈنڈا برسانے لگا اور ڈھانچے کی بھیانک چیخوں پر خوفناک قہقہے لگانے لگا۔ میں نے دیکھا کہ جہاں جہاں ڈنڈا لگتا دھواں بلند ہوتا دھوئیں کے ختم ہوتے ہی وہ جگہ جہاں ڈنڈا لگتا وہ سیاہ ہو جاتی۔ میں نے غور کیا تو ڈھانچے کے پورے وجود میں کچھ جگہیں ایسی تھیں جو ڈنڈا لگنے سے کالی ہو چکی تھیں۔ میری نظر ڈنڈے پر پڑی تو میں ایک دفعہ پھر چونک اٹھا۔ ڈنڈے پر جہاں سات سلاخیں تھیں اب صرف ایک سلاخ باقی رہ گئی تھی۔

زاگونا اب میری طرف دیکھنے لگا تھا۔

"اچھا تو تم وہ بدقسمت شخص ہو۔" زاگونا نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔ "جس نے شہنشاہ ظلمات کے خاص پجاری راگھوداس کا حکم نہیں مانا۔ ارے او بدبخت اگر تم

راگھوداس کا حکم مان لیتے تو تمہارا کیا جاتا بلکہ تم مزے میں ہوتے مگر تم نے میرے قہر کو خود آواز دی ہے۔"

یہ کہہ کر زاگونا میری طرف بڑھنے لگا۔ مجھے خیال آیا کہ میں تو مسلمان ہوں پھر کیوں ان شیطانی قوتوں سے ڈر رہا ہوں۔ یہ سوچ کر میں نے آیت الکرسی پڑھنے کی کوشش کی مگر آیت الکرسی مجھے یکسر بھول چکی تھی۔ میں نے ذہن پر بہت بوجھ ڈالا مگر ندارد۔ زاگونا قہقہے لگاتا ہوا آہستہ آہستہ میری طرف بڑھنے لگا۔ سات بھیانک چہرے اور خوبصورت لڑکی جو اب ڈائن بن چکی تھی سب بھیانک قہقہے لگاتے ہوئے آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہے تھے۔ میری نظر اچانک تابوت میں پڑی۔ عبیرہ جو اس وقت سکون سے تابوت میں پڑی تھی اس کے ہاتھ میں دھاگہ تھا جو مسلسل چمک رہا تھا۔ اچانک میں نے دھاگہ عبیرہ کے ہاتھوں سے چھیننے کی کوشش کی مگر جیسے ہی میرا ہاتھ دھاگے کو چھوا مجھے زوردار جھٹکا لگا اور میں تقریباً اڑتا ہوا دور جا گرا۔

زاگونا کے قہقہے مزید تیز ہو گئے پھر زاگونا کہنے لگا۔ "او بدبخت! اب تم پلید ہو چکے ہو اگر اس دھاگے کو نکالنا ممکن ہوتا تو میں کب کا اس لڑکی کے ہاتھ سے دھاگہ نکال کر شہنشاہ ظلمات کو اس کی قربانی دے چکا ہوتا۔" زاگونا میرے نزدیک پہنچ گیا اور اپنی سرخ انگارہ آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگا' میں بھی فرش سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"دیکھو .... تم .... میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور راگھوداس نے میرے ذمے جو کام لگایا تھا وہ اتنا غلیظ اور ناپاک ہے اگر میں اس کا کام کر دیتا تو میں اپنے ایمان سے محروم ہو جاتا۔ مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا۔ میں تو ویسے بھی عتاب کا شکار ہوں۔"

زاگونا سرخ انگارہ آنکھوں سے میری طرف دیکھ رہا تھا پھر کہنے لگا۔ "اگر تم شہنشاہ ظلمات کی اطاعت قبول کر لو تو میں تمہیں معاف کر دوں گا نہیں تو تمہارا ایسا حشر کروں گا کہ تمہاری روح صدیوں تک بلبلاتی رہے گی۔"

"زاگونا میں ایک مسلمان ہوں اور مسلمان صرف ایک اللہ کے آگے جھکتا ہے۔ اس لئے میں شیطان کا پجاری بن کر کالی طاقتوں کا نمائندہ نہیں بن سکتا۔"

"بدبخت گستاخ! شہنشاہ ظلمات کا ادب سے نام لو۔" زاگونا غصے میں چلایا۔ "تم نے

شہنشاہ ظلمات کی توہین کر کے خود ہی عتاب کو دعوت دی ہے۔ تو سنبھلو میں دیکھتا ہوں کہ تم کتنے پانی میں ہو۔" یہ کہہ کر زاگوتا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ رنگ کا ڈنڈا میرے بائیں بازو پر زور سے مارا۔ ڈنڈا لگتے ہی میں زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے جسم میں آگ لگا دی ہو۔ میرے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ مجھے تڑپتا اور چیختا دیکھ کر زاگوتا' ساتوں شیطانی چہرے اور ڈائن لڑکی حلق پھاڑ کر زوردار قہقہے لگانے لگے۔ میری حالت انتہائی بری تھی۔ میں تڑپتے ہوئے کسی طرح ڈھانچے یعنی ناتیق کے نزدیک پہنچ گیا۔ میری تکلیف کچھ کم ہو چکی تھی لیکن پھر بھی مجھے پورے جسم میں بے پناہ درد محسوس ہو رہا تھا۔ میرے منہ سے درد سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ اچانک ڈھانچے کی آواز میرے کانوں میں پڑی۔ ڈھانچہ بہت آہستہ آواز میں مجھے کہنے لگا۔

"دیکھو حسن شاہ! میں نے تم سے پہلے بھی کہا تھا کہ تم غلیظ مشروب پینے اور شیطانی کام کرنے کے بعد پلید ہو چکے ہو۔ غلاظت نے تمہارے ذہن پر کنٹرول کر رکھا ہے اس لئے مقدس دھاگے کو تم نہیں چھو سکے ہاں البتہ اگر تم کسی طرح مقدس دھاگہ زاگوتا کے گلے میں فوراً باندھ دو تو اس کی پُراسرار کالی طاقتیں مقدس دھاگے کی وجہ سے ختم ہو جائیں گی۔" یہ کہہ کر ڈھانچہ خاموش ہو گیا۔

زاگوتا اور اس کے چیلے ابھی تک بھیانک قہقہے لگا رہے تھے۔ ایک دفعہ پھر زاگوتا میری طرف آیا اور مجھے زور کا ڈنڈا مارا۔ ڈنڈے پر اس وقت کوئی سانپ نہیں تھا۔ ڈنڈا تو مجھے لگتے ہی زاگوتا کے ہاتھ سے غائب ہو گیا مگر ایک دفعہ پھر میرا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔ میرے منہ سے چیخوں کا طوفان امڈ پڑا۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے مجھے آگ میں جلایا جا رہا ہو۔

میں زور سے چلایا۔ "اے خالق کائنات! مجھے معاف کر دے' مجھ سے جو شیطانی کام سرزد ہوا ہے وہ انجانے میں ہوا ہے۔ میں نے جان بوجھ کر غلطی نہیں کی۔ میں عہد کرتا ہوں کہ پھر کبھی شیطان مردود کی پیروی نہیں کروں گا۔"

چونکہ یہ دعا میرے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری سن لی۔ میں قربان جاؤں اس پاک ذات پر جس کے قبضے میں سب کی جان ہے واقعی جو سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور دل کی گہرائیوں سے دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کی

دعا ضرور سنتے ہیں۔ جیسے میں نے دعا کی تو تمام تکلیف مجھ سے دور ہو گئی۔ میرا جسم پُرسکون ہو گیا۔

زاگوتا اب ڈھانچے کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے پھونک ماری تو ڈھانچے کے نیچے پھر انگارے دہکنے لگے اور ڈھانچہ ایک دفعہ پھر تڑپنے لگا اور اس کے منہ سے چیخوں کا طوفان امڈ پڑا۔ میں تیزی سے رینگتا ہوا تابوت کے پاس پہنچا اور اٹھ کر تابوت میں جھانکنے لگا۔ تابوت میں دھاگہ مسلسل چمک رہا تھا میں نے ہمت سے کام لیا اور دھاگہ عبیرہ کے ہاتھ سے اچک لیا۔ جیسے ہی دھاگہ میرے ہاتھ میں آیا زاگوتا چونک کر میری طرف دیکھنے لگا۔ پہلے تو اسے یقین نہ آیا کہ مقدس دھاگہ میرے ہاتھ میں آ چکا ہے پھر تیزی سے زور زور سے کچھ پڑھنے لگا۔ ڈھانچہ انگاروں میں بری طرح تڑپ رہا تھا۔ زور سے چلایا۔ "حسن شاہ! فوراً زاگوتا کی گردن میں مقدس دھاگہ باندھ دو۔"

زاگوتا نے اپنا منتر مکمل کر لیا تھا مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی حرکت کرتا میں بجلی کی تیزی سے اڑتا ہوا زاگوتا کی طرف جھپٹا اور تیزی سے دھاگہ اس کی گردن میں ڈال دیا۔ جیسے ہی دھاگہ زاگوتا کی گردن میں پڑا ساتوں شیطانی چہرے اور لڑکی فوراً غائب ہو گئے۔ زاگوتا کے منہ سے بھیانک چیخ بلند ہوئی۔ ڈھانچہ جو زمین پر تڑپ رہا تھا' اچانک اٹھ کھڑا ہوا۔ انگارے اس کے نیچے سے یکسر غائب ہو چکے تھے۔ اچانک ڈھانچے نے فضا میں ہاتھ ہلایا اس کے ہاتھ میں ایک خنجر آ گیا۔ ڈھانچے نے خنجر میری طرف بڑھا دیا اور کہا۔

"حسن شاہ! فوراً اس کا خاتمہ کر دو۔" میں نے ڈھانچے کے ہاتھ سے خنجر لیا اور زور سے زاگوتا جادوگر کے سینے میں گاڑ دیا۔ زاگوتا فرش پر گر کر تڑپنے لگا جیسے ہی زاگوتا فرش پر گرا میں نے دھاگہ اس کی گردن سے نکال لیا۔

اچانک ایک دھماکہ ہوا میں نے دیکھا کہ ساتوں شیطانی چہرے اور لڑکی نمودار ہوئے اور وہ بھی زمین پر گر کر تڑپنے لگے۔ پھر تمام شیطانی طاقتوں کو آگ لگ گئی اور پھر کمرے میں گھٹا ٹوپ اندھیرا چھا گیا اور اس پُراسرار تہہ خانے میں چیخوں کا طوفان امڈ پڑا۔ مجھے ایسا لگا جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر چلا رہی ہوں۔ پھر اچانک مکمل خاموشی چھا گئی اور اندھیرا بھی چھٹ گیا۔ زاگوتا کی لاش جلی ہوئی پڑی تھی اور ڈائن لڑکی اور ساتوں شیطانی چہروں کی بھی جلی ہوئی لاشیں فرش پر پڑی تھیں۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے ان جلی ہوئی لاشوں سے

دھواں بلند ہونے لگا۔ لاشیں دھواں بن کر غائب ہو گئیں۔ یہ ہوشربا منظر دیکھ کر میں نے تابوت کی طرف دیکھا تو شدت حیرت سے میں اچھل پڑا۔ تابوت کے باہر ایک نوجوان شخص کھڑا تھا جس نے شہزادوں والا لباس پہن رکھا تھا۔ اس نوجوان شخص نے عیرہ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا۔ یہ نوجوان بالکل میرا ہمشکل تھا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں خود شہزادوں والا لباس پہن کر کھڑا ہوں اور میری بیوی نتاشا شہزادیوں والا لباس پہن کر میرے سامنے کھڑی ہے۔

ابھی میں حیرت سے اپنے ہمشکل شخص کو دیکھ رہا تھا کہ نوجوان بولا۔ ”تمہارا بہت بہت شکریہ حسن شاہ! تم نے ہماری مدد کی۔ ہزاروں سالوں بعد آج ہمیں سکون ملا ہے۔“ میں چونک اٹھا یہ تو اُسی ڈھانچے یعنی شہزادہ ناتیق کی آواز تھی۔ میں نے کہا۔

”شہزادے تم تو بالکل میرے ہمشکل ہو اور تمہاری بیوی عیرہ بالکل میری بیوی نتاشا کی ہمشکل ہے۔“

عیرہ نے ناتیق کی طرف دیکھا اور ناتیق عیرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرائے پھر میری طرف دیکھ کر ہاتھ ہلانے لگے۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کہتا اچانک دونوں میاں بیوی دھوئیں میں چھپنے لگے۔ دونوں میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔

”ہزاروں سالوں سے عذاب سہنے کے بعد اب ہمارا وقت پورا ہو چکا ہے۔ تم نے ہماری مدد کی۔ تمہارا بہت شکریہ آسمانوں والا تمہاری مدد کرے۔“ یہ کہہ کر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور مکمل طور پر دھوئیں میں چھپ گئے پھر دھواں بھی غائب ہو گیا۔

جب دھواں مکمل طور پر غائب ہوا تو میں آگے بڑھا اور تابوت میں جھانکا تو تابوت مجھے خالی نظر آیا۔ تابوت کے اندر کسی کا وجود نہیں تھا۔ اچانک مجھے دھاگہ یاد آیا جو میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے غور کیا تو اس دھاگے کے بھی سات رنگ تھے تو گویا ایک دفعہ پھر سات کا چکر تھا۔ میں نے سوچا کہ یہ دھاگہ مقدس کس طرح ہے۔ آخر اس میں کیا خاصیت ہے۔ میں غور سے دھاگے کو دیکھنے لگا۔ مجھے دھاگے کے ہر رنگ پر کچھ لکھا ہوا نظر آیا۔ اچانک میں نے کچھ سوچ کر دھاگے کے ساتوں رنگ والے حصوں کو آپس میں ملا دیا تو

میں چونک پڑا۔ یہ تو واقعی مقدس کیا عظیم ترین اور پاکیزہ دھاگہ تھا۔ دھاگے کے ساتوں رنگوں کے حصوں کو ملانے سے ایک لفظ اس پاکیزہ دھاگے میں نظر آ رہا تھا۔ ایسا لفظ جس کی گواہی کائنات کا ذرہ ذرہ دیتا ہے۔ دھاگے میں ”اللہ“ لکھا ہوا تھا۔ میں بے اختیار دھاگے کو چومنے لگا۔ اچانک مجھے سخت نیند آنے لگی۔ میں بے اختیار ہو گیا اور فرش پر لیٹ گیا۔ میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں چونک اٹھا۔ میں نے خود کو پُراسرار اہرام کے سات دروازوں کے تہہ خانے کے بجائے ایک جنگل میں پایا۔ میں اٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے مقدس دھاگہ یاد آیا۔ میں نے اپنے ہاتھ کو دیکھا دھاگہ میرے ہاتھ میں نہیں تھا۔ میں نے اپنی جیبوں کو ٹٹول کر دیکھا پھر اِدھر اُدھر دیکھا مگر دھاگہ کہیں نہیں تھا۔ تو گویا ہزاروں سالوں سے عذاب سہنے والی روحوں کی مدد کرنے کے لئے قدرت نے مجھے ان کے لئے وسیلہ بنا کر بھیجا تھا۔ میں جنگل کا جائزہ لینے لگا۔ یہ جنگل اتنا گھنا نہیں تھا۔ جنگل میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ میں آگے بڑھنے لگا۔ دیکھو اب وقت کی گردش مجھے کہاں کی سیر کراتی ہے۔

☆------☆------☆

میں جنگل میں مسلسل آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اچانک مجھے ایک چیخ سنائی دی۔ میں حیران ہوا کہ یہ چیخ کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔ ایک دفعہ پھر چیخ کی آواز سنائی دی۔ میں سمت کا تعین کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد مجھے ایک انتہائی خوبصورت انگریز لڑکی نظر آئی جس نے جینز کی پینٹ اور شرٹ پہن رکھی تھی۔ اس خوبصورت گوری لڑکی کی ایک ٹانگ درخت کے ٹوٹے ہوئے تنے کے نیچے دبی ہوئی تھی اور لڑکی چیخ رہی تھی۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور اس لڑکی کی ٹانگ کے اوپر پڑے ہوئے موٹے تنے کو اپنی پوری طاقت سے ایک طرف دھکیلنے لگا۔ آخر بے پناہ کوشش کے بعد میں نے تنے کو ایک طرف ہٹا دیا۔ لڑکی بڑی ممنون نظروں سے میری طرف دیکھنے لگی۔ میں نے لڑکی کی ٹانگ کی طرف دیکھا جو خون آلود ہو رہی تھی۔ لڑکی نے مجھ سے انگلش زبان میں پوچھا۔ "اے مہربان شخص! تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ تم مجھے اجنبی لگتے ہو۔"

میں نے کہا۔ "پہلے تم بتاؤ تم کون ہو۔ کہاں کی رہنے والی ہو اور اس ویران جنگل میں کیا کرنے آئی ہو؟ تمہاری ٹانگ کیسے اس درخت کے موٹے تنے کے نیچے پھنس گئی تھی؟"

"میرا نام روزی ہے۔ اس جنگل کے ساتھ ہی ہماری بستی ہے اور میں وہیں سے آئی ہوں۔ میں اکثر یہاں جنگل میں آتی ہوں۔ لکڑیاں وغیرہ اکٹھی کرتی ہوں اور بعض اوقات میں سیر کے لئے بھی اس جنگل میں آتی ہوں۔ آج میں اس درخت کے نیچے سے گزر رہی تھی۔ اس درخت کا موٹا تنا مجھ پر گرنے لگا میں تیزی سے بھاگی مگر پھسل گئی اور یہ موٹا تنا میری ٹانگ کے اوپر گرا۔ میں تکلیف سے بے ہوش ہو گئی ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ہوش آیا تو میں مدد کے لئے چیخنے لگی اور تم میری مدد کو آ گئے۔"

یہ کہہ کر لڑکی پھر درد و تکلیف سے کراہنے لگی۔ میں نے کہا۔ "روزی آؤ میں تمہیں تمہاری بستی چھوڑ کر آتا ہوں۔" پھر میں نے لڑکی کو سہارا دیا اور لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور میرا

سہارا لے کر لنگڑا کر چلنے لگی میں روزی کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جنگل ختم ہو گیا اور مجھے ایک بستی کے آثار نظر آئے۔ لوگ چل پھر رہے تھے۔ اچانک روزی درد کی شدت کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی۔ بہت سے لوگ اکٹھے ہو گئے۔ ان میں کالے بھی تھے اور گورے بھی تھے۔

ایک انگریز نوجوان میرے نزدیک پہنچا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو اور یہ روزی کو کیا ہوا ہے؟ میں نے اس سے اپنا تعارف کرایا کہ میں ہندوستان سے آیا ہوں۔ پھر میں نے اسے ساری تفصیل سنا دی۔

نوجوان نے میرا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ "روزی میری منگیتر ہے کچھ دنوں بعد میری اس سے شادی ہونے والی ہے۔ تم نے روزی کی مدد کر کے ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔" پھر کچھ لوگ مل کر روزی کو اٹھا کر لے گئے اور نوجوان جو مجھ سے باتیں کر رہا تھا مجھے کہنے لگا۔ "آؤ اجنبی میں تمہیں اپنے گھر لے چلوں۔ تمہاری خدمت کر کے مجھے خوشی ہو گی۔ پھر تم جہاں جانا چاہو گے میں تمہیں وہاں پہنچا دوں گا۔" نوجوان نے اپنا نام رابرٹ بتایا۔

رابرٹ مجھے اپنے گھر لے آیا جو ایک چھوٹا سا مگر خوبصورت گھر تھا۔ باتوں باتوں میں میں نے رابرٹ سے معلوم کر لیا کہ یہ جنوبی افریقہ ہے تو گویا اس دفعہ وقت کی گردش نے مجھے مصر سے اٹھا کر جنوبی افریقہ پہنچا دیا تھا۔ رابرٹ نے مجھے پھل پیش کئے جو میں نے سارے چٹ کر لئے۔ پھر رابرٹ نے مجھے کہا کہ تم آرام کرو۔ تم تھکے ہوئے ہو گے۔ میں واقعی شدید تھکاوٹ محسوس کر رہا تھا اس لئے میں سو گیا۔

میں جب سو کر اٹھا تو باتھ روم میں چلا گیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر میں دوبارہ کمرے میں آیا تو رابرٹ کمرے میں موجود تھا۔ مجھے دیکھ کر مسکرانے لگا۔ پھر کہنے لگا۔ ہوٹل چلتے ہیں وہاں جا کر کھانا کھائیں گے۔ میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ میں نے رابرٹ سے پوچھا کہ کیا تم اس گھر میں اکیلے رہتے ہو۔ تمہارے والدین کہاں ہیں؟

"میرے والدین روزی کے گھر گئے ہیں۔ اس لئے کہ وہ شدید زخمی ہے۔ میں بھی وہیں سے آ رہا ہوں۔ روزی جنگل میں سیر کی غرض سے اکیلے ہی نکل جاتی ہے۔ وہ بہادر بھی بہت ہے۔ کبھی کبھی جنگل سے لکڑیاں بھی کاٹ کر لے آتی ہے۔"

"تمہاری بستی میں کتنے گھر ہیں اور یہاں کے لوگ کیا کرتے ہیں؟"

رابرٹ کہنے لگا۔ "جنوبی افریقہ کی یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ یہاں لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر شہر جا کر بیچتے ہیں۔ تم بتاؤ تم ہندوستان سے یہاں کیسے آئے اور کس کام کے سلسلے میں جنوبی افریقہ آئے ہو؟"

میں نے اسے ایک من گھڑت کہانی سنا دی کہ میں ایک تاجر ہوں اور سامان بیچنے کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ شکار کی غرض سے جنگل میں آیا تھا مگر جنگل میں راستہ بھول کر دوستوں سے جدا ہو گیا اور جنگل میں بھٹک رہا تھا۔ اس طرح روزی سے ملاقات ہو گئی۔ رابرٹ نے کہا۔ "آؤ کسی ہوٹل میں چلتے ہیں۔ وہاں کھانا کھاتے ہیں۔ پھر تم جہاں کہو گے میں تمہیں وہاں چھوڑ دوں گا۔" میں رابرٹ کے ساتھ چل پڑا۔

ہم ایک ہوٹل میں آ گئے۔ یہ ایک اچھا اور مناسب ہوٹل تھا۔ اس ہوٹل میں ایک طویل قامت حبشی ڈریگن کارلوس سے ملاقات ہوئی اور میری زندگی ایک بار پھر سحر و اسرار کی دنیا میں ڈوب گئی۔ یہ سب میں آپ کو آگے چل کر بتاؤں گا۔

جب ہم ہوٹل میں پہنچے تو ہم دونوں کونے میں پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ ہمارے ساتھ والی کرسی پر ایک طویل قامت اور دیوہیکل حبشی بیٹھا ہوا تھا۔ ویٹر کو ہم نے کھانے کا آرڈر دیا کچھ دیر بعد کھانا آ گیا اور ہم خاموشی سے کھانے میں مشغول ہو گئے۔ میں انکھیوں سے حبشی کی طرف دیکھ لیتا۔ میں نے محسوس کیا کہ نوجوان حبشی مسلسل ہماری طرف بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ میری طرف دیکھ رہا تھا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو رابرٹ نے بل ادا کیا اور ہم ہوٹل سے باہر جانے لگے۔ میں نے حبشی کی طرف دیکھا تو وہ مسلسل مجھے ہی گھور رہا تھا۔ میں رابرٹ کے ہمراہ ہوٹل سے باہر آ گیا۔ ہم باتیں کرتے جا رہے تھے اچانک راستے میں ایک مرتبہ پھر وہی پُراسرار حبشی ہمارے سامنے سے تیزی سے گزرا اور آگے بڑھتے ہوئے میری طرف دیکھ کر مسکرایا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

میں نے رابرٹ سے پوچھا کہ یہ حبشی کون ہے؟

"اس کا نام ڈریگن کارلوس ہے۔" رابرٹ نے کہا۔ "میں نے محسوس کیا ہے کہ ڈریگن کارلوس مسلسل تمہاری طرف ہوٹل میں گھور رہا تھا۔ اب پھر تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔ مجھے معاملہ کچھ پُراسرار لگتا ہے کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔"

ہم گھر پہنچ گئے۔ جب ہم گھر میں داخل ہوئے تو میں نے ایک معمر انگریز جوڑا دیکھا غالباً

یہ رابرٹ کے والدین تھے' رابرٹ نے مجھے کہا۔ "حسن شاہ! یہ ہیں میرے والدین جن کا تم پوچھ رہے تھے۔" پھر اپنے والدین کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔ "یہ میرا دوست اور محسن حسن شاہ ہے جس نے روزی کی مدد کی ہے۔" رابرٹ کے والدین مجھ سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ بوڑھی یعنی رابرٹ والدہ کہنے لگی۔

"بیٹے تمہارا بہت شکریہ تم نے روزی کی مدد کی ہے۔ روزی میری بھانجی ہے اور اب میری بہو بھی بننے والی ہے۔"

"ویسے آپ کی بھانجی ہے تو بہت بہادر کہ جنگل میں اکیلی نکل جاتی ہے مگر پھر بھی آپ لوگوں کو چاہئے کہ اس کو اکیلا جنگل میں نہ جانے دیا کریں۔"

پھر میں رابرٹ کے کمرے میں آ گیا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا۔ "بیٹھو شاہ! میں نے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔" میں ایک کرسی گھسیٹ کر اس کے پاس بیٹھ گیا۔ رابرٹ میری طرف غور سے دیکھنے لگا۔

"حسن شاہ! مجھے صحیح صحیح بتا دو تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ مجھے تم پُراسراریت میں گھرے ہوئے نظر آتے ہو۔ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔"

"یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ تم مجھ سے آخر کیا پوچھنا چاہتے ہو؟"

رابرٹ کہنے لگا۔ "دیکھو حسن شاہ! بات دراصل یہ ہے کہ ڈریگن کارلوس پُراسرار علوم کا ماہر ہو۔ ڈریگن ہر اس شخص کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو سحر و اسرار سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھتا ہے۔ ڈریگن کا تمہاری طرف متوجہ ہونا اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ سحر و اسرار سے تمہارا تعلق کچھ نہ کچھ تو ضرور بنتا ہے۔"

میں نے کہا۔ "تمہارا یہ ڈریگن کارلوس ویسے ہی گھور رہا ہو گا۔ وہ اس لئے کہ میں یہاں اجنبی ہوں۔"

رابرٹ کہنے لگا۔ "اگر تم مجھے کچھ بتانا نہیں چاہتے تو تمہاری مرضی۔ اچھا یہ بتاؤ اب تم کیا کرو گے' تمہارے ساتھی کہاں رہائش پذیر تھے؟"

"رابرٹ' بس تم مجھے کچھ پیسے دے دو میں خود ہی اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤں گا۔"

رابرٹ نے کہا۔ "تمہاری یہی مرضی ہے تو میں تم پر زبردستی نہیں کرتا کہ مجھے اپنے

حالات سے آگاہ کرد۔ آؤ میں تمہیں گاڑی تک پہنچا دوں۔ وہ تمہیں شہر پہنچا دے گی۔"

میں رابرٹ کے ساتھ اڈے پر آ گیا۔ کچھ مسافر گاڑی میں بیٹھے تھے' میں بھی گاڑی میں سوار ہو گیا۔ رابرٹ نے مجھے کچھ پیسے دیئے اور کہا۔ "اچھا دوست اب مجھے اجازت دو میں چلتا ہوں۔" اس وقت شام کا وقت تھا۔ گاڑی چلنے کو تیار تھی۔ رابرٹ مجھے گلے مل کر چلا گیا۔ میں شہر جانے والی گاڑی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی چل پڑی۔ راستے میں خطرناک جنگل تھا اس لئے گاڑی کے شیشے بند تھے۔ گاڑی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ میں اپنی سوچوں میں گم تھا کہ دیکھو اب قسمت مجھے کہاں لے جاتی ہے۔ مجھے راگھوداس یاد آیا جس کی وجہ سے میں طلسمات کی دنیا میں پھنسا ہوا تھا۔ راگھوداس کے یاد آتے ہی میرا ذہن غم و غصے سے کھولنے لگا۔ پتہ نہیں اس خبیث نے میری بیوی کو کہاں طلسمات کی وادی میں گرفتار کر رکھا تھا۔

میں آنکھیں بند کئے اپنی سوچوں میں گم تھا۔ اچانک مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے شانوں پر ہاتھ رکھا ہو۔ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا تو شدید حیرت سے اچھل پڑا۔ میں اس وقت گاڑی میں نہیں بلکہ ایک سیاہ رنگ کے کمرے میں ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ میں اس اچانک بدلنے والی صورت حال پر بہت حیران تھا۔ کہاں میں مصر سے اچانک جنوبی افریقہ پہنچا پھر رابرٹ کی بستی سے گاڑی میں سفر کرتے ہوئے اچانک میں کسی سیاہ رنگ کے ایک خوفناک کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں کرسی سے اٹھا اور اس پُراسرار کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ میری نظر کمرے کی چھت پر پڑی تو میں حیرت و خوف سے اچھل پڑا۔ کمرے کی چھت پر انسانی لاشیں لٹکی ہوئی تھیں۔ ان میں کچھ حبشی مرد اور نوجوانوں کی لاشیں تھیں اور کچھ گورے نوجوانوں اور لڑکیوں کی لاشیں تھیں۔ سب لاشیں برہنہ حالت میں تھیں اور الٹی لٹکی ہوئی تھیں اور ان برہنہ لاشوں پر انسانی موٹی موٹی مکڑیاں رینگ رہی تھیں۔ میں یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر کانپ اٹھا۔ اچانک کمرے میں شور و غل ہونے لگا۔ پھر بے پناہ چیخوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ پھر اچانک اس بھیانک کمرے میں روشنی کم ہونے لگی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو مجھے چند مشعلیں نظر آئیں۔ میں نے ان کی تعداد گنی تو اف میرے اللہ! یہاں بھی وہی سات کا ہی چکر تھا۔ میں پھر ہفت طلسم یعنی سات کے سحر میں پھنس چکا تھا۔

مشعلوں کی روشنی آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔ ادھر چیخوں کی تیز آوازوں سے میرے کان کے پردے پھٹنے لگے۔ اچانک میری نظر ایک دفعہ پھر کمرے کی چھت پر پڑی تو ایک اور دل ہلا

دینے والا منظر میرا منتظر تھا۔ لاشیں جو برہنہ حالت میں تھیں ان سب کی آنکھوں کے ڈھیلے باہر کو نکلے ہوئے تھے اور سب کی زبانیں بھی باہر کو نکلی ہوئی ہیں اچانک ان کی زبانیں لمبی ہونے لگیں ان کے جسموں پر بیٹھی ہوئی خوفناک مکڑیاں ان کی زبانوں پر آ گئیں اور زبانوں کو کاٹنے لگیں۔ میں نے غور کیا تو چیخوں کی بھیانک آوازیں انہی کے منہ سے نکل رہی تھیں۔

میں اس ہوشربا منظر سے سخت حیران تھا کہ ابھی تو سب نوجوان لڑکے لڑکیاں مردہ حالت میں تھے اور ان کی لاشیں لٹکی ہوئی تھیں۔ تو گویا یہ لاشیں زندہ تھیں اور ان نوجوان لڑکے لڑکیوں کے منہ سے بھیانک آوازیں نکل رہی تھیں۔ اچانک اس بھیانک کمرے میں خون کی بارش ہونے لگی یہ خون ان لڑکے لڑکیوں کی زبانوں سے ٹپک رہا تھا۔ میرا سارا لباس اس خون سے لتھڑ گیا۔ میں فوراً اس بھیانک کمرے میں پڑی ہوئی کرسی کے نیچے گھس گیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں جیسے یہ منظر آنکھیں بند کرنے سے ختم ہو جائے گا۔ اچانک مجھے ایسا لگا جیسے کوئی کمرے میں آیا ہے۔ میں نے آنکھیں کھول دیں۔ میں نے جو منظر دیکھا اس کو دیکھ کر میں چونک اٹھا۔

میری نظروں کے سامنے وہی پُراسرار حبشی ذریگن کارلوس کھڑا تھا۔ میں نے دیوار میں نصب سات مشعلوں کو دیکھا وہ اب روشن تھیں۔ پھر میں نے کمرے کی چھت پر نظر ڈالی تو حیران رہ گیا اس وقت کمرے کی چھت پر کسی لاش کا نام و نشان تک نہ تھا۔ مجھے ادھر اُدھر دیکھتا دیکھ کر حبشی بولا۔

"کیا دیکھ رہے ہو حسن شاہ! تم نے جس منظر کے غائب ہونے کی خاطر آنکھیں بند کیں وہ منظر تو تمہاری نظروں سے غائب ہو چکا ہے۔ اب ذرا میری طرف بھی دیکھو۔ میں تم سے ملنے کے لئے روشان جادو کا سب سے خطرناک عمل کر کے تمہیں گاڑی سے پلک جھپکتے ہی اپنے طلسم فشاں محل میں لے آیا ہوں۔ ویسے میرا اندازہ غلط نہیں تھا کہ تم ہفت طلسم کے سحر میں گرفتار ہو۔"

میں حیرانگی سے اس پُراسرار حبشی کو دیکھ رہا تھا' میں نے کہا۔

"تم نے درست اندازہ لگایا ہے میں واقعی ہفت طلسم کے سحر میں گرفتار ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم نے میرا امتحان لینے کے لئے اس پُراسرار کمرے میں لاشوں' چیخوں اور خون والا پُراسرار ڈرامہ رچایا ہے۔ مگر تمہیں اندازہ ہو چکا ہو گا کہ میں ان پُراسرار مناظر سے گھبرانے

دانا نہیں ہوں۔ میں پہلے بھی بے شمار دل ہلا دینے والے پُراسرار مناظر سے گزر چکا ہوں لیکن ڈریگن کارلوس تم اپنے سحر کی بدولت مجھے یہاں کیوں لائے ہو' کیا تم بھی خبیث راگھوداس کی طرح مجھ سے کوئی شیطانی کام کروانا چاہتے ہو؟ اور اگر ایسی بات ہے تو کان کھول کر یہ بات سن لو میں مر جاؤں گا مگر شیطان مردود پر ہزاروں بار لعنت بھیجتے ہوئے کوئی شیطانی کام نہیں کروں گا۔"

ڈریگن کارلوس کہنے لگا۔ "میرے دوست میں تمہیں کسی شیطانی کام کے لئے یہاں نہیں لایا۔ میرا تو ایک اور مقصد ہے۔ اچھا آؤ میرے ساتھ میں تمہیں اپنے تمام حالات بتاؤں گا کہ میں کون ہوں اور یہ پُراسرار جادوئی عمل میں نے کیوں سیکھے ہیں۔"

ڈریگن کارلوس مجھے اس پُراسرار کمرے سے باہر لے آیا۔ ہم اس کمرے سے باہر نکلے تو ہم ایک اور کمرے میں تھے جو بہت خوبصورت تھا۔ یہاں میں نے غور کیا تو مجھے اکثر چیزیں سات پر ہی مشتمل نظر آئیں۔ میرا ذہن چکرا کر رہ گیا۔ اس خوبصورت کمرے میں پلنگ اور کرسیاں موجود تھیں۔ دروازوں اور کھڑکیوں پر اطلس و کمخواب کے پردے لٹکے ہوئے تھے ہم دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ میں نے ڈریگن کارلوس سے پوچھا۔ "اب تم بتاؤ تم بستی میں اتنے پُراسرار مشہور کیوں ہو اور تم اپنے سحر کے ذریعے مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟"

"مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے تم بھی ناپاک ہو' مجھے ایسا لگتا ہے جیسے تم نے روحاب کا مشروب پیا ہو۔"

"یہ روحاب کیا ہوتا ہے؟"

"یہ ایک شیطانی مشروب ہوتا ہے۔ سؤر کی چربی' بچھو کا خون اور شراب کو ملایا جاتا ہے۔ پھر شیطانی سحر پھونکا جاتا ہے جس سے روحاب کا مشروب تیار ہوتا ہے۔ اس مشروب کو پینے والا شیطان کے چیلوں کی صف میں شامل تصور کیا جاتا ہے مگر میں حیران ہوں کہ تم روحاب کا مشروب پینے کے باوجود شیطان کی مخالفت کر رہے ہو؟"

میں نے کہا۔ "ہاں ڈریگن! خبیث راگھوداس نے اپنے سحر کی وجہ سے مجھے یہ مشروب پلوا دیا ہے اور اسی سحر کی بدولت میں نے راگھوداس کی ایک پجارن سے ناجائز فعل بھی کیا ہے جس کی بدولت میں در بدر پھر رہا ہوں۔"

"تم سے انجانے میں غلطی ہوئی تھی۔" ڈریگن کارلوس نے کہا۔ "آسمانوں والا تمہیں شاید معاف بھی کر دے مگر میں بدقسمت خود ہی جان بوجھ کر شیطانی دنیا میں گھسا ہوں۔ مگر مجھے

اب احساس ہوا ہے کہ میں نے یہ قدم اٹھا کر دنیاوی مزے کی خاطر شیطان کی پیروی کی۔ مجھے احساس ہے کہ میں نے واقعی بڑی غلطی کی تھی۔ مگر اب میں شیطانی کاموں سے دور ہونا چاہتا ہوں۔"

میں نے کہا۔ "ڈریگن' اس شیطانی مشروب پینے کی وجہ سے مقدس کلمات بھی میرے ذہن سے نکل چکے ہیں۔ اگر کہیں مجھے راگھوداس مل جائے تو میں اس کی تکہ بوٹی کر دوں گا۔ اس منحوس کی وجہ سے میں در بدر ہو گیا ہوں۔ اپنے والدین سے جدا ہو چکا ہوں اور خبیث نے میری بیوی نتاشا کو اپنے غلام کالی کے ذریعے وادی دہشت میں قید کرا دیا ہے۔"

"راگھوداس شیطان کے چند خاص چیلوں میں سے ایک ہے اور اس کے پاس بے پناہ کالی طاقتیں ہیں۔" ڈریگن کارلوس نے کہا۔

میں نے کہا۔ "تم مجھے بتاؤ کہ تم شیطان کے چکر میں کیسے آئے؟" ڈریگن کہنے لگا۔

"حسن شاہ! میں تمہیں اپنی داستان سناتا ہوں جو مجھ پر بیتی ہے۔"

☆------☆------☆

یہ پانچ سال پرانی بات ہے میں اپنی بستی میں رہتا تھا۔ میں اسی بستی کی بات کر رہا ہوں جہاں تمہاری ملاقات رابرٹ سے ہوئی تھی اور جہاں سے تم تھوڑی دیر پہلے روانہ ہوئے ہو۔ میں اپنی بستی میں لکڑیاں بیچنے کا کاروبار کرتا تھا۔ ایک روز ایک بہت خوبصورت لڑکی مارگریٹ مجھ سے لکڑیاں لینے آئی۔ میں نے اسے اس بستی میں پہلی بار دیکھا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ میں برطانیہ سے آئی ہوں۔ یہ کہہ کر مارگریٹ چلی گئی۔ مارگریٹ برطانیہ سے یہاں آئی تھی۔ مارگریٹ روز مجھ سے ملنے لگی شاید میں اسے پسند آ گیا تھا۔ وہ مجھ سے ڈھیروں باتیں بھی کرتی۔ اس طرح ہم ایک دوسرے کو چاہنے لگے میں ایک غریب لکڑہارا تھا اس کے برعکس مارگریٹ کے والدین بہت امیر کبیر تھے۔ مارگریٹ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی ایک دفعہ میں نے مارگریٹ کو کہا کہ میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں تو مارگریٹ پہلے تو حیران ہوئی پھر کہا۔ "ڈریگن یہ نہیں ہو سکتا۔"

"میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں مارگریٹ!" میں نے اس سے کہا۔ "میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ میں کالا ہوں اور تم گوری ہو مگر یہاں اب گورے اور کالے آپس میں شادیاں کر رہے ہیں اس لئے میں تمہارے والدین سے بات

کروں گا۔"

مارگریٹ نے کہا۔ "ڈریگن! ایسا کبھی نہ کرنا۔ میرے والدین کبھی راضی نہ ہوں گے۔"

لیکن میں نے ایک دن مارگریٹ کے والد سے مارگریٹ سے شادی کرنے کی بات کی تو مارگریٹ کے والد نے مجھے اپنے نوکروں سے خوب پٹوایا اور بے عزت کر کے نکلوایا۔ اس طرح کئی دن مارگریٹ میرے پاس نہ آئی۔ کچھ دنوں بعد مارگریٹ میرے پاس آئی وہ بہت خوش لگ رہی تھی۔ میں نے مارگریٹ کو دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ مارگریٹ نے مجھے کہا۔

"ڈریگن! مجھے تو پتہ بھی نہیں تھا کہ بلیک لارڈز کا معبد یہاں جنوبی افریقہ میں بھی ہے۔ اب جبکہ مجھے معلوم ہو چکا ہے تو یوں سمجھ لو میری تم سے شادی ہو سکتی ہے۔"

میں نے حیران ہو کر کہا کہ مارگریٹ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔

"ڈریگن کیا تم نے مجھ سے شادی کرنی ہے؟"

میں نے کہا۔ "ہاں میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں مگر ایسا ہونا ناممکن ہے۔ تمہارے امیر والدین مجھ غریب کے ساتھ تمہاری شادی ہرگز نہ ہونے دیں گے۔"

"یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔" مارگریٹ نے کہا۔ "یہ میری ذمہ داری ہے۔ کل رات اماوس کی ہے۔ میں کل صبح تمہارے پاس آؤں گی پھر تمہیں ایک جگہ لے جاؤں گی۔ اس طرح ہماری شادی ہو جائے گی۔"

میں کچھ نہ سمجھا اور مارگریٹ چلی گئی۔ دوسرے دن صبح کو میرے پاس آئی اور کہا کہ چلو ڈریگن ڈیئر میں تمہیں لینے آئی ہوں۔ میں نے کہا۔ تم مجھے کہاں لے جاؤ گی؟

مارگریٹ نے کہا۔ "بس تم نے اگر میرے ساتھ شادی کرنی ہے تو جیسا میں کہتی ہوں ویسا ہی کرو۔"

اس طرح میں مارگریٹ کے ساتھ چل پڑا۔ مارگریٹ مجھے اپنی گاڑی میں بٹھا کر بستی سے دور ایک گھنے جنگل کے اندر لے آئی۔ اس جگہ میں نے اور بھی بے شمار گاڑیاں کھڑی ہوئی دیکھیں۔ مارگریٹ نے اپنی گاڑی کو ایک جگہ ٹھہرایا اور گاڑی سے باہر نکل کر میرا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھنے لگی۔ میں نے حیران ہو کر مارگریٹ سے پوچھا۔ "یہ تم مجھے

کہاں لے کر جا رہی ہو؟"

"ہم شہنشاہ ظلمات کے دربار میں جا رہے ہیں۔ اب تم خاموش رہو۔"

ہم کچھ دیر جنگل میں بڑھتے چلے گئے۔ مجھے ایک عمارت نظر آئی۔ مارگریٹ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے اس عمارت کے اندر چلی آئی۔ تمام عمارت سیاہ تھی اندر سے بھی اور باہر سے بھی' اس پُراسرار عمارت کے اندر اور بھی بے شمار امیر کبیر لوگ تھے۔ میں نے غور کیا تو مجھے تمام لوگ جوڑے جوڑے نظر آئے۔ ہر آدمی کے ساتھ ایک لڑکی تھی۔ میں حیران تھا کہ مارگریٹ مجھے کہاں لے آئی ہے۔ ہر آدمی اپنی ساتھی عورت سے باتوں میں مشغول تھا۔

اس طرح اس عمارت میں ہمیں رات ہو گئی۔ اچانک کمرے میں سرخ رنگ کا ایک بلب جل اٹھا جس کی دھیمی روشنی میں بڑی پُراسراریت تھی۔ ماحول بڑا سنسنی خیز تھا یہ اماوس کی رات تھی۔ رات مکمل طور پر گہری ہو گئی تو ایک حبشی جس نے صرف انڈر ویئر پہن رکھا تھا' اچانک کمرے میں آیا اور کہنے لگا۔ "بلیک لارڈز کے متوالو! وقت ہو چکا ہے۔ جانے کی تیاری شروع کر دو۔"

پھر حبشی آگے بڑھا اور اس نے کمرے کی مشرقی دیوار کے ساتھ آ کر کچھ پڑھا جو میری سمجھ سے باہر تھا۔ اچانک ایک گڑگڑاہٹ ہوئی اور دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا جس پر مورتیاں بنی ہوئی تھیں۔ دروازہ اپنے آپ کھلنے لگا۔ جب دروازہ مکمل طور پر کھل گیا تو سب لوگ سجدے میں گر گئے۔ مارگریٹ نے مجھے کہا۔

"چلو سجدہ کرو۔" پتہ نہیں مجھے کیا ہوا میں بھی دوسروں کی دیکھا دیکھی سجدے میں گر پڑا۔ پھر اسی کریہہ اور خوفناک شکل والے حبشی کی آواز سنائی دی۔

"اٹھو میرے دوستو! اور شہنشاہ ظلمات کے روبرو حاضر ہونے کی تیاری کرو۔"

یہ آواز سن کر سب اٹھ کھڑے ہوئے پھر بدشکل حبشی اس پُراسرار دروازے کے اندر گیا۔ اس کی دیکھا دیکھی سب عورتیں مرد جوڑا جوڑا اس پُراسرار دروازے کے اندر جانے لگے۔ مارگریٹ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اندر لے گئی۔ جب ہم اس پُراسرار دروازے کے اندر داخل ہوئے میں نے دیکھا کہ یہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے جس میں انتہائی خوفناک تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ کمرے کے کونے میں ایک بہت بڑا بت نصب ہے جس کے

سات ہاتھ ہیں اور ہر ہاتھ میں مختلف ہتھیار ہیں۔ سب لوگوں نے یہاں پھر اس بت کو سجدہ کیا۔ پھر میں نے انتہائی بے ہودہ منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ سب لوگ لباس سے آزاد ہو گئے۔

مارگریٹ نے مجھے بھی لباس اتارنے کو کہا اور خود بھی لباس اتارنے لگی۔ میں نے جب یہ بے ہودہ منظر دیکھا تو اپنے آپ سے کہنے لگا' ڈریگن بھاگ چلو ورنہ پھنس جاؤ گے۔ یہ تو میں سمجھ چکا تھا کہ مارگریٹ مجھے شیطان کے معبد میں لے آئی ہے جہاں اماوس کی رات کو شیطان اپنے پجاریوں سے ملاقات کرتا ہے مگر افسوس کہ میں ایسا نہ کر سکا۔ پتہ نہیں میرے ذہن پر کون سا سحر طاری تھا۔ میں نے مارگریٹ کے کہنے پر عمل کیا۔ جب سب لباس سے آزاد ہو گئے تو اچانک ایک بڈھا انگریز اور دوسرا وہی بدشکل حبشی نمودار ہوئے اور کہا۔ "دوستو! آؤ شہنشاہ ظلمات کے روبرو حاضر ہوں۔"

یہ کہہ کر بڈھا انگریز اور حبشی دونوں کچھ پڑھنے لگے۔ اچانک گڑگڑاہٹ ہوئی اور بت دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ بت کے اندر ایک راستہ بن گیا۔ سب اس راستے کے اندر داخل ہو گئے۔ میں بھی مارگریٹ کے ہمراہ اس بت کے اندر داخل ہو گیا۔ اندر میں نے دیکھا کہ ہم ایک بہت بڑے ہال کمرے میں داخل ہو چکے ہیں اندر بہت ہی دھیمی روشنی تھی۔ کمرے میں ایک چمگادڑ کا بت بڑا بہت تھا جس کے ساتھ سات پیالے رکھے ہوئے تھے۔ اس کمرے میں آ کر سب لوگ چمگادڑ کے بت کے آگے سجدے میں گر گئے۔ میں نے مارگریٹ سے کہا۔

"یہ تم مجھے شیطان کے معبد میں کیوں لے آئی ہو؟" مارگریٹ نے کہا۔

"پاگل شیطان مت کہو انہیں شہنشاہِ ظلمات کہو یا پھر بلیک لارڈز کہو۔" یہ کہہ کر مارگریٹ سجدے میں گر گئی اور مجھے بھی زبردستی سجدہ کروایا۔ سجدہ کر کے سب اٹھ گئے پھر منحوس انگریز اور حبشی بت کے نزدیک گئے۔ بت کو چوما اور لوگوں کو کہا کہ کون شہنشاہ ظلمات کی مہربانی حاصل کرنا چاہتا ہے؟

میں نے دیکھا کہ سوائے میرے اور مارگریٹ کے تمام لوگوں نے ہاتھ اٹھا دیئے تو وہ منحوس انگریز اور حبشی شفیق انداز میں مسکرائے اور بڈھے انگریز نے کہا۔ "اس کا فیصلہ شہنشاہ ظلمات خود کریں گے۔"

اچانک چمگادڑ کے بت کے منہ سے ایک کالے رنگ کا چمگادڑ نکلا اور کمرے کے گرد سات چکر لگائے اور ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کے سر پر بیٹھ گیا۔ جس لڑکی کے سر پر چمگادڑ بیٹھا وہ لڑکی اور اس کا ساتھی خوشی سے ناچنے لگے جیسے انہیں قارون کا خزانہ مل گیا ہو۔ خوبصورت لڑکی اور اس کا ساتھی مرد دونوں آگے بڑھ گئے اور چمگادڑ کے بت کے نزدیک آ کر سجدے میں گر گئے پھر بدشکل حبشی نے منہ میں کچھ پڑھ کر ہاتھ اوپر کیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا کلہاڑا آ گیا۔

"اے شہنشاہ ظلمات! اپنے ان خوش قسمت پجاریوں کو اپنی غلامی میں لے لے۔" بڈھے انگریز نے بلند آواز میں کہا۔ "اور ان کی قربانی کو قبول فرما۔" چمگادڑ کے بت کے ساتھ ایک بڑا سا برتن پڑا ہوا تھا پھر لڑکی اور اس کے ساتھی کو نیچے لٹا دیا گیا دونوں کا سر برتن میں تھا۔ حبشی زور زور سے کچھ پڑھنے لگا پھر زور سے کلہاڑا پہلے لڑکی کی گردن پر مارا پھر فوراً ہی دوسرا وار اس کے ساتھی کی گردن پر کیا۔ دونوں کے سر تن سے جدا ہو گئے اور سارا خون اس بڑے برتن میں جمع ہوتا چلا گیا۔ جب خون پوری طرح دونوں کے بدن سے نکل گیا تو بڈھے انگریز اور بدشکل حبشی دونوں نے برتن اٹھا کر چمگادڑ کے بت کے ساتھ پڑے ہوئے سات پیالوں میں ڈالا۔ پھر ترتیب سے ہر پیالہ چمگادڑ کے بت کے منہ میں ڈالا۔ جیسے ہی ساتویں پیالے کا خون چمگادڑ کے منہ میں ڈالا گیا تو اچانک چمگادڑ کے بت کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ سب لوگ اونچی آواز میں شیطان کی بڑائی کرنے لگے۔

چمگادڑ کے بت کے منہ سے آواز نکلی۔ "ہر سال ساتویں ماہ کی اماوس کی رات کی طرح اس سال بھی اپنی اپنی حاجتیں اپنے خداوند سے بیان کرو جو پوری کی جائیں گی۔"

ایک ایک کر کے سب جوڑے آگے بڑھتے اور اپنی حاجتیں شیطان کے آگے پیش کرنے لگے۔ شیطان ہر کسی کو کہتا کہ تمہارے مطالبے سات دن میں پورے ہو جائیں گے۔ اس طرح سب جوڑے شیطان کے سامنے اپنے اپنے مطالبے کرنے کے بعد دوبارہ شیطان کی بڑائی میں مصروف ہو گئے۔

اچانک شیطان کی نظر مجھ پر پڑی تو شیطان نے کہا۔ "اے نوجوان! جب تم یہاں آ ہی گئے ہو تو اپنا ایمان مضبوط کر لو۔ وسوسے انسان کو کہیں کا بھی نہیں رہنے دیتے۔ اپنی خواہش اپنے خداوند سے بیان کرو جو پوری کر دی جائے گی۔"

میں نے دیکھا کہ مارگریٹ ملتجی نگاہوں سے میری طرف دیکھ رہی ہے۔ میں نے بغیر سوچے سمجھے کہہ دیا۔ "اے شہنشاہ ظلمات! یہاں موجود لڑکی مارگریٹ مجھے سونپ دے۔ بس یہی میری خواہش ہے۔"

چمگادڑ کے منہ سے شیطان کی آواز نکلی۔ "تمہاری یہ خواہش سات دن کے اندر پوری ہو جائے گی۔ جب تم اگلی بار میرے دربار میں آؤ گے تو تمہارا سر اپنے خداوند یعنی ہمارے حضور جھکا ہوا ہو گا۔"

مارگریٹ یہ سن کر خوشی سے اچھل پڑی پھر شیطان کی بڑائی کرتی ہوئی سجدے میں گر گئی۔ پھر یہ شیطانی محفل برخاست ہو گئی۔ ویسے میں نے پہلے سن رکھا تھا کہ دنیا میں چند مخصوص جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں شیطان کی پوجا ہوتی ہے مگر دیکھا نہیں تھا۔ اس طرح آج میں نے شیطان کا معبد بھی دیکھ لیا تھا۔ سب لوگ اپنے ٹھکانوں پر روانہ ہو گئے۔ میں بھی مارگریٹ کے ساتھ بستی میں آ گیا۔

اس وقت میری حیرت کی انتہا نہ رہی جب مارگریٹ کا باپ خود میرے پاس آیا اور مجھ سے معافی مانگی اور پھر اس واقعے کے بعد ساتویں دن مارگریٹ سے شادی ہو گئی۔ میں نے لکڑیوں کا کام چھوڑ دیا اور مارگریٹ کے گھر رہنے لگا۔ میں کچھ دنوں بعد دوبارہ اکیلا شیطان کے معبد خانے گیا مگر وہاں کھنڈرات کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں حیران تھا کہ کچھ دن پہلے تو یہاں عمارت تھی مگر اب اتنی جلدی کھنڈرات میں کیسے تبدیل ہو گئی؟

اچانک مجھے کھنڈرات میں کسی کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ میں پاگلوں کی طرح اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے کہا کہ میں شہنشاہ ظلمات کا پجاری ہوں اگر تم شہنشاہ ظلمات کے پیروکار ہو تو میری نظروں کے سامنے آ جاؤ۔ جب میں نے یہ بات کی تو اچانک میری نظروں کے سامنے دھواں بلند ہوا پھر اس دھوئیں نے انسانی شکل اختیار کر لی۔ میں نے دیکھا کہ یہ انسان وہی بدشکل حبشی ہے جو مجھے پہلی مرتبہ اماوس کی رات کو شیطان کے معبد میں نظر آیا تھا بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ وہ شیطانی معبد کا سرپرست تھا۔ مجھے دیکھ کر بدشکل حبشی کہنے لگا۔ "نوجوان یہاں کیوں آئے ہو؟"

"محترم میں آپ سے سحر سیکھنے آیا ہوں۔ اُس تاریک رات کو آپ نے ایسے ایسے جادو کے کمالات دکھائے کہ میں دنگ رہ گیا تھا۔"

بدشکل حبشی مجھے کچھ دیر گھور کر دیکھتا رہا پھر کہنے لگا۔ "نوجوان سوچ لو یہ کام بہت مشکل ہے۔" میں نے کہا۔

"میں بالکل تیار ہوں۔" خیر اس طرح منتوں سماجتوں سے وہ میری بات مان گیا اور مجھے جادو سکھانا شروع کر دیا۔ جادو سیکھنے میں مکمل طور پر شیطان کی پیروی کرنی پڑتی ہے۔ افسوس اس وقت میرے ذہن پر جادو سیکھنے کا بھوت سوار تھا۔ مجھے جادو سیکھنے میں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سات معصوم بچوں کی قربانی دینی پڑی' قبرستان میں چلہ کاٹنا پڑا۔ میں جادو سیکھ کر اتنا سنگدل ہو گیا کہ اپنی بیوی مارگریٹ' اس کے والدین اور اپنے والدین اور چھوٹی بہن سب کو شیطان کے نام پر قربان کر دیا۔

ہر ماہ اماوس کی رات کو میں بستی کی کنواری لڑکی کو اپنے جادو کے خطرناک عمل سے اغوا کر لیتا اور اس بدقسمت لڑکی کو شیطان کی بھینٹ چڑھا دیتا۔ اسی طرح ہماری بستی میں جب بھی کوئی شخص کسی وجہ سے سحر میں پھنسا ہوتا یا سحر سے کچھ تعلق رکھتا تو میں اپنے جادو کو بڑھانے کی خاطر اس کو اغوا کر لیتا اور اس کو مار کر اپنے سحر میں اضافہ کرتا رہتا مگر یقین کرو میرے دل کا سکون اڑ چکا ہے۔ میں جب بھی سوتا ہوں تو مارگریٹ کی بدروح خواب میں آ کر مجھے لعنت ملامت کرتی ہے۔ بدروح میں اس لئے کہوں گا کہ وہ خود بھی شیطان کی پجارن تھی' پہلے میں چرچ جا کر یسوع مسیح کا نام لے کر خدا کی عبادت کرتا تھا مگر مارگریٹ سے ملنے کے بعد شیطان مجھ پر ایسا حاوی ہوا کہ اب تک سوار ہے۔ میں اب بھی شیطان کا ہی نمائندہ ہوں۔ بستی والے مجھ سے ڈرتے ہیں۔ بستی والوں کو یہ ہرگز نہیں پتہ کہ بستی کی کنواری لڑکیاں کون اغوا کرتا ہے اگر ان کو پتہ چل جاتا کہ یہ میرا کام ہے تو وہ کسی نہ کسی طرح میرا خاتمہ کر دیتے۔ بستی والے صرف اتنا مانتے ہیں کہ میں سحر سے تعلق رکھتا ہوں۔

اب اس بات کو پانچ سال گزر چکے ہیں۔ کئی بار میرے دل میں خیال آیا کہ شیطانی کام چھوڑ دوں مگر میں ایسا نہیں کر سکا۔ اب تم سے ملاقات ہوئی ہے۔ میں نے سن رکھا تھا کہ اسلام ایک ایسا عظیم مذہب ہے کہ ایک سچا اور مضبوط ایمان کا مسلمان مر تو سکتا ہے مگر خدا کے علاوہ کسی اور کے آگے سجدہ نہیں کرتا۔ دوسرا یہ کہ وہ مسلمان جن کے ایمان مضبوط ہوتے ہیں وہ جادو کے سخت خلاف ہیں اور شیطان کے ہر حربے کو اپنی عظیم کتاب

کے مقدس کلمات پڑھ کر دور کر دیتے ہیں۔ شیطانی حربوں کو شکست دے دیتے ہیں اور اس کی مثال تم ہو کیونکہ روحاب کا مشروب یعنی غلیظ اور شیطانی مشروب پینے کے باوجود شیطان اور اس کی شیطانی طاقتوں کو برا بھلا کہتے ہو۔ تو حسن شاہ! یہ ہے میری کل داستان۔

میں نے کہا۔ "ذریگن! تم خوش قسمت ہو ابھی تمہارے دل پر مہر نہیں لگی۔ گو تم جادو سیکھنے سے پہلے بھی غیر مذہب تھے یعنی مسلمان نہیں تھے مگر میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم اسلام کے دائرے میں داخل ہو جاؤ۔ افسوس اس بات کا ہے کہ روحاب کا غلیظ مشروب پینے کے بعد میرے ذہن سے مقدس کلمات نکل چکے ہیں ورنہ میں تمہیں مسلمان کر دیتا۔"

ذریگن کہنے لگا۔ "حسن شاہ! تم ہندوستان کے رہنے والے ہو۔ اگر تم کہو تو میں تمہیں اپنے سب سے خطرناک عمل کے ذریعے ہندوستان پہنچا سکتا ہوں لیکن ایک بات کا شدید خطرہ ہے۔"

"اگر ایسا ہو گیا تو میں تمہارا ممنون ہوں گا مگر خطرہ کیا ہے؟"

"راگھوداس' جو کالی طاقتوں کا بہت بڑا نمائندہ ہے' وہیں ہے۔ وہ آج کل ایک خطرناک جاپ کرنے میں مصروف ہے اس لئے وہ تمہاری طرف سے غافل ہے مگر جب تم ہندوستان پہنچ گئے تو اسے معلوم ہو جائے گا اس طرح وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا۔"

"وہ بعد کی بات ہے بس تم مجھے کسی طرح ہندوستان پہنچا دو آگے دیکھا جائے گا۔"

ذریگن کچھ سوچنے لگا پھر کہنے لگا۔ "اچھا ٹھیک ہے تمہاری مرضی۔ آؤ میں اس کا انتظام بھی کرتا ہوں۔" اس طرح ذریگن کاروس مجھے اس طلسم کدے سے باہر لے آیا۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے خود کو گھنے جنگل میں پایا۔ ہم دونوں آگے بڑھنے لگے۔ اچانک ایک خوفناک چیخ سنائی دی پھر ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور ہمارے سامنے ایک دھواں بلند ہوا اور دھواں ایک انتہائی بدشکل حبشی میں تبدیل ہو گیا۔ ذریگن اس دھوئیں کو دیکھ کر گھبرا گیا۔

"محترم کاکوس .... آپ یہاں؟" ذریگن نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں بدبخت میں ہی یہاں آیا ہوں۔" حبشی نے غصے سے کہا۔ "او ناہنجار تم شہنشاہ

ظلمات کے پیروکار بن کر ان کو دھوکہ دیتے ہو۔ اب دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔"

"مگر میں نے تو بلیک لارڈز پر بے شمار قربانیاں کی ہیں۔ ان کو خوش کرنے کے لئے ظلم کے پہاڑ لوگوں پر توڑے ہیں۔ کیا اس کا یہی اجر مجھے دیا جا رہا ہے؟؟"

بدشکل حبشی کاکوس جس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں کہنے لگا۔ "بدبخت! جب تک تم شہنشاہ ظلمات کے نام پر قربانی دیتے رہے ہو انہوں نے تمہاری طاقتوں میں خوب اضافہ کیا ہے مگر اب تم ان کے باغی ہو چکے ہو۔ تمہیں سزا ملے گی' ضرور ملے گی۔"

یہ کہہ کر بدشکل حبشی نے ذریگن کی طرف پھونک ماری تو ذریگن کے جسم کو آگ لگ گئی اور اس کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں۔ بدشکل حبشی نے مجھے دیکھا۔ میں حیرت سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک حبشی نے میری طرف پھونک ماری تو میرے جسم کو بھی آگ لگ گئی۔ میرے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں۔ پھر اچانک میرا جسم بالکل ٹھیک ہو گیا۔ میں تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میں حیران تھا کہ بدشکل حبشی نے آگ لگانے کے بعد مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

مگر اس وقت میری حیرت کا ٹھکانہ نہ رہا جب میں نے خود کو جنگل کے بجائے راگھوداس کے اسی پراسرار کمرے میں پایا۔ جہاں میں نے راگھوداس کا غلام کالی اور سات شیطانی چہرے دیکھے تھے۔ کمرے کی دیواریں بالکل سیاہ تھیں اور کمرے میں اس وقت کوئی دروازہ نہیں تھا۔ میں حیرت سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ گویا ایک دفعہ پھر میں براعظم افریقہ سے دوبارہ ہندوستان پہنچا دیا گیا تھا۔ اچانک کمرے میں دھواں بلند ہوا اور دھوئیں نے راگھوداس کا روپ دھار لیا۔ میں غصے سے راگھوداس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ راگھوداس مجھے دیکھ کر ہنسنے لگا پھر کہنے لگا۔

"سناؤ میاں جی! کیا حال ہیں؟ بڑی سیریں کر لی ہیں تم نے افریقہ کی۔ مجھے افسوس ہے کہ تم نے دھوکے سے زاگوتا کو مار ڈالا۔ وہ تو ہزاروں برس سے زندہ تھا مگر تمہاری وجہ سے مارا گیا۔ خیر مجھے اس سے کوئی غرض نہیں مگر تمہیں خوشخبری سنا دوں کہ تمہارا ہمدرد ذریگن کاروس طلسم ہفت ہیکل میں پہنچا دیا گیا ہے اور وہاں اب شہنشاہ ظلمات کی نافرمانی کرنے پر عذاب بھگت رہا ہے۔"

میں نے راگھوداس سے کہا۔ "راگھوداس! تم کالی طاقتوں کے نمائندے ہو تم شیطان

مردود کے پیروکار ہو تمہارا انجام زاگونا سے بھی بدتر ہو گا۔"

راگھوداس زور زور سے قہقہے لگانے لگا اور کہنے لگا۔ "واقعی حسن شاہ! تم مسلمان انتہائی ڈھیٹ اور ضدی ہوتے ہو۔"

میں مسکرانے لگا اور کہا۔ "راگھوداس! مسلمان صرف ایک ہی ہستی کے آگے سجدہ کرتے ہیں جو اس کائنات کی مالک ہے۔"

"اس کائنات پر شہنشاہ ظلمات کی حکمرانی ہے اور اس کی طاقت کا سکہ چلتا ہے۔" راگھوداس نے کہا۔

میں نے کہا۔ "اچھا مجھے یہ بتاؤ جب بدشکل حبشی نے مجھے اپنے سحر کی وجہ سے آگ لگائی تو میں کیسے بچ گیا؟"

راگھوداس نے کہا۔ "یہ میرا کارنامہ ہے میں نے اپنی طاقتوں کے ذریعے تمہیں بچایا ہے۔ ارے اگر تم میرا کام کر دیتے تو فائدے میں رہتے مگر تم پتہ نہیں کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ اپنی ضد پر ہی ڈٹے ہوئے ہو۔ ارے اب بھی وقت ہے میری بات مان لو فائدے میں رہو گے۔"

"راگھوداس! تم نے مجھے روحاب کا مشروب پلا کر ناپاک کر دیا ہے۔ پھر اب میں تمہاری مدد کس طرح کر سکتا ہوں؟"

راگھوداس خوش ہو کر کہنے لگا۔ "حسن شاہ اگر تم میرا کام کرنے پر تیار ہو تو میں روحاب کا اثر تمہارے جسم سے زائل کر سکتا ہوں۔" میں آہستہ آہستہ چلتا ہوا راگھوداس کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔ اچانک جھپٹا مار کر میں نے اس کی گردن پکڑ لی اور زور سے دبالی۔ میرے سر پر جنون سوار تھا اس لئے کہ میرے ماں باپ کا یہی قاتل تھا اور مجھے در بدر کرنے والا یہی تھا۔ میں پوری طاقت سے راگھوداس کا گلا دبانے لگا۔ راگھوداس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ میرے ہاتھوں کے شکنجے سے نکلنے کی پوری کوشش کرنے لگا۔

اچانک پیچھے سے کسی نے میری کمر میں زور سے لات ماری۔ درد کی شدید لہر میرے جسم میں اٹھی اور میرے ہاتھ بے اختیار راگھوداس کی گردن سے ہٹ گئے۔ راگھوداس فوراً مجھ سے دور ہو گیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو راگھوداس کا غلام کالی کھڑا مجھے قہر آلود نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

راگھوداس نے کہا۔ "کالی! ذرا اس ملیچھ کو سبق سکھا دو۔ میں جتنا اس کو ڈھیل دیتا ہوں یہ مردود اتنا ہی سر پر چڑھتا ہے۔" کالی میری طرف بڑھا اور مجھ پر لاتوں گھونسوں کی بارش کر دی۔ میں زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ میرے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ میں بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آیا تو میں نے دیکھا کہ میں ایک سڑک پر پڑا ہوں۔ میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ میں کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو چکا تھا۔ میرے جسم سے خون رس رہا تھا اور پورے جسم میں چھالے پڑ چکے تھے۔

اپنی یہ حالت دیکھ کر مجھے رونا آ گیا۔ راہگیر گزر رہے تھے۔ مجھے بھکاری سمجھ کر کئی راہگیر سکے ڈال کر چلے جاتے۔ میں نے خود کو اتنا بے بس پہلے کبھی نہیں پایا تھا۔ میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے۔ یہ میری زندگی کا بدترین دور تھا۔ جب رات کا وقت ہوا تو میں گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ مجھے تھوڑی دور ایک ہوٹل نظر آیا جہاں گاہک کھانا کھا رہے تھے۔ میں لنگڑا کر آگے بڑھنے لگا اور بڑی مشکلوں سے ہوٹل کے نزدیک پہنچا اور ملتجی نگاہوں سے ہوٹل والوں کو دیکھنے لگا۔ کسی نے ترس کھا کر ایک روٹی میرے آگے ڈال دی۔ میں مریضوں کی طرح روٹی پر ٹوٹ پڑا۔ جیسے صدیوں کا بھوکا ہوں۔ اچانک ایک آدمی نے کہا۔ "یہ تو کوڑھ کا مریض ہے اسے دور کرو۔"

ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا۔ روٹی تو کھالی ہے تم نے چلو اب یہاں سے چلتے بنو۔ میں اٹھا اور آگے بڑھنے لگا۔ رات کا وقت تھا مگر چاند کی روشنی تھی۔ میں آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ میرا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ اچانک مجھے ایک چھوٹی سی جھونپڑی نظر آئی۔ سخت سردی تھی۔ میں سردی سے بچنے کے لئے اس جھونپڑی کے نزدیک گیا اور بے اختیار جھونپڑی میں گھس گیا جیسے یہ میری اپنی جھونپڑی ہو' جھونپڑی کے اندر کوئی نہ تھا۔ میں اس جھونپڑی کا جائزہ لینے لگا۔ جھونپڑی میں ایک بستر پڑا ہوا تھا اور کونے میں مٹکا اور کوزہ پڑا تھا۔ میں نے مٹکے کے اندر دیکھا تو پانی بھرا ہوا تھا۔ میں نے کوزے میں پانی بھر کر پیا اور بستر پر لیٹ گیا۔ بستر پر ایک میلا کچیلا کمبل پڑا تھا۔ میں نے کمبل اپنے اوپر اوڑھ لیا اور اپنے حالات پر غور کرنے لگا۔ میں سوچ رہا تھا کہ ابھی جھونپڑی کا مالک آئے گا اور مجھے دھکے دے کر باہر نکالے گا مگر ایسا نہ ہوا۔ جب کمبل اوڑھنے کی وجہ سے میرا جسم گرم ہوا تو مجھے نیند آنے لگی۔ میں سو گیا۔

جب میں بیدار ہوا تو صبح ہو چکی تھی۔ مجھے بھوک لگ رہی تھی۔ میں باہر نکل گیا۔ میری جیب میں راہگیروں کے دیئے ہوئے سکے تھے۔ میں ہوٹل پہنچ گیا۔ ہوٹل والے نے مجھے دھتکار دیا۔ میں نے اس کو سکے دیئے تو اس نے ایک روٹی کے اندر تھوڑا سا سالن ڈال کر میرے سامنے رکھ دیا۔ میں روٹی کھانے لگا۔ اس طرح میرا معمول بن گیا میں بھیک مانگتا اور رات کو جھونپڑی میں جا کر سو جاتا۔ جھونپڑی کا مالک شاید کہیں چلا گیا تھا۔ گویا جھونپڑی جیسے وہ میری خاطر چھوڑ گیا ہو۔ اس طرح کئی دن گزر گئے۔

ایک دن میں معمول کے مطابق سڑک پر بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ ایک پولیس کی گاڑی آئی۔ پلک جھپکتے ہی مجھے گھسیٹ کر گاڑی میں ڈالا اور گاڑی آگے بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد ایک ٹرک نظر آیا۔ مجھے پولیس گاڑی سے نکال کر زبردستی ٹرک میں ڈالا گیا۔ میں نے دیکھا کہ اور بھی بہت سارے بھکاری ٹرک میں تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹرک ایک جیل میں داخل ہوا پھر سب بھکاریوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ایک قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ سارے بھکاری حیران تھے کہ آخر کس سلسلے میں انہیں قید کیا گیا ہے۔ یہ بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ ایک ڈی آئی جی صاحب کا بیٹا کسی بھکاری نے اغوا کر لیا تھا اور ڈی آئی جی صاحب اس بھکاری کی شکل سے واقف تھے اس لئے علاقے کے تمام بھکاریوں کو اچانک اغوا کیا گیا تھا تاکہ ڈی آئی جی صاحب ان تمام بھکاریوں کو دیکھ کر اپنا مطلوبہ شخص پہچان سکیں۔

تھوڑی دیر بعد ڈی آئی جی صاحب قید خانے میں آئے اور سب بھکاریوں کا چہرہ غور سے دیکھنے لگے۔ اچانک ایک بھکاری کو اس کی گردن سے پکڑ لیا۔ وہ ایک ادھیڑ عمر اور کرخت شکل کا بھکاری تھا۔ پھر ہمارے سامنے اس کرخت شکل والے بھکاری کی خوب درگت بنائی گئی۔ آخر کار اس نے راز اگل دیا کہ اس نے ڈی آئی جی صاحب کا بیٹا فلاں بردہ فروش کو بیچ دیا ہے۔ اس کرخت شکل والے بھکاری کو ہتھکڑی لگا کر پولیس والے مارتے پیٹتے قید خانے سے باہر لے گئے۔ پھر سب بھکاریوں کو دوبارہ ٹرک میں ڈالا گیا اور ٹرک چل پڑا۔ تھوڑی دیر بعد ٹرک رک گیا اور سب بھکاریوں کو ٹرک سے اتارا گیا اور ٹرک آگے بڑھ گیا سب بھکاری تیزی سے بھاگ گئے کہ کہیں دوبارہ ٹرک نہ آ جائے۔

میں سڑک کے کنارے بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پورے جسم میں درد ہو رہا تھا اور جسم پر چھالے تھے۔ مجھے ایک لکڑی نظر آئی۔ میں گھسٹتا ہوا لکڑی کے نزدیک پہنچا اور لکڑی کو اٹھا

لیا۔ پھر اس لکڑی کے سہارے میں اٹھ کھڑا ہوا اور آگے بڑھنے لگا۔ یہ رات کا وقت تھا آسمان پر چاند تھا جس کی وجہ سے روشنی تھی۔ میں آگے بڑھ رہا تھا۔ اچانک میں نے قہقہوں کی آواز سنی۔ میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے اسے اپنا وہم سمجھا اور دوبارہ آگے بڑھنے لگا۔ دوبارہ قہقہوں کی آواز سنائی دی۔ میں رک گیا اور دوبارہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اف میرے خدایا ایک انتہائی بھیانک منظر میں نے دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میرے اردگرد انتہائی خوفناک شکل کے بھتنے میرے ساتھ چل رہے ہیں ان بھتنوں کی سرخ زبانیں باہر کو نکلی ہوئی ہیں۔ ان کے کان ہاتھی کے کانوں کی طرح بڑے بڑے ہیں۔ رنگ توے کی مانند سیاہ ہے۔ یہ بھتنے بھتنیاں مکمل برہنہ تھے اور مجھ دیکھ کر بے ہنگم قہقہے لگا رہے تھے۔ ان شیطانی چیلوں کی تعداد تقریباً دس بارہ تھی اور سب میرے گرد چکر لگا رہے تھے اور اپنی لمبی زبانیں منہ کے اندر لے جاتے اور باہر نکالتے۔ یہ دہشت ناک منظر ایک ہوشمند آدمی کی حرکت قلب بند کر دینے کے لئے کافی تھا مگر میں عام آدمی نہیں تھا۔ اچانک سب بھتنے میرے جسم سے چمٹ گئے اور میرے کپڑوں کو پھاڑ کر میرے جسم کے چھالوں سے بہنے والے پیپ اور خون کو بے دردی سے چاٹنے لگے۔ شدید درد سے میرے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور میں ان خوفناک بھتنوں کو اپنے جسم سے ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ اچانک کہیں سے ایک کتا نمودار ہوا اس سے پہلے کہ کتا یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر وہاں سے بھاگتا اچانک سارے بھتنے بھتنیاں مجھے چھوڑ کر اس کتے سے چمٹ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے میرے سامنے اس بدقسمت کتے کو منٹوں کے اندر ہی ہڈیوں سمیت چٹ کر گئے۔ میں نے غور کیا تو ان شیطانی بھتنوں کی انگلیوں کی تعداد سات تھی۔ میرا ذہن چکرا کر رہ گیا۔ میں مکمل طور پر ہفت طلسم کے سحر میں گرفتار تھا۔ اگر مقدس کلمات مجھے یاد ہوتے تو میں مقدس کلمات پڑھ کر فوراً ہی ان شیطانی چیلوں کو بھگا دیتا مگر افسوس ردحاب کے شیطانی مشروب نے میرے ذہن سے مقدس کلمات بھلا دیئے تھے۔

اب وہ خوفناک بھتنے بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوتے میری طرف آنے لگے۔ میرا پورا جسم خون سے لتھڑا ہوا تھا اور شدید درد کی لپیٹ میں تھا مگر پتہ نہیں میرے جسم میں کہاں سے طاقت آ گئی اور میں تیز رفتاری سے بھاگنے لگا۔ میں بھاگتے ہوئے کبھی کبھی مڑ کر پیچھے

بھی دیکھ رہا تھا۔ بدبخت شیطانی چیلے مسلسل بھیانک قہقہے لگاتے ہوئے میرے پیچھے بھاگے چلے آ رہے تھے۔ میں بھاگتے بھاگتے بری طرح تھک چکا تھا مگر میں نے بھی گویا قسم کھا رکھی تھی کہ ان بھتنوں کے ہاتھ نہیں آنا۔ اچانک مجھے ٹھوکر لگی اور میں تقریباً اڑتا ہوا زمین پر آ گرا۔ پہلے ہی تکلیف اور درد سے میری بہت بری حالت تھی۔ اب زمین پر گرنے سے مجھے سخت چوٹیں آئیں۔ زمین پر گرتے ہی میرے منہ سے زور سے چیخیں نکلنے لگیں۔ ادھر شیطانی طاقتیں یعنی بھتنے' بھتنیاں میرے سر پر پہنچ گئیں۔ میں نے موت کے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

مگر جب دیر تک بھتنے' بھتنیوں نے مجھے کچھ نہ کہا تو میں نے حیرت اور خوف سے آنکھیں کھولیں اور دیکھا کہ شیطانی بھتنوں کا دور دور تک کہیں نام و نشان نہیں ہے۔ میں کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا تو درد سے میری چیخیں نکل گئیں۔ میں حیران تھا کہ شیطانی بھتنے آخر کہاں بھاگ گئے۔ کب سے میرا پیچھا کر رہے تھے اور جب میں ٹھوکر لگنے کی وجہ سے زمین پر گرا تو بھاگ کھڑے ہوئے۔

میں نے ایک دفعہ پھر کوشش کی اور کھڑا ہونے کی کوشش کرنے لگا مگر پھر دھڑام سے نیچے گر گیا۔ درد و تکلیف سے میرے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔ میں نے سر گھما کر دیکھا تو میں چونک پڑا میں ایک مسجد کے دروازے کے نزدیک پڑا تھا۔ تو گویا شیطانی چیلے مسجد کے قریب نہیں آ سکتے تھے۔ میں لڑھکتا ہوا مسجد کے اندر جانے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر جیسے ہی مسجد کے دروازے کے اندر میرا ہاتھ گیا مجھے ایک زوردار دھکا لگا اور میں مسجد سے تھوڑی دور جا گرا۔ تو گویا روحاب کا شیطانی مشروب پینے کی وجہ سے میرا ناپاک وجود کسی پاک جگہ میں نہیں جا سکتا تھا۔ جیسے ہی میرا جسم دھکا لگنے سے مسجد سے تھوڑی دور گرا اچانک ایک دفعہ پھر ہیبت ناک شکلوں والے بھتنے بھتنیوں نے پھر ناچتے ہوئے میرے گرد دائرہ بنا لیا اور میرے گرد ناچنے اور بے ہنگم قہقہے لگانے لگے۔ ایک دفعہ میں پھر موت کے منہ میں پہنچ گیا تھا۔ ان برہنہ بھتنے بھتنیوں کے وجود سے انتہائی ناگوار بو آ رہی تھی۔ ان کی لمبی زبانیں منہ سے باہر نکل رہی تھیں اور اندر جا رہی تھیں۔ اچانک ان شیطانی چیلوں نے پتہ نہیں کیا دیکھا کہ دیکھتے ہی دیکھتے بھاگ کھڑے ہوئے۔

میں زمین پر لیٹا ہوا اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ مجھے ایک بوڑھا نظر آیا جو مسجد کی طرف آ

رہا تھا۔ بس میں اتنا ہی دیکھ سکا پھر میں شدید درد کے باعث بے ہوش ہو گیا۔

☆--------☆--------☆

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک چھوٹے سے کمرے میں پایا۔ میرے ساتھ ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا۔ غالباً یہ وہی بوڑھا تھا جو مجھے بے ہوش ہونے سے قبل نظر آیا تھا۔ میرے پورے جسم پر کوئی دوا لگی ہوئی تھی۔ مجھے ہوش میں آتا دیکھ کر بوڑھا مسکرانے لگا اور کہا۔ "بیٹے کیا حال ہیں؟" میں نے غور سے اس بوڑھے کو دیکھا۔ سر پر ٹوپی تھی لمبی سی داڑھی تھی اور ہاتھ میں تسبیح تھی۔ چہرے سے نور برس رہا تھا۔ میں نے کہا۔

"میں کہاں ہوں؟" بوڑھا کہنے لگا۔

"بیٹا! میں تمہیں اپنے گھر لے آیا ہوں۔ تم بہت زخمی تھے اس لئے میں نے تمہیں دوا لگائی ہے۔ انشاء اللہ تم ابھی ٹھیک ہو جاؤ گے۔"

"بابا! آپ کون ہیں؟" میں نے پوچھا۔ "مجھ بدنصیب کو کیوں اٹھا لائے ہیں؟ مجھے وہیں پڑے رہنے دیا ہوتا۔ شیطانی چیلے مجھے مار دیتے تو کم از کم اس اذیت ناک زندگی سے تو چھٹکارا پا لیتا۔"

"حسن شاہ! کفرانہ باتیں نہ کرو۔" بوڑھے نے کہا۔ "زندگی تو اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا عطیہ ہے۔ اس کی قدر کرنی چاہئے۔"

میں چونک پڑا میں نے کہا۔ "بابا آپ میرا نام کیسے جانتے ہیں؟"

"بس بیٹا اللہ تعالیٰ نے مجھ ناچیز کو چند طاقتیں عطا کر رکھی ہیں۔ میں سفلی عمل کا توڑ کرتا ہوں۔ میں سب جان چکا ہوں کہ تم ایک شیطان کے سحر میں گرفتار ہو اور تم شیطانی مشروب پینے کی بنا پر ناپاک بھی ہو۔"

"بابا! آپ اللہ والے ہیں۔ میرے لئے کچھ کریں۔ میں ان شیطانی چکروں سے دور ہونا چاہتا ہوں مگر افسوس' جتنا میں شیطانی چکروں سے دور بھاگتا ہوں اتنا ہی اس کے سحر میں گرفتار ہوتا چلا جاتا ہوں۔"

بوڑھا کہنے لگا۔ "بیٹا! سب کچھ کرنے والا اللہ ہے انسان تو وسیلہ ہوتا ہے۔ مجھے معلوم ہے وہ خبیث اپنی حدود سے بہت بڑھ چکا ہے۔ راگھو داس بہت ہی خبیث اور کالی طاقتوں کا بہت بڑا نمائندہ ہے۔ بیٹا حسن شاہ! میں تمہارے لئے کچھ نہ کچھ کرتا ہوں۔

تمہیں اپنے وجود کو پاک کرنے کے لئے کچھ تکلیف برداشت کرنی ہوگی۔"

بوڑھا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا جب کمرے میں داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں چھوٹا سا چاقو تھا۔ میں حیرانگی سے عابد بابا کو دیکھنے لگا کہ وہ اس چاقو کا کیا کریں گے۔ عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! اٹھو اللہ کے کرم سے تمہارا علاج بھی کر دوں۔" پھر میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے کھڑا کر دیا۔ عابد بابا منہ میں کچھ پڑھنے لگے۔ غالباً وہ مقدس کلمات پڑھ رہے تھے۔ پھر مجھے کہا۔ "بیٹا! تیار ہو جاؤ۔" یہ کہہ کر چاقو میرے پیٹ میں تھوڑا سا گھونپ دیا اور تیزی سے مقدس کلمات پڑھنے لگے۔

چاقو لگنے سے درد سے میری چیخیں نکلنے لگیں۔

اچانک میرے پیٹ سے انتہائی کالے رنگ کا خون بہنے لگا اور اس خون کی بدبو انتہائی ناگوار تھی۔ میں حیران تھا کہ میرا خون سرخ کی بجائے کالا کیوں ہو گیا ہے۔ اس غلیظ اور بدبودار خون کی بدبو سے میرا دم گھٹنے لگا جیسے جیسے خون نکلنے لگا عابد بابا مقدس کلمات تیز تیز پڑھنے لگے۔ کچھ ہی دیر بعد میرے پیٹ سے سرخ خون بہنے لگا جیسے ہی سرخ خون نکلا' عابد بابا نے چاقو میرے پیٹ سے نکال لیا اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیر دیا۔ جیسے ہی چاقو والی جگہ پر ہاتھ پھیرا خون نکلنا بند ہو گیا۔ میرے جسم سے جو خون بہا تھا وہ سارا زمین پر گر چکا تھا۔ پھر عابد بابا نے مجھے ایک کپڑا دیا اور کہا۔

"بیٹا! اپنے جسم پر لگا ہوا خون صاف کر لو۔"

میں نے کپڑے سے اپنے پیٹ اور ٹانگوں پر لگے خون کو صاف کر دیا۔ پھر عابد بابا کمرے سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماچس لے آئے اور مجھ سے کپڑا لے کر ماچس سے اس کو آگ لگائی اور فرش پر ڈال دیا جہاں کالے رنگ کا بدبودار خون گرا تھا' کپڑے کو وہیں ڈال دیا اچانک کالے خون کو آگ لگ گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے کالا خون دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ میں حیرت سے یہ تمام منظر دیکھ رہا تھا جب دھواں غائب ہو گیا تو عابد بابا مسکرائے۔

"اللہ کے کرم سے شیطانی مشروب کا اثر تمہارے جسم سے نکل گیا ہے۔" پھر عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! میں تمہیں مقدس پانی دیتا ہوں وہ پی لو اس سے تمہارے جسم سے شیطانی مشروب کا اثر مکمل طور پر زائل ہو جائے گا۔" عابد بابا نے اپنی قمیض کی جیب سے ایک

شیشی نکالی اس میں تھوڑا سا پانی تھا عابد بابا نے شیشی کھولی اور کہا۔ "بیٹے اس مقدس پانی کو پی لو یہ آبِ زم زم ہے۔ اس کے پینے سے تمہارے جسم سے شیطانی اثرات ختم ہو جائیں گے۔"

میں نے شیشی عابد بابا سے لے لی اور چارپائی پر بیٹھ کر شیشی میں موجود زم زم کا پانی پینے لگا۔ عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! پانی کھڑے ہو کر پیو۔" میں نے حیرانگی سے کہا۔

"مگر بابا پانی تو بیٹھ کر پیا جاتا ہے۔

"ہاں بیٹا! مگر اللہ تعالیٰ نے وہ عام پانی کے متعلق کہا ہے۔ یہ مقدس پانی ہے اس کے بارے میں ارشاد ہے کہ اسے کھڑا ہو کر پیا جائے۔"

میں اٹھ کھڑا ہوا اور آبِ زم زم پینے لگا۔ پھر تھوڑا سا پانی میں نے اپنے سر پر بھی ڈالا۔ جیسے ہی میں مقدس پانی یعنی آبِ زم زم پی کر اپنے سر پر ڈالا' اچانک میرا ذہن روشن ہو گیا۔ مقدس کلمات یعنی قرآن پاک کی آیتیں مجھے یاد آنے لگیں۔ دوسری تبدیلی یہ ہوئی کہ میرے جسم سے تمام چھالے و زخم وغیرہ سب ٹھیک ہو گئے۔ میں خوشی سے اپنے وجود کو دیکھنے لگا اور خوشی سے چیخ کر عابد بابا کو کہا۔ "بابا! میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں اور قرآن پاک کی آیتیں مجھے یاد آنے لگی ہیں جو شیطانی مشروب کی وجہ سے میرے ذہن سے نکل گئی تھیں۔"

عابد بابا مسکرائے اور کہا۔ "بیٹا! صبح کی نماز کا وقت ہونے والا ہے۔ میں تمہیں نیا لباس دیتا ہوں نہا دھو کر غسل وغیرہ کر لو۔" اور پھر عابد بابا مجھے اس کمرے سے باہر لائے اس کمرے کے ساتھ ہی دوسرا کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا عابد بابا نے مجھے کپڑے لا دیئے اور کہا بیٹا اب نہا لو کمرے کے ساتھ غسل خانہ تھا۔ میں اندر چلا گیا اور خوب نہایا اور عابد بابا کے دیئے ہوئے کپڑے پہن کر غسل خانے سے باہر آ گیا۔ پھر عابد بابا مجھے مسجد لے گئے اس دفعہ مجھے کوئی دھکا نہ لگا اور میں مسجد میں داخل ہو گیا۔ عابد بابا نے اذان دی۔ تھوڑی دیر بعد نمازی آ گئے۔ عابد بابا نے نماز پڑھائی نماز کے بعد میں قرآن مجید پڑھنے لگا۔ قرآن مجید پڑھ کر فارغ ہوا تو اشراق کی نماز کا وقت ہو گیا۔ اشراق کی نماز اس وقت پڑھی جاتی ہے جب صبح کی نماز کے بعد قضا کا وقت بھی ختم ہو جاتا ہے۔

جب میں اشراق کی نماز سے فارغ ہوا تو عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! تم نے بہت بڑا گناہ کیا

تھا۔ تم نے راگھوداس کی پجارن سے ناجائز فعل کیا تھا اور یہ گناہ کبیرہ ہے اور گناہ کبیرہ صلوٰۃ تسبیح پڑھنے اور استغفار کرنے سے معاف ہوتے ہیں۔ ہمارے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صلوٰۃ تسبیح پڑھا کرو۔ اس سے صغیرہ کبیرہ' ظاہری باطنی کھلم کھلا کئے ہوئے چھپ کر کئے ہوئے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔"

میرے منہ سے بے اختیار سبحان اللہ نکلا۔ یہ اللہ کا ہم مسلمانوں پر کتنا بڑا احسان ہے۔ پھر میں نے صلوٰۃ تسبیح پڑھی اور ایک تسبیح استغفار کی پڑھی اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی۔ جب میں دعا وغیرہ سے فارغ ہو گیا تو عابد بابا میرے لئے ناشتہ لائے۔ ہم نے ناشتہ کیا ناشتہ کرنے کے بعد ہم مسجد سے باہر آ گئے۔

"بابا! آپ نے راگھوداس کے متعلق کیا سوچا ہے؟" میں نے بابا سے پوچھا۔ "اس خبیث نے میری بیوی نتاشا کو وادی دہشت میں قید کر رکھا ہے۔"

"بیٹا وہ خبیث کالی طاقتوں کا بہت بڑا نمائندہ ہے اور شیطان مردود کا خاص پجاری ہے۔" عابد بابا کہنے لگے۔ "بیٹے حسن شاہ! خبیث راگھوداس کا وقت پورا ہونے والا ہے۔ وہ خبیث اپنی حدود سے بہت باہر ہو گیا ہے۔"

"بابا! آپ اللہ والے ہیں۔" میں نے کہا۔ "اور آپ سفلی علوم کا توڑ بھی کرتے ہیں۔ میرے لئے دعا کریں کہ میں خبیث راگھوداس کو بھیانک موت سے دوچار کروں اور اپنی بیوی کو بھی وادی دہشت سے جو ظلمات اور خوف کی وادی کہلاتی ہے وہاں سے چھڑا کر لاؤں۔"

"انشاء اللہ اس کا وقت بھی جلد آ جائے گا بیٹا! جہاں تک ہو سکے ہم طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔"

مجھے اچانک طلسم ہفت ہیکل کا خیال آیا میں نے پوچھا۔ "بابا! کیا آپ طلسم ہفت ہیکل کے متعلق جانتے ہیں؟"

"ہاں بیٹا! شیطان نے اپنے خاص پجاریوں کے لئے وہ جگہ بنائی ہے اور شیطان کے پجاری اپنے دشمنوں اور شیطان کے باغیوں کو وہاں سزا کے لئے لے جاتے ہیں اور وہاں ان بدقسمت لوگوں کو دردناک عذاب دیا جاتا ہے۔"

"بابا! ہم بھی تو شیطان کے باغی ہیں کہنے کا مطلب یہ ہے کہ شیطان مردود کے دشمن

ہیں پھر ہمارے ساتھ ایسا کیوں نہیں ہوا؟"

عابد بابا مسکرائے پھر کہا۔ "بیٹا! جو لوگ اللہ والے ہوتے ہیں شیطان اور اس کے پجاری ان سے دور بھاگتے ہیں اور اچھے نیک لوگوں خاص کر اچھے اور نیک و نمازی مسلمان سے تو شیطانی طاقتیں دور بھاگتی ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ شیطان خاص کر نیک آدمی کے خلاف اس کے مرنے تک یعنی آخری دم تک پیچھے لگا رہتا ہے اور اسے گمراہ کرنے کی پوری پوری کوشش کرتا ہے۔" پھر عابد بابا مجھ سے پوچھنے لگے۔ "بیٹا! کیا تم نمازیں باقاعدگی سے پڑھتے تھے؟"

میں نے شرمندہ ہو کر کہا۔ "نہیں بابا! میں نماز کبھی کبھی پڑھتا ہوں۔"

"ایک مسلمان کو ہر حال میں نماز پڑھنی چاہئے۔ جو نماز کو اہم نہیں سمجھتے اللہ کی رحمت اس آدمی سے اٹھ جاتی ہے۔ قیامت کے روز آدمی سے سب سے پہلا سوال ہی نماز کا ہو گا۔ جو شخص نماز پڑھتا ہے وہ برائی سے بچا رہتا ہے اور شیطانی طاقتیں اس سے دور بھاگتی ہیں۔ اگر تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے سچے دل سے پنجگانہ نماز ادا کرتے رہتے تو شیطانی طاقت یعنی خبیث راگھوداس تم پر کبھی اپنا شیطانی حربہ استعمال نہ کر سکتا۔" عابد بابا کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے۔ پھر کہنے لگے۔ "بیٹا! ویسے تو شیطان نے اپنے ہزاروں معبد خانے بنا رکھے ہیں جہاں شیطان اپنے چیلوں سے ملاقات کرتا ہے اور بھٹکے ہوئے لوگوں اور اپنے پجاریوں سے اپنے آگے سجدہ کرواتا ہے مگر طلسم ہفت ہیکل ہزاروں سالوں سے شیطانی قوتوں کا مسکن چلا آ رہا ہے۔ ہزاروں انسانوں کو شیطان کا پجاری بنایا گیا ہے۔ اب اس شیطانی عقوبت خانے کی تباہی کا وقت آ چکا ہے۔ انشاء اللہ جلد ہی وہ شیطانی مسکن تباہ ہو جائے گا۔"

"مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آتی۔" میں نے کہا۔ "راگھوداس مجھ سے شیطانی کام کروانا چاہتا ہے مگر میں نے مسلسل انکار کیا ہے۔ اس نے مجھے عذاب میں مبتلا رکھا ہے مگر مجھے مار کیوں نہیں دیا؟"

عابد بابا مسکرائے اور کہا۔ "اس نے پہلے بھی چھ آدمی اپنے ناپاک کام کی خاطر چنے مگر سب ہی ناکام رہے اور مارے گئے۔ تم ساتویں اور آخری آدمی ہو۔ راگھوداس اپنے ناپاک مقصد کی خاطر سات انسانوں تک کو ہی اپنے مقصد کی خاطر استعمال کر سکتا ہے اور تم

آخری آدمی ہو۔ اس لئے اس نے تمہیں نہیں مارا اور نہ ہی مرنے دیا ہے۔ اس لئے کہ تم آخری آدمی ہو جو اس کام کو کر سکتے ہو۔ اس کے بعد وہ کسی اور آدمی کو اپنے ناپاک مقصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتا' پچھلے چھ آدمیوں کو بھی راگھوداس نے خود نہیں مارا بلکہ وہ خوف دہشت کے مناظر دیکھنے کے بعد خوف سے مر گئے مگر اللہ نے تمہیں بہت مضبوط اعصاب کا بنایا ہے.......... اچھا بیٹے مجھے ایک کام کے سلسلے میں ایک جگہ جانا ہے۔ تم سے بعد میں جلد ملاقات ہو گی۔ ویسے تم اس گھر میں رہ سکتے ہو۔ ایک بات یاد رکھو' تم پر طاغوتی طاقتیں جتنی آفتیں نازل کر دیں تم نے ان کی پرواہ نہیں کرنی۔ اب تم نے شیطانی قوتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس کے لئے مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑے گا۔ مگر تم نے اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا۔" عابد بابا نے مجھے خدا حافظ کہا اور گھر سے باہر چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد میں کمرے میں آ گیا اور چارپائی پر لیٹ کر اپنے حالات کا جائزہ لینے لگا۔ حالات کی گردش نے مجھے کہاں سے کہاں لا پھینکا تھا۔ منحوس راگھوداس کی وجہ سے میں در بدر ٹھوکریں کھا رہا تھا یہ تو اچھا تھا کہ میری ملاقات عابد بابا جیسے نیک بزرگ سے ہو گئی تھی۔ عابد بابا کے مطابق مجھے ابھی مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس طرح سوچتے سوچتے میں نیند کی وادیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت رات کا وقت تھا۔ میں سارا دن سویا رہا تھا۔ اس طرح میں نمازیں بھی نہیں پڑھ سکا تھا۔ حالانکہ عابد بابا نے کہا تھا کہ نمازیں نہیں چھوڑنی۔ میں اٹھا اور کمرے سے باہر نکل کر غسل خانے میں گھس گیا۔ وہاں حاجت سے فارغ ہو کر میں نے منہ ہاتھ دھویا اور عابد بابا کے گھر سے باہر آ گیا اور اس بستی میں ہوٹل کی تلاش کرنے لگا۔ اچانک مجھے ایک نسوانی چیخ سنائی دی۔ میں چونک کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ مجھے ایک دفعہ پھر چیخ کی آواز سنائی دی۔ میں آواز کی سمت کا تعین کرتے ہوئے تیزی سے بھاگنے لگا۔

☆------☆------☆

بھاگتے بھاگتے میں بستی سے باہر نکل آیا۔ اب میں نے خود کو ایک قبرستان میں پایا۔ بستی سے نکلتے ہوئے میں نے ایک بات نوٹ کی تھی کہ بستی والے اپنے گھروں کے اندر ہی سو رہے تھے۔ گویا رات کو تقریباً بارہ ایک بجے میری آنکھ کھلی تھی۔ میں قبرستان کا

جائزہ لینے لگا۔ اچانک مجھے ایک قبر میں روشنی نظر آئی جیسے کوئی چراغ جل رہا ہو۔ میں تیزی سے آگے بڑھنے لگا اور قبر کے نزدیک پہنچ گیا۔ اف میرے اللہ' ایک انتہائی دہشت ناک منظر میرا منتظر تھا۔ میں نے دیکھا کہ قبر میں ایک بڑا سا سوراخ تھا' قبر کے اندر ایک انتہائی خوفناک شکل کا آدمی جس کے لمبے لمبے بال تھے چہرے کا رنگ انتہائی حد تک سیاہ تھا۔ اس عفریت نما آدمی کے ہونٹ پھٹے ہوئے تھے اوپر کے دانتوں میں سے ایک دانت بہت بڑا تھا۔ اس عفریت کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں۔ قبر کے اندر کوئی روشنی کرنے والی چیز نہیں تھی مگر چراغ جیسی روشنی ضرور تھی۔ قبر سے ہلکا ہلکا دھواں اٹھ رہا تھا اور اس دھوئیں میں یہ عفریت نما آدمی ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کے بال پکڑ کر منہ میں زور زور سے کچھ پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے اس خوبصورت لڑکی کی گردن پر ہاتھ مارا۔ جیسے ہی اس خوبصورت لڑکی کی گردن پر ہاتھ لگا اس کے منہ سے انتہائی کربناک چیخ بلند ہوئی۔ میں نے دیکھا کہ لڑکی کے منہ سے چیخ نکلنے کے ساتھ اس کا چہرہ انتہائی خوفناک حد تک بھیانک ہو گیا۔ قبر میں دھواں مزید گہرا ہو گیا۔

اچانک میرے دیکھتے ہی دیکھتے ایک بہت بڑا سانپ نمودار ہوا۔ اس عفریت نما شخص اور لڑکی کے گرد سات چکر کاٹنے اور لڑکی کی دونوں آنکھوں کے درمیان ڈنک مار دیا۔ جیسے ہی سانپ نے لڑکی کی آنکھوں میں ڈنک مارا اچانک لڑکی کے گرد چاروں طرف آگ نمودار ہو گئی۔ جوں ہی آگ نمودار ہوئی سانپ دھواں بن کر غائب ہو گیا اور آگ کے جلتے ہی عفریت نما آدمی نے اپنے سیاہ اور بھدے ہاتھ اوپر کی طرف بلند کئے تو اس کے ہاتھوں سے دھواں نکلنے لگا۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس دہشت ناک اور ہوشربا منظر کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس دھوئیں نے ایک بہت بڑے پنجے کی شکل اختیار کر لی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا اس شیطانی پنجے نے مجھے دبوچ لیا۔ جیسے ہی پنجے نے مجھے دبوچا' ایک زوردار کڑاکے کی آواز گونجی' اس خوفناک آواز کے ساتھ ہی میرے گرد دھواں پھیل گیا اور میرے کانوں میں انتہائی کربناک اور خوفناک چیخوں کی آوازیں گونجنے لگیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہزاروں بدروحیں مل کر چیخ رہی ہوں۔ پھر دھواں غائب ہو گیا اور میں نے خود کو قبر کے اندر پایا۔ اچانک میرے بازوؤں میں رسیاں بندھتی چلی گئیں۔

میں نے گھبرا کر دیکھا تو خوف سے لرز کر رہ گیا۔ قبر کا سوراخ اب بند ہو چکا تھا۔ قبر

کے اندر جو لڑکی پڑی ہوئی تھی اس کا جسم گل چکا تھا۔ اچانک اس کا جسم دھواں بن گیا۔ اس دھوئیں نے عفریت نما شخص کے گرد سات چکر لگائے پھر اس دھوئیں نے ایک انتہائی خوفناک اور بھیانک عورت کی شکل اختیار کر لی اور اس عفریت نما آدمی کے آگے سجدے میں گر گئی۔ قبر میں اب بھی ہلکی ہلکی روشنی تھی اور دھواں بھی قبر میں تھا۔ میرے گرد رسیاں بندھی ہوئی تھیں اور میرے جسم کو خوفناک پنجے نے دبوچ رکھا تھا۔ ان اچانک ہونے والے پے در پے واقعات سے میں بہت حیران تھا۔

یہ دہشت ناک اور ہوشربا منظر کوئی عام شخص دیکھ لیتا تو لازماً خوف و دہشت سے مر جاتا۔

وہ خوبصورت لڑکی جو اس عفریت نما شخص کے سحر کی بدولت ایک بھیانک شکل میں نمودار ہو چکی تھی' سجدے سے سر اٹھا کر اس عفریت نما شخص کے روبرو بیٹھ گئی اور کہا۔ "اے وادی دہشت کے سردار گوبان میں تمہاری ادنیٰ غلام رتاری حاضر ہوں۔ مجھے بتاؤ میں تمہاری کیا خدمت کر سکتی ہوں؟"

"اے رتاری! شہنشاہ ظلمات کے اس باغی کو طلسم دہشت لے جاؤ پھر میں تمہیں دوسرے کام بتاؤں گا۔"

اس گوبان نامی عفریت نما شخص کا آدھا چہرہ جلا ہوا تھا جیسے تیزاب ڈالا گیا ہو۔ اس لئے چہرہ انتہائی خوفناک حد تک بھیانک تھا۔ تو گویا یہ سارا ڈرامہ مجھے پکڑنے کے لئے رچایا گیا تھا۔ غالباً یہ خوفناک عفریت نما شخص وادی دہشت جو خوف و دہشت اور طلسمات کی وادی کہلاتی ہے' کا سردار تھا۔ وادی دہشت میں تو میری محبوب اور حسین بیوی ناتاشا قید تھی۔ اپنی بیوی ناتاشا کی یاد نے مجھے اداس کر دیا پتہ نہیں وہ کس حال میں ہو گی۔ اچانک وہ خوفناک عورت دھوئیں میں تبدیل ہو گئی اور میرے گرد چکر لگانے لگی۔ جیسے ہی سات چکر مکمل ہوئے اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور میرے گرد دھواں پھیل گیا۔ جیسے ہی دھواں غائب ہوا میں چونک پڑا۔ اب میں اس منحوس قبر میں نہیں بلکہ ایک عجیب و غریب جنگل میں تھا۔

اچانک پے در پے ہوشربا واقعات نے میرا دماغ جکڑ کر رکھ دیا تھا۔ اب میں طلسم دہشت میں قید تھا۔ میرے ہاتھ اس وقت آزاد تھے اور شیطانی پنجہ بھی میرے منہ سے

ہٹ چکا تھا۔ میں حیرت سے ان درختوں کو دیکھ رہا تھا جن کا رنگ بالکل سیاہ تھا۔ درختوں کے اوپر دیکھا تو مجھے ہر درخت پر سات انتہائی خوفناک حد تک بگڑے ہوئے چہرے نظر آئے۔ ان کٹے ہوئے چہروں پر چھوٹے چھوٹے سانپ رینگ رہے تھے۔ اچانک ان چہروں کے منہ سے آگ کے مرغولے نکلنے لگے۔ جیسے ہی آگ کے مرغولے ان خوفناک چہروں کے منہ سے نکلے مجھے بے حد تپش محسوس ہوئی پھر اچانک میرے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا جیسے مجھے کوئی آگ لگا رہا ہو۔ میں تیزی سے اس خوفناک جنگل میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگا۔ بھیانک قہقہوں کا طوفان امنڈ پڑا۔ میں طلسم دہشت کی اس سحرزدہ سرزمین پر اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا۔ اچانک دھواں نمودار ہوا اور اس دھوئیں نے راگھوداس کے چیلے کالی کی شکل اختیار کر لی۔

جیسے ہی کالی اس دہشت ناک جنگل میں نمودار ہوا تو ہر درخت کے اوپر موجود سات بھیانک چہروں کے منہ سے آگ نکلنا بند ہو گئی۔ جیسے ہی آگ بند ہوئی جلن اور آگ کی تپش میرے جسم سے ختم ہو گئی۔ میرا پورا جسم پسینے سے شرابور تھا۔ میں اس خوفناک اور طلسماتی جنگل میں حیرانگی سے کالی کو دیکھنے لگا۔ یہ وہی بدبخت تھا جس نے منحوس راگھوداس کو میرے ہاتھوں مرنے سے بچایا تھا۔ اگر تھوڑی دیر اور یہ نہ آتا تو راگھوداس میرے ہاتھوں واصل جہنم ہو چکا ہوتا۔ میں غصے سے اس آدم خور عفریت کو دیکھنے لگا۔ کالی کا پورا منہ خون سے لتھڑا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بہت بھیانک ہو چکا تھا۔

"حسن شاہ! اب تمہاری زندگی کا وقت پورا ہو چکا ہے۔ تم کسی نہ کسی طرح کوڑھ کے عذاب سے تو بچ گئے ہو مگر اب میں تمہیں وہ دردناک عذاب دوں گا کہ تمہاری روح تک بلبلا اٹھے گی۔"

میں نے کہا۔ "او بدبخت شیطان میں تم جیسے خبیثوں سے ڈرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میری موت تم جیسے شیطانوں کے ہاتھوں آئی ہوتی تو میں کب کا مر چکا ہوتا اور تمہارے گورو گوبان نے مجھے یہاں طلسم دہشت میں لا ڈالا ہے۔ میں اللہ کے کرم سے تم شیطانوں کے ہاتھوں نہیں مروں گا۔"

اچانک کالی نے غصے میں آ کر ایک پھونک ماری تو اس کے منہ سے آگ کی پھوار نکلی۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ آگ کی پھوار ایک خوفناک سانڈ میں تبدیل ہو گئی۔ سانڈ بہت ہی

ازیل اور خونخوار تھا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ سمجھتا اچانک سانڈ بجلی کی طرح میری طرف بھاگتا آیا اور ایک زوردار ٹکر میرے پیٹ پر ماری۔ میں اڑتا ہوا زور سے ایک درخت سے ٹکرایا اور دھڑام سے زمین پر گرا۔ میرے منہ سے کراہیں نکلنے لگیں۔ ایک دفعہ پھر ازیل سانڈ تیزی سے میری طرف بڑھنے لگا۔ میں انتہائی تکلیف میں ہونے کے باوجود تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے پتہ تھا کہ اس سانڈ کی ایک اور ٹکر مجھے دوسرے جہان پہنچا سکتی ہے۔ جیسے ہی سانڈ بھاگتے ہوئے میرے نزدیک پہنچا میں بجلی کی تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ خونخوار سانڈ اپنے ہی زور میں زور سے سیاہ درخت سے ٹکرایا۔ جیسے ہی سانڈ سیاہ درخت سے ٹکرایا درخت پر موجود خوفناک سر نیچے آگرے اور ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کو آگ لگ گئی۔

سانڈ درخت سے لگتے ہی اب ایک خونخوار گدھ بن گیا۔ میں حیرانگی سے یہ طلسماتی منظر دیکھنے لگا۔ پھر یہ خونخوار گدھ تیزی سے میری طرف آنے لگا۔ گدھ کے منہ سے خوفناک آوازیں نکل رہی تھیں۔ جیسے ہی گدھ اڑتا ہوا میرے نزدیک پہنچا میں نے فوراً گدھ کی گردن پکڑ لی۔ اس سے پہلے کہ میں اس کی گردن مروڑتا' گدھ دھواں بن کر میرے ہاتھ سے نکل گیا۔ میں حیرانگی سے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھنے لگا۔ کالی مجھے دیکھ کر زور سے ہنسا اور کہا۔

''حسن شاہ! تم نے کالی سے ٹکر لی ہے۔ میں تمہیں ایسا تڑپاؤں گا کہ تمہاری روح بلبلا اٹھے گی۔'' یہ کہہ کر کالی نے اپنا بدنما ہاتھ میری طرف بڑھایا تو اس کا ہاتھ لمبا ہوتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کرتا کالی نے مجھے گردن سے پکڑ لیا پھر اس کا گز بھر لمبا ہاتھ چھوٹا ہوتا چلا گیا اور اپنی اصل حالت میں آ گیا۔ چونکہ اس نے مجھے پکڑ رکھا تھا اس لئے میں بھی گھسٹتا ہوا اس کے نزدیک پہنچ گیا۔ جیسے ہی میں اس کے نزدیک پہنچا کالی نے میری گردن سے اپنے ہاتھ کی گرفت ہٹا دی اور ایک زوردار مکا میرے سینے میں مارا' جیسے ہی مکا میرے سینے پر لگا' کالی نے ایک زوردار چیخ ماری اور اپنے ہاتھ کو مسلنے لگا۔ میں حیرانگی سے کالی کو دیکھنے لگا کہ اس نے مارا تو مجھے ہے اور اسے چیخنے کے بجائے مجھے چیخنا چاہیے۔ پھر الٹا اثر کیسے ہوا۔ پھر ان سب باتوں کا جواب مجھے مل گیا اصل میں وجہ یہ تھی کہ عابد بابا نے مجھے جو اپنا لباس دیا تھا اس لباس کے سینے والی جگہ پر جیب تھی اور اس جیب میں عابد

بابا کی تسبیح تھی۔ جب کالی نے مجھے مکا مارا تو کالی کا مکا جیب میں موجود تسبیح کو لگا اور اس مقدس تسبیح کی وجہ سے کالی کو ہی نقصان ہوا۔

میں نے جیب سے تسبیح نکال لی۔ جیسے ہی تسبیح کو میں نے پکڑا مجھے یوں محسوس ہوا جیسے مجھے بہت بڑا سہارا مل گیا ہو۔ اب میں کالی کو دیکھنے لگا جو مسلسل اپنے ہاتھوں کو مسل رہا تھا۔ میں نے تسبیح زور سے کالی کے سر پر ماری۔ کالی کے منہ سے ایک بھیانک چیخ بلند ہوئی اور کالی زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ میں نے ایک دفعہ پھر تسبیح اس کے بازو پر ماری تو کالی بری طرح تڑپنے لگا۔ اس کے منہ سے گویا بھیانک چیخوں کا سیلاب امنڈ آیا تھا۔ اتنی بھیانک اور زوردار چیخیں نکل رہی تھیں کہ کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے مگر میں اس کی بھیانک و زوردار چیخوں کی پرواہ کئے بغیر ایک دفعہ پھر تسبیح اس کے سر پر مارنے لگا۔

کالی زور سے چیخا۔ ''حسن شاہ! تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ مجھے یہ مالا نہ مارو۔ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرے جسم میں خنجر گاڑ دیا گیا ہو۔''

میں نے کہا۔ ''او ظالم! میں نے تمہاری اور تمہارے منحوس آقا راگھو داس کی وجہ سے بے پناہ تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ تم نے اور تمہارے آقا نے پتہ نہیں کتنے بے گناہ لوگوں کا خون کیا ہے اس لئے میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔'' یہ کہہ کر میں نے تسبیح زور سے کالی کے سر پر ماری تسبیح لگتے ہی کالی کے جسم کو آگ لگ گئی اور کالی کا جسم جلنے لگا۔ پھر دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ میں حیرت سے کالی کو دیکھ رہا تھا جو آگ لگنے کے بعد غائب ہو چکا تھا۔ گو یہ بھی بڑا ہوشربا منظر تھا مگر اب میں ان مناظر کا عادی ہو چکا تھا۔ اب میں دوبارہ اس پُراسرار جنگل کے سیاہ درختوں اور درختوں کے اوپر موجود بھیانک چہروں کو دیکھنے لگا۔ اچانک ان بھیانک چہروں کے منہ سے پھر آگ کے مرغولے نکلنے لگے۔ میرے جسم کو ایک بار پھر آگ لگتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پتہ نہیں مجھے کیا سوجھا میں تیزی سے سیاہ درختوں پر تسبیح مارنے لگا۔ جیسے ہی کسی درخت کو تسبیح لگتی اس درخت کو آگ لگ جاتی اور درخت پر موجود بھیانک چہرے زمین پر آگرتے۔ زمین پر گرتے ہی بھیانک چہروں کو آگ لگ جاتی اور ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگتیں۔

میرے جنون میں اضافہ ہو چکا تھا۔ میں تیزی سے تسبیح کو گھما گھما کر ہر درخت پر مار

رہا تھا۔ آگ اور بھیانک چیخوں کا اضافہ ہو چکا تھا۔ اچانک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ پھر اچانک زمین میرے پاؤں تلے سے کھسک گئی اور میں تیزی سے کسی گہرے کنویں میں گرتا چلا گیا۔ میں نے تسبیح کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اچانک میرے پاؤں زمین سے ٹک گئے۔ تاریکی آہستہ آہستہ چھٹنے لگی۔ جیسے ہی تاریکی ختم ہوئی تو ایک نیا منظر میرا منتظر تھا۔ میں نے خود کو غار میں پایا۔ غار میں جا بجا کھوپڑیاں لٹکی ہوئی تھیں اور دیواروں پر خون کے دھبے تھے۔ فرش پر انسانی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جو مسخ ہو چکی تھیں اور ان کے بدن پر کیڑے رینگ رہے تھے۔ انتہائی ناگوار بو اس غار میں رچی ہوئی تھی۔ غار کی چھت پر انسانی پنجر لٹکے ہوئے تھے۔ انسانی لاشوں کا یہ بھیانک منظر دیکھ کر میں کانپ اٹھا۔ میں تیزی سے اس بھیانک غار میں بھاگنے لگا اور غار سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ غار میں جگہ جگہ خون ہڈیاں اور گلی سڑی لاشیں بکھری ہوئی تھیں۔

اچانک اس دہشت ناک غار کے مختلف سوراخوں سے موٹے موٹے چوہے' سانپ اور مکڑیاں نمودار ہوئے اور لاشوں سے چمٹ کر لاشوں کو ادھیڑ کر کھانے لگے۔ لاشوں سے تعفن اٹھ رہا تھا اور انتہائی ناگوار بو پھیلی ہوئی تھی۔ اس بو سے میرا دماغ پھٹنے لگا اور میں تیزی سے اس بھیانک غار سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ میں تیزی سے اس غار میں اِدھر اُدھر بھاگ رہا تھا۔ اچانک اس لاش سے ٹکرا کر میں زور سے گرا۔ جیسے ہی میں زمین پر گرا اچانک بے شمار خونخوار مکڑیاں مجھ سے چمٹ گئیں اور میرا جسم ادھیڑنے لگیں۔ میرے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں اور میں پاگلوں کی مانند ان خونخوار گوشت خور مکڑیوں کو الگ کرنے لگا۔

تسبیح غار میں گرتے ہی میرے ہاتھ سے چھوٹ چکی تھی' یہ ایک نئی افتاد مجھ پر ٹوٹ پڑی تھی۔ طلسم دہشت کے اس خوفناک جال میں میں بری طرح پھنس چکا تھا۔ میں بری طرح چیختے ہوئے ان خونخوار مکڑیوں کو علیحدہ کرنے لگا اور کسی نہ کسی طرح رینگتے ہوئے تسبیح کے نزدیک پہنچا اور جھپٹ کر تسبیح ہاتھوں میں لے کر اپنے گلے میں ڈال لی جیسے ہی میں نے تسبیح گلے میں ڈالی خونخوار مکڑیاں میرے جسم سے یکلخت ایسے غائب ہو گئیں جیسے کبھی ان کا وجود ہی نہ ہو۔ انسانوں کی گلی سڑی لاشوں سے بے پناہ تعفن اٹھ رہا تھا۔ اس

ناگوار بو سے مجھے اپنا دماغ پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ میں ایک دفعہ پھر تیزی سے اٹھا اور اس خوفناک اور طلسماتی غار سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ میں جہاں بھی بھاگتا مجھے گلی سڑی لاشیں دیواروں پر خون کے دھبے چھت پر کھوپڑیاں اور لاشوں سے چمٹے ہوئے چوہے' مکڑیاں اور سانپ نظر آئے۔ یہ دہشت ناک مناظر اوپر سے لاشوں کو ناگوار بُو' ان سب نے میرا دماغ چکرا کر رکھ دیا۔ میں بھاگتے بھاگتے دھڑام سے نیچے گرا اور میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے ہوش آیا میں نے خود کو ایک سیاہ رنگ کے کمرے میں پایا۔ اس کمرے میں وہی قبر والا منحوس جادوگر اور وادی دہشت کا خوفناک سردار گوبان موجود تھا۔ گوبان کے ہاتھ میں مَیں نے خود کو موٹی سی رسی سے بندھا پایا۔ گوبان نے سرخ رنگ کی ایک لنگوٹی باندھ رکھی تھی۔ اس کا بقیہ جسم برہنہ تھا۔ گوبان کے ساتھ ہی رنتاری ادب سے ہاتھ باندھے سر جھکائے کھڑی تھی۔ اس کمرے میں چمگادڑ کا ایک بہت بڑا بت موجود تھا۔ بت کے نزدیک ہی سات خوبصورت اور نوخیز لڑکیاں بندھی ہوئی پڑی تھیں۔ ان ساتوں لڑکیوں کے ساتھ ایک ایک پیالہ موجود تھا۔ لڑکیوں کے چہرے موت کے خوف سے زرد تھے اور ان کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخیں نکل رہی تھیں۔ ان لڑکیوں کی بے بسی دیکھ کر گوبان بے ہنگم قہقہے لگا رہا تھا میں سمجھ گیا کہ ان معصوم لڑکیوں کو شیطان مردود کے نام پر اس چمگادڑ کے بت کی بھینٹ چڑھایا جائے گا۔

اس چمگادڑ کے بت کو دیکھ کر شہزادہ تاتیق اور زریگن کارلوس کے واقعات میرے ذہن میں گھوم گئے۔ تو گویا مجھے کسی شیطانی مندر لایا گیا تھا۔ میں حیرت سے یہ سب دیکھنے لگا۔ گوبان نے مجھے غور سے دیکھا اور کہا۔

"او بدبخت! تم نے آقا راگھوداس کا حکم نہ مان کر بہت بڑا جرم کیا ہے۔ اس کے علاوہ تم نے آقا کے خاص غلام کالی کو بھی مار دیا ہے۔ اس لئے آقا تم سے ناراض ہیں اور اب آقا آ کر تم سے خود پوچھیں گے۔ اس لئے تمہیں طلسم دہشت سے یہاں لایا گیا ہے۔"

"گوبان! میری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے' تم خواہ مخواہ میرے پیچھے پڑ گئے ہو۔"

ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے کالی طاقتوں کا مالک اور شیطان مردود کا خاص پجاری راگھوداس نظر آیا جو اس شیطانی معبد میں گھس رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر راگھوداس مکروہ انداز میں ہنسنے لگا۔

"سناؤ میاں جی! کیا حال ہیں تمہارے؟ کچھ ہوش ٹھکانے لگے یا ابھی کسر باقی ہے؟"

راگھوداس کو دیکھ غصے سے میرا دماغ کھولنے لگا۔ میں نے کہا۔ "او بدبخت مجھے سب پتہ چل چکا ہے کہ تم مجھ سے کیا کام کروانا چاہتے ہو مگر راگھوداس! یہ یاد رکھ لو میں مر تو سکتا ہوں مگر تمہارا ناپاک کام کبھی نہیں کروں گا۔ میرا جواب نفی میں ہو گا۔"

"او پاپی! کیوں اپنی جان کا دشمن بن چکا ہے۔ دیکھ اگر تو میرا معمولی سا کام کر دیتا تو میں تمہیں مالا مال کر دیتا۔ ارے تم نے تو میرے خاص پجاری کالی کو بھی مار دیا ہے۔ پھر بھی میں نے تمہیں کچھ نہیں کہا۔ تم نے بھی تو میرا کتنا نقصان کر دیا ہے۔"

پھر راگھوداس نے گوبان کی طرف دیکھا اور اشارہ کیا۔ گوبان نے قبر والی خوبصورت و پُراسرار لڑکی جو اب خوفناک چڑیل بن چکی تھی' کی طرف دیکھا اور کہا۔ "رتناری! تمہیں جو کام بتایا گیا ہے اسے جلدی کرو۔ یہ آقا راگھوداس کا حکم ہے۔"

رتناری نے جو گوبان کے سامنے باادب ہاتھ باندھ کر کھڑی تھی فوراً گوبان اور راگھوداس کے آگے سجدہ کیا' پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔ جب رتناری راگھوداس کے آگے سجدہ کر کے کھڑی ہوئی تو میں حیران رہ گیا۔ وہ اس لئے کہ رتناری اب دوبارہ خوبصورت لڑکی بن چکی تھی۔ پھر رتناری نے منہ میں کچھ پڑھا اور میرے دیکھے ہی دیکھتے دھواں بن کر میری نظروں سے غائب ہو گئی۔ رتناری کے غائب ہونے کے بعد گوبان آگے بڑھا اور چمگادڑ کے بت کے آگے سجدے میں گر گیا۔ راگھوداس نے بھی چمگادڑ کے بت کو سجدہ کیا پھر دونوں شیطان کے پجاری اٹھے اور چمگادڑ کے بت کے آگے پڑی ہوئی ساتوں لڑکیوں کی طرف بڑھے اور ترتیب میں پڑی ہوئی لڑکیوں میں سے پہلی لڑکی کی طرف بڑھے اور بندھی ہوئی لڑکی کا لباس پھاڑ کر اسے برہنہ کر دیا۔ لڑکی کا رنگ خوف سے پیلا ہو چکا تھا۔ گوبان نے لڑکی کی گردن پر اپنے ہاتھ میں موجود چھری رکھی۔ راگھوداس نے پیالہ اٹھا کر لڑکی کی گردن کے نیچے رکھ دیا۔ گوبان نے ایک ہاتھ سے لڑکی کے بالوں کو پکڑ رکھا تھا اور دوسرے ہاتھ سے چھری لڑکی کی گردن پر رکھی ہوئی تھی۔ لڑکی کے منہ سے چیخیں نکل

رہی تھیں۔ میں سمجھ چکا تھا کہ ان بدنصیب لڑکیوں کی موت کا وقت آ چکا ہے اور ان معصوم اور بدنصیب لڑکیوں کو شیطان کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔

راگھوداس اور گوبان اونچی آواز میں بولے۔ "شہنشاہ ظلمات کا مرتبہ بلند ہو۔" پھر گوبان نے چھری لڑکی کی گردن پر چلا دی۔ لڑکی بری طرح تڑپنے لگی اور اس کے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور گردن سے خون نکل کر پیالے میں جمع ہونے لگا۔ میں یہ دہشت ناک اور دردناک منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے شہزادہ ناتیق اور ڈریگن کارلوس سے شیطان کے نام پر انسانی قربانی کا سن تو رکھا تھا مگر مجھے یقین نہیں آیا تھا کہ ایسا ظلم بھی ہوتا ہے لیکن آج یہ وحشت ناک منظر میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ شیطان کے پجاریوں کے دل میں رحم نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی۔ خون گردن سے نکل کر پیالے میں جمع ہو چکا تھا راگھوداس نے پیالہ بت کے سامنے ادب سے رکھ دیا۔ جیسے ہی راگھوداس نے لڑکی کی گردن کے نیچے رکھا ہوا پیالہ علیحدہ کیا گوبان نے چھری کا ایک بھرپور وار گردن پر کیا اور گردن کٹ کر شانوں سے علیحدہ ہو گئی۔ گوبان نے لڑکی کے کٹے ہوئے سر کو ایک طرف پھینک دیا اور دوسری لڑکی کی طرف بڑھنے لگا جو غالباً بے ہوش تھی۔ شاید اپنی موت کے خوف سے یا پہلی لڑکی کے ساتھ وحشیانہ سلوک دیکھ کر بے ہوش ہو چکی تھی۔

اچانک اس ظلم و بربریت کے ماحول میں زوردار زنانے کی آواز گونجی۔ میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ کمرے میں وہی سات بھیانک اور کالے بھجنگ چہرے نمودار ہوئے۔ ان کی کٹی گردنوں سے خون نکل کر فرش پر گرنے لگا۔ ان دہشت ناک چہروں کے منہ سے بھیانک آوازیں نکل رہی تھیں۔ پھر تمام بھیانک شیطانی چہرے پہلی لڑکی کی سرکٹی لاش سے چمٹ گئے اور لاش کو ادھیڑ کر رکھ دیا پھر لاش کو چٹ کرنا شروع کر دیا۔ میری نظر لڑکی کی کٹی ہوئی گردن پر پڑی تو میں خوف سے کانپ اٹھا۔ بے شمار خونخوار مکڑیاں' چوہے اور سانپ مل کر لڑکی کی کٹی ہوئی گردن سے چمٹے ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ پھر مجھے خرخراہٹ کی آواز سنائی دی تو میں دیکھا کہ دوسری بدنصیب لڑکی کے ساتھ بھی وہی وحشیانہ عمل دہرایا جا رہا تھا۔

یہ مناظر بے حد بھیانک دردناک اور دہشت ناک تھے۔ میں خوفزدہ ہو کر پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان خوفناک مناظر کو دیکھ رہا تھا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور یکے بعد دیگرے چھٹی

لڑکی کو بھی شیطان کے نام پر اس چگادڑ کے بت کی بھینٹ چڑھا دیا گیا اور خون جمع کر کے چگادڑ کے بت کے سامنے خون کے بھرے پیالے رکھ دیئے گئے اور لاشوں کا بھیانک انجام شیطانی چہروں کے ذریعے ہوا اور کٹی ہوئی گردنوں کو سانپ' چوہے اور مکڑیاں چپٹ کر گئے۔ اب صرف ساتویں اور آخری لڑکی کی قربانی باقی تھی اچانک کمرے میں دھواں پھیلنے لگا۔ پھر کمرے میں گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ چند لمحوں بعد اندھیرا دوبارہ ختم ہو گیا۔ اندھیرا ختم ہوتے ہی میری نظر جس وجود پر پڑی اسے دیکھ کر میں خوشی سے چیخ اٹھا اور میرے منہ سے بے اختیار "نتاشا" نکلا۔ میری جانِ جان محبوبہ' میری بیوی' میری نتاشا میری نظروں کے سامنے کھڑی تھی۔ میں نے کافی دنوں بعد اپنی بیوی کو دیکھا تھا۔ اس لئے اسے دیکھ کر بے قرار ہو گیا۔ میرا بے پناہ دل چاہا کہ نتاشا کو سینے سے لگالوں۔ میں نے بے اختیار ہاتھ آگے کرنے چاہے مگر رسی سے بندھا ہونے کی وجہ سے ایسا نہ کر سکا۔ راگھوداس میری بے قراری کو سمجھ چکا تھا۔

"میاں جی! اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ اپنی بیوی سے مل لینا مگر اس کے لئے تمہیں بھی ایک معمولی سا کام کرنا پڑے گا۔"

"کون سا کام؟" میرے منہ سے یہ الفاظ سنتے ہی راگھوداس چونک پڑا پھر خوش ہو کر کہنے لگا۔

"میاں جی! یہ ہوئی نا بات۔ تمہارے ذمے معمولی سا کام یہی ہے کہ تم اس ساتویں لڑکی کی گردن کے نیچے پیالہ رکھ کر چھری چلا دو اور خون کا بھرا ہوا پیالہ دوبارہ اپنی جگہ رکھ دو۔ بس یہی معمولی سا کام تمہارے ذمے ہے۔ پھر میری تم سے کوئی دشمنی نہ ہو گی اور تم اپنی بیوی کو لے کر چلے جانا اور ہنسی خوشی زندگی بسر کرنا۔"

میں نے کہا۔ "راگھوداس! تو کیا تمہارے نزدیک یہ ایک معمولی سا کام ہے کہ میں ایک معصوم لڑکی کا قتل کروں؟"

"ہاں' میاں جی! یہ واقعی معمولی سا کام ہے۔"

راگھوداس! اگر میں انکار کر دوں تو؟"

راگھوداس نے مجھے غصے سے دیکھا پھر اچانک آگے بڑھ کر نتاشا کے بالوں کو پکڑ لیا۔ راگھوداس کا یہ عمل دیکھ کر میں نے بے اختیار کہا۔ "راگھوداس! چھوڑ دو میری بیوی کو۔

اگر اسے کچھ ہو گیا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

راگھوداس زور سے قہقہے لگانے لگا اور کہا۔ "ارے پاپی! تُو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا لیکن اگر میں چاہوں تو تمہارا ایک لمحے میں کام تمام کر سکتا ہوں۔ میں نے تمہیں خود ڈھیل دے رکھی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ تم میرے سامنے گستاخی کرو۔" یہ کہہ کر راگھوداس نے نتاشا کے بالوں کو ہلکا سا کھینچا تو اس کے منہ سے سسکاری نکلی۔ میں نتاشا کی یہ حالت دیکھ کر بے اختیار ہو گیا اور زور سے چلایا۔

"او بدبخت چھوڑ دے میری بیوی کو ورنہ اچھا نہ ہو گا۔" مگر راگھوداس نے زور سے نتاشا کے بالوں کو کھینچا' نتاشا کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ نتاشا کے منہ سے بے اختیار نکلا۔ "سرکار آہستہ۔" میں چونک پڑا کہ یہ نتاشا کے منہ سے کیا الفاظ نکلے ہیں۔ راگھوداس نے غصے سے نتاشا کو دیکھا پھر زوردار تھپڑ نتاشا کے گال پر مارا۔ نتاشا کے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی۔ میں نتاشا کی یہ حالت دیکھ کر اتنا بے قرار ہوا کہ نتاشا کے الفاظ و آواز پر زیادہ غور نہ کر سکا اور بے اختیار ہو گیا۔

"راگھوداس تم میری نتاشا کو کچھ نہ کہو۔" ابھی میں نے اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے ایک بچے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ میں نے سر گھما کر دیکھا تو مجھے گوبان کے ہاتھ میں ایک ننھا سا معصوم بچہ نظر آیا جو بلک بلک کر رو رہا تھا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے گوبان نے ایک جھٹکے سے بچے کا بازو علیحدہ کیا اور منہ میں ڈال کر بھنبھوڑ کر کھانے لگا۔ معصوم سا بچہ زور زور سے تڑپنے لگا اور اس کے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ راگھوداس نے غصے سے گوبان کی طرف دیکھا اور کہا۔

"گوبان! ہم یہاں شہنشاہ ظلمات کو بھینٹ پیش کرنے آئے ہیں اور تمہیں اپنے کھانے کی پڑی ہے۔"

گوبان نے کہا۔ "معاف کرنا آقا! مجھے بھوک لگی تھی۔" یہ کہہ کر گوبان نے تڑپتے ہوئے بچے کو فرش پر پھینک دیا جیسے ہی تڑپتے ہوئے بچے کا جسم فرش پر گرا اچانک زنانے کی آواز گونجی اور وہی منحوس شیطانی چہرے نمودار ہوئے اور فرش پر تڑپتے ہوئے معصوم بچے کے جسم سے چمٹ گئے۔ یہ بھیانک اور دردناک منظر دیکھ کر میں نے منہ پھیر لیا اور راگھوداس کی طرف دیکھنے لگا تو پھر چونک اٹھا اس کے ہاتھ میں بڑی سی خون آلود چھری

تھی جس کے ذریعے گوبان نے چھ لڑکیوں کو شیطان کے نام پر اس چمگادڑ کے بت کی بھینٹ چڑھایا تھا۔

راگھوداس نے کہا۔ ”حسن شاہ! اب بتاؤ تم میرا کام کرنے پر تیار ہو یا میں تمہاری بیوی کو مار دوں؟ یہ بھی غور سے سن لو یہ میں تمہیں آخری وارننگ دے رہا ہوں۔“ یہ کہہ کر راگھوداس نے چھری نتاشا کی گردن پر رکھ دی اور نتاشا تھرتھر کانپنے لگی۔ راگھوداس زور سے چلایا۔ ”بولو حسن شاہ! ورنہ میں تمہاری بیوی کی گردن پر چھری چلا دوں گا۔“

نتاشا کی یہ حالت دیکھ کر میں زور سے چلایا۔ ”میں تمہارا کام کرنے کو تیار ہوں۔“ راگھوداس نے چھری نتاشا کی گردن سے ہٹا دی۔

”میاں جی! تم نے میری بات مان کر عقلمندی کا ثبوت دیا ہے ورنہ خسارے میں رہتے۔“ یہ کہہ کر راگھوداس نے گوبان کی طرف دیکھا اور کہا۔ ”گوبان! اس کو آزاد کر دو۔“

گوبان تیزی سے میری طرف آیا اور میرے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک ہی جھٹکے سے توڑ ڈالا اور اپنی لنگوٹی میں اڑسا ہوا ایک خنجر میری طرف بڑھایا اور کہا۔ ”شاباش! جلدی کرو اور فوراً آقا کا حکم مانو۔ اس طرح فائدے میں رہو گے۔“

میں اب رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔ میں نے خنجر گوبان کے ہاتھ سے لیا اور آہستہ آہستہ لڑکی کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر میں لڑکی کے نزدیک پہنچ کر لڑکی کے ساتھ بیٹھ گیا اور راگھوداس کی طرف دیکھنے لگا جس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی۔ راگھوداس نے کہا۔ ”جلدی کرو میاں جی! ورنہ میں تمہاری بیوی کا گلا کاٹ دوں گا۔“ اس نے چھرا نتاشا کی گردن کے ساتھ لگا دیا۔

نتاشا کی خاطر میں ایک بے گناہ اور معصوم لڑکی کا خون کرنے پر تیار ہو گیا اور لڑکی کی گردن پر خنجر مارنے کے لئے ہاتھ بلند کیا۔ مگر اس سے پہلے کہ میں خنجر لڑکی کی گردن پر مارتا اچانک مجھے عابد بابا کی جلال بھری آواز سنائی دی۔

”بے وقوف حسن شاہ! یہ تم کیا کر رہے ہو؟ ان شیطانوں کے چکر میں آ کر ایک بے

گناہ اور معصوم لڑکی کا قتل کر رہے ہو۔ تمہاری یہی بے وقوفیاں اور کوتاہیاں ہی تو تمہیں مشکلات میں ڈالتی ہیں۔“ میں نے مڑ کر دیکھا تو عابد بابا مجھے کھڑے نظر آئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک موٹا سا ڈنڈا تھا اور غصے سے مجھے دیکھ رہے تھے۔ میں نے خنجر زمین پر پھینکا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”بابا! میں کیا کروں۔ یہ ظالم میری بیوی کو میرے سامنے مارنا چاہتے ہیں۔ میں صرف اپنی نتاشا کی خاطر اس ناپاک کام کو سرانجام دے رہا ہوں۔“

عابد بابا نے کہا۔ ”بے وقوف جس کو تم اپنی بیوی سمجھ رہے ہو وہ رتناری ہے اور سحر کی بدولت تمہاری بیوی کا روپ دھار کر آئی ہے۔“ اگر میں تھوڑا سا بھی نتاشا کے الفاظ اور آواز پر غور کرتا تو فوراً سمجھ جاتا کہ نتاشا کے منہ سے رتناری کی آواز نکل رہی تھی۔ عابد بابا کہہ رہے تھے۔ ”راگھوداس تم سے شیطانی کام کروا کر تمہیں شیطان کا آلہ کار (پجاری) بنانا چاہتا ہے۔ تمہارا ذہن آخر کیوں کام نہیں کرتا؟ ایک معصوم اور پاکباز لڑکی کا قتل کر رہے تھے۔ اگر مجھے تھوڑی سی اور دیر ہو جاتی تو یہ شیطان تمہیں بھی اپنا آلہ کار بنا چکے ہوتے۔ میں ایک وظیفہ پڑھنے میں مشغول تھا جس کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی اور ان شیطان پرستوں نے چھ معصوم لڑکیوں کو شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا۔ مگر میں اب اس معصوم لڑکی کو شیطان کی بھینٹ نہیں چڑھنے دوں گا۔“ یہ کہہ کر عابد بابا نے کچھ توقف کے بعد کہا۔ ”حسن شاہ! میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ اس معصوم لڑکی کی رسیاں کھول دو اور اس کے منہ پر بندھا ہوا کپڑا بھی کھول دو۔“ میں کسی روبوٹ کی طرح تیزی سے لڑکی کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنے لگا۔

راگھوداس فوراً میرے قریب آیا اور کہنے لگا۔ ”اس لڑکی کی قربانی ضرور ہو گی۔“

عابد بابا نے کہا۔ ”او بدبخت نابنجار! اپنا پلید وجود اس لڑکی سے دور رکھ ورنہ تیرے حق میں اچھا نہ ہو گا۔“

”او بڈھے! کیوں اپنی جان کا دشمن ہے۔ نکل جا اس آشرم سے ورنہ تیری ناپاک لاش ہی یہاں سے جائے گی۔“ راگھوداس نے غصے سے کہا۔

”او بدبخت راگھوداس!“ عابد بابا نے کہا۔ ”میں جانتا ہوں تم کالی طاقتوں کے بہت بڑے کارندے ہو اس لئے بہت اترا رہے ہو مگر تمہیں یہ بتا دوں کہ موت کا وقت مقرر

ہے۔ اگر میری موت کا وقت آ گیا تو میں اس دنیا سے چلا جاؤں گا اور اگر تمہیں اپنی کالی طاقتوں پر گھمنڈ ہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی کچھ روحانی طاقتیں عطا کر رکھی ہیں۔ میری زندگی کا مشن ہی تم شیطان پرستوں کے خلاف لڑنا ہے۔"

"اچھا بڈھے! پہلے تیرا ہی کام تمام کر دوں پھر اس لڑکے سے نمٹوں گا۔" یہ کہہ کر راگھوداس نے نتاشا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "رتاری! اس بڈھے کو سبق سکھا دو۔"

میں چونک کر نتاشا کی طرف دیکھنے لگا۔ اچانک نتاشا نے منہ میں کچھ پڑھ کر سر کو جھٹکا تو اس کا وجود دھوئیں میں تبدیل ہو گیا۔ پھر دھواں دوبارہ انسانی شکل میں نمودار ہوا تو اب نتاشا کے بجائے رتاری اپنے خوفناک روپ میں نمودار ہوئی۔ رتاری نے پھر منہ میں کچھ پڑھا تو رتاری آگ کے گولے میں تبدیل ہو گئی۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ طلسماتی اور ہوشربا منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے عابد بابا کی طرف دیکھا تو وہ منہ میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ میں نے کمرے میں نظر دوڑائی تو مجھے کمرے میں گوبان کہیں بھی نظر نہ آیا۔ میں نے راگھوداس کی طرف دیکھا تو وہ بھی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

اچانک رتاری نے آگ کا گولہ بننے کے بعد بجلی کی تیزی سے چمگادڑ کے بت کے گرد چکر لگائے۔ غالباً رتاری نے سات چکر ہی کاٹے تھے۔ پھر تیزی سے عابد بابا کی طرف آگ کا گولہ لپکا۔ مگر اس سے پہلے کہ آگ کا گولہ عابد بابا کو چھوتا' عابد بابا نے زور سے پھونک ماری تو آگ کا گولہ فوراً رتاری میں تبدیل ہو گیا۔ رتاری خود کو آگ کے گولے کے بجائے اصلی وجود میں دیکھ کر حیران رہ گئی۔ پھر تیزی سے منہ میں کچھ پڑھا اور ناگن بن گئی اور تیزی سے جمپ لگا کر عابد بابا کی طرف لپکی۔ عابد بابا نے اپنے ہاتھ میں پکڑا ہوا ڈنڈا تیزی سے گھمایا تو ڈنڈا زور سے ناگن کو لگا۔ رتاری کی بھیانک اور غالباً آخری چیخ بلند ہوئی۔ ناگن فرش پر گرنے کے بعد رتاری کے انسانی وجود میں تبدیل ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ رتاری کی لاش دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو گئی تھی۔

اچانک کمرے میں زنانے کی آواز گونجی اور کمرے میں دھواں پھیل گیا اور پھر دھواں سات چہروں میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی کٹی ہوئی گردنوں سے خون کے بجائے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ اچانک ان شیطانی چہروں کی زبانیں باہر کو نکلیں اور ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں۔ ایک دفعہ پھر عابد بابا نے زور زور سے

مقدس کلمات کا ورد شروع کر دیا۔ اس غلیظ کمرے میں آ کر مقدس کلمات ایک دفعہ پھر میرے ذہن سے نکل چکے تھے۔ اچانک میری نظر تسبیح پر پڑی جو میں نے انسانی لاشوں والے خوفناک غار میں بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے گلے میں ڈال لی تھی۔ میں نے تسبیح کے دانوں پر غور کیا تو ہر دانے پر مجھے "اللہ" کا لفظ لکھا ہوا نظر آیا۔ یہ تو واقعی مقدس ترین تسبیح تھی۔ میں نے تسبیح اپنے گلے سے اتار کر سر پر رکھ لی اچانک مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میرا دماغ روشن ہو گیا ہو اور مقدس کلمات مجھے دوبارہ یاد آنے لگ گئے۔

اب میں نے غور کیا تو عابد بابا آیت الکرسی اونچی آواز میں پڑھ رہے تھے۔ پھر اچانک عابد بابا نے ساتوں شیطانی چہروں پر پھونک ماری تو ساتوں شیطانی چہروں کو آگ لگ گئی اور ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکلنے لگیں اور سب بھیانک اور شیطانی چہرے فرش پر گر گئے۔ فرش پر گرنے کے بعد ساتوں شیطانی چہرے دھوئیں میں تبدیل ہو گئے۔ جب دھواں ختم ہوا تو میں نے دیکھا کہ فرش پر سات کالے رنگ کے پھول پڑے تھے۔

میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ سب پل پل بدلتے ہوشربا مناظر دیکھ رہا تھا۔ میں حیران تھا کہ یہ تو وہی پھول تھے جو راگھوداس نے مجھ سے ہزار ہزار کے سات نوٹ لے کر اپنی کالی طاقتوں کی بدولت کالے پھولوں میں تبدیل کر دیئے تھے۔ میری نظر عابد بابا پر پڑی جو اب ڈنڈا لے کر راگھوداس کی طرف بڑھ رہے تھے اور آیت الکرسی بھی پڑھتے جا رہے تھے۔ میں نے راگھوداس کو دیکھا۔ وہ بھی منہ میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔ عابد بابا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر راگھوداس نے اپنے ہاتھ آگے بڑھائے تو اس کے ہاتھوں کی انگلیوں سے آگ کے شرارے نکل کر عابد بابا کی طرف لپکے۔ عابد بابا نے جو ورد مکمل کر چکے تھے' پھونک ماری تو آگ کے شرارے غائب ہو گئے۔ عابد بابا نے ڈنڈا فوراً راگھوداس کی طرف مارا۔ ڈنڈا تیزی سے راگھوداس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر برسنے لگا۔ راگھوداس زور سے چیختے ہوئے اِدھر اُدھر بھاگنے لگا۔ پھر اچانک راگھوداس نے خون سے بھرے ہوئے پیالے کو اٹھا کر اپنے سر پر ڈالا۔ خون ڈالتے ہی راگھوداس کا جسم دھواں بن کر غائب ہو گیا۔

عابد بابا ڈنڈا اٹھا کر چمگادڑ کے بت پر برسانے لگے۔ چمگادڑ کا بت ٹوٹنے لگا۔ میں نے فرش پر موجود لڑکی کی رسیاں خنجر سے کاٹ دیں اور اس کے منہ پر بندھا ہوا کپڑا بھی ہٹا

دیا۔ لڑکی کھڑی ہو گئی اور حیران ہو کر مجھے دیکھنے لگی۔ عابد بابا نے چمگادڑ کے بت کے ٹکڑے کر دیئے پھر میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔

"حسن شاہ! تم ان شیطانوں کے بہکاوے میں آ کر ایک معصوم لڑکی کا خون کر رہے تھے۔ اگر مجھے تھوڑی دیر اور ہو جاتی تو تم ایک دفعہ پھر نئے عذاب میں پھنس چکے ہوتے یا پھر شیطان کے آلۂ کار بن چکے ہوتے۔ کاش میں تھوڑی دیر اور پہلے آتا تو چھ معصوم لڑکیاں شیطان مردود کی بھینٹ نہ چڑھی ہوتیں۔"

میں نے شرمندہ ہو کر عابد کو دیکھا اور کہا۔ "بابا! رتناری میری بیوی کا روپ دھار کر آئی تھی اور راگھوداس میرے سامنے اس کو قتل کرنا چاہتا تھا۔ میں اپنی بیوی کی خاطر بے قرار ہو گیا تھا اور ایک بہت بڑا ناپاک کام کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔ بابا! میں بہت شرمندہ ہوں۔ آپ مجھے معاف کر دیں۔"

"بیٹا! معافی مانگنی ہے تو اللہ سے مانگو' وہی ساری کائنات کا مالک ہے اور بہت رحیم و کریم ہے۔ جو بندہ سچے دل سے اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔" پھر عابد بابا نے کہا۔ "اس بچی کو بھی اس کے گھر پہنچانا ہے۔ میرا ایک مؤکل جن ہے میں اس کو بلا رہا ہوں۔ وہ اس لڑکی کو اس کے گھر پہنچا دے گا۔" یہ کہہ کر آنکھیں بند کر لیں چند لمحوں بعد جب آنکھیں کھولیں اور اوپر دیکھ کر کہنے لگے۔
"ناصر! اس لڑکی کو صحیح سلامت اس کے گھر پہنچا دو۔"

اچانک میری نظروں کے سامنے سے لڑکی غائب ہو گئی۔ میں حیران ہو کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا کہ یہ لڑکی اچانک کہاں غائب ہو گئی۔ عابد بابا میری حالت دیکھ کر مسکرائے۔

"چلو بیٹے! اب چلتے ہیں۔" عابد بابا نے کہا۔ "اب تمہیں طلسم ہفت ہیکل کو بھی تباہ کرنا ہے جو ہزاروں سالوں سے شیطان مردود کا اڈا چلا آ رہا ہے۔ کئی معصوم انسان اور شیطان مردود کے مخالف اس کنویں میں شیطان کے ظلم کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں اور کئی لوگوں کو اس جگہ شیطان کا پیروکار بنایا گیا ہے۔"

پھر میں اور عابد بابا اس منحوس کمرے سے باہر نکل آئے۔ پتہ نہیں کتنی جانوں کو اس کمرے میں شیطان کی بھینٹ چڑھایا جا چکا تھا۔ جیسے ہی ہم دونوں کمرے سے باہر نکلے عابد بابا نے کچھ پڑھ کر زور سے ڈنڈا کمرے کی دیوار کو مارا تو پورا کمرہ نیچے گر کر مٹی کا ڈھیر

بن گیا۔ میں نے اردگرد کا جائزہ لیا تو خود کو جنگل میں پایا۔

عابد بابا میرے پاس آئے اور کہا۔ "نماز کا وقت ہونے والا ہے۔" ہم تھوڑا آگے بڑھے تو ایک نہر دیکھی جو رواں تھی۔ ہم نے وہاں وضو کیا۔ عابد بابا نے آسمان کی طرف دیکھ کر دوسرا کلمہ شہادت پڑھا پھر تین مرتبہ سورۃ القدر پڑھی' پھر میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔

"حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف منہ کر کے کلمہ شہادت پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیتے ہیں اور جو وضو کرنے کے بعد تین بار سورۃ القدر پڑھے تو روزِ قیامت اس کا شمار شہدا' انبیا کرام اور صالحین کے ساتھ ہو گا۔ تھوڑی سی محنت سے ہی اتنا بڑا انعام ملتا ہے۔ اگر ہم دین اسلام کو سمجھنے کی کوشش کریں لیکن یہ انعام ان کے لئے ہے جو نماز پڑھتے ہیں۔ وہ اس لئے کہ جب نمازی نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہے تو پہلے وضو کرتا ہے۔"

میں نے کہا۔ "سبحان اللہ۔ بابا! آپ نے بہت ہی اچھی بات بتائی ہے۔ میں اب نماز کی پابندی کروں گا اور وضو کرنے کے بعد یہ دونوں چیزیں پڑھا کروں گا۔" پھر میں نے بھی آسمان کی طرف دیکھ کر کلمہ شہادت اور تین دفعہ سورۃ القدر پڑھی۔ پھر عابد بابا نے جماعت کرائی اور ہم دونوں نے نماز ادا کی۔

نماز پڑھنے کے بعد ہم پھر آگے بڑھنے لگے۔ اچانک عابد بابا چونک پڑے اور مجھے زور سے دھکا دیا۔ میں تیزی سے زمین پر گر گیا اور حیران ہو کر عابد بابا کی طرف دیکھنے لگا جو منہ میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ اچانک شائیں کی آواز کے ساتھ ایک خنجر میرے سر کے اوپر سے گزر گیا۔ میں نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا تو راگھوداس ایک سانڈ پر بیٹھا نظر آیا۔ سانڈ تیزی سے ہماری طرف بڑھ رہا تھا۔ راگھوداس کے ہاتھ میں خنجر تھے۔ غالباً راگھوداس نے دو خنجر مجھ پر پھینکے تھے۔ ایک بار عابد بابا کے دھکا دینے سے بچ گیا تھا اور دوسری بار خنجر میرے سر کے اوپر سے گزر گیا تھا۔ عابد بابا نے فوراً میرے اور اپنے گرد حصار بنا لیا اور راگھوداس کو دیکھنے لگے۔ راگھوداس نے خنجر پھر میری طرف پھینکا جو حصار کو چھوتے ہی پانی بن کر غائب ہو گیا۔

راگھوداس زور سے چیخا۔ "او بڈھے! حسن شاہ کو میرے حوالے کر دے۔ میں نے

اسے اپنے کام کے لئے چن رکھا ہے۔" سانڈ دوڑتا ہوا ہمارے قریب آ گیا اور دائرے سے کچھ فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔

"او بدبخت شیطان پرست! میں اس جوان کو ہرگز تمہارے حوالے نہیں کروں گا۔ پہلے بھی چھ جوان تمہارے ناپاک کام سے انکار پر موت کے منہ میں پہنچ چکے ہیں۔ اب یہ ساتواں اور آخری شخص ہے جو تمہارا کام کر سکتا ہے مگر یہ جوان تمہارا ناپاک کام ہرگز نہیں کرے گا۔"

راگھوداس غصے سے آپے سے باہر ہو گیا اور سانڈ کو ڈنڈا مارا تو سانڈ دوڑتا ہوا ہماری طرف آیا مگر حصار سے ٹکراتے ہی سانڈ دھواں بن کر غائب ہو گیا اور راگھوداس دھڑام سے نیچے گرا۔ نیچے گرتے ہی راگھوداس فوراً اٹھا اور زمین سے مٹی اٹھا کر اوپر آسمان کی طرف اچھال دی وہ مٹی کے ذرے سینکڑوں گِدھوں میں تبدیل ہو گئے اور تیزی سے ہماری طرف بڑھے۔ اتنے زیادہ گِدھوں کو اپنی طرف آتا دیکھ کر میں گھبرا گیا اور گھبرا کر دائرے سے باہر نکل گیا۔ عابد بابا زور سے چیخے۔ "بے وقوف دائرے کے اندر ہی رہو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔" مگر میں دائرے سے باہر نکل چکا تھا۔ اس سے پہلے کہ میں دوبارہ دائرے کے اندر داخل ہوتا راگھوداس نے خنجر میری طرف مارا خنجر زور سے میرے سینے پر لگا تو میرے منہ سے چیخ بلند ہوئی اور میرا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب دوبارہ مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو اسی جگہ پر پایا۔ میں نے سر پر ہاتھ لگا کر دیکھا تو کہیں بھی زخم کا نشان نہیں تھا۔ عابد بابا اور راگھوداس کا دور دور تک کہیں پتہ نہیں تھا۔ میں اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ ایک دفعہ پھر میں عابد بابا سے دور ہو چکا تھا۔ پتہ نہیں قسمت میرے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی تھی۔ میں اٹھا اور آگے بڑھنے لگا۔ دیکھو' اب وقت کی گردش مجھے کہاں لے جاتی ہے۔ میں نے عابد بابا سے یہ بھی نہیں پوچھا تھا کہ میری نتاشا کس حال میں ہے۔ میں آگے بڑھتا رہا۔ جنگل ختم ہونے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ پھر اچانک جنگل میں روشنی کم ہونا شروع ہو گئی۔ شام ہو رہی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ جنگل میں تاریکی پھیل گئی۔ مجھے جنگل میں ایک طرف روشنی نظر آئی۔ میں آہستہ آہستہ روشنی کی طرف بڑھنے لگا۔ جب میں روشنی کے نزدیک پہنچا تو مجھے ایک جھونپڑا نظر آیا۔

میں چونک اٹھا۔ مجھے اپنا پچھلا واقعہ یاد آ گیا جب پھانسی کے پھندے سے بچا کر راگھوداس نے مجھے اپنی کالی طاقتوں کی بدولت پُراسرار جنگل میں ڈال دیا تھا اور رات ہونے پر میں جھونپڑی کے نزدیک پہنچا تھا۔ وہیں راگھوداس کی پجارن نے مجھے غلیظ شروب پلا کر گناہ پر مجبور کر دیا تھا اور میں سحر کی فسوں خیزی میں گم ہو گیا تھا۔ اب اس جھونپڑی کو دیکھ کر میں سوچنے لگا کہ کیا یہ جھونپڑی بھی مجھے کسی نئے عذاب میں پھنسا دے گی؟ میں جھونپڑی کے قریب کھڑا تھا۔ میں مڑا اور دوبارہ تاریک جنگل میں جانے لگا۔

"اے مسٹر! کون ہو تم؟" مجھے اپنے پیچھے آواز سنائی دی۔ زبان انگریزی تھی۔

میں نے پیچھے مڑ کر جھونپڑی کی طرف دیکھا تو مجھے ایک نوجوان انگریز نظر آیا جس نے پینٹ شرٹ پہن رکھی تھی اور جھونپڑی کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں مگ تھا اور مگ سے بھاپ اڑ رہی تھی۔ غالباً یہ نوجوان چائے پی رہا تھا۔ میں نے اسے دیکھ کر انگلش میں کہا کہ میں مسافر ہوں اور بھٹک کر یہاں چلا آیا۔ نوجوان نے کہا۔ آؤ جھونپڑی کے اندر آ جاؤ۔ پہلے تو میں ہچکچایا پھر جھونپڑی کے اندر چلا گیا۔ جھونپڑی میں تین نوجوان خوبصورت انگریز لڑکیاں اور دو نوجوان انگریز مرد بھی تھے اور چائے پی رہے تھے۔ جھونپڑی میں دو بیٹریاں لٹک رہی تھیں۔ جن سے جھونپڑی روشن تھی۔

"یہ کون ہے جوزف!" ایک لڑکی نے پوچھا۔ "اور جنگل میں کیا کر رہا ہے؟"

جو نوجوان مجھے اندر لے آیا تھا اس کا نام جوزف تھا۔ کہنے لگا۔ "روزی یہ مسافر ہے اور اس جنگل میں راستہ بھٹک کر یہاں پہنچا ہے۔" سارے انگریز نوجوان لڑکے اور لڑکیاں' میرے پاس آ کر میری تلاشی لینے لگے۔ مگر تسبیح کے علاوہ ان کو کچھ نہ ملا۔ ایک انگریز لڑکی نے پستول نکال کر مجھ پر تان لیا اور کہا۔

"سچ بتاؤ تم کب سے ہمارا پیچھا کر رہے ہو؟ غلط بیانی پر تمہیں اگلی دنیا پہنچا دیا جائے گا۔"

میں نے کہا۔ "دیکھو تم لوگ مجھ پر یقین کرو' میں تم لوگوں کا پیچھا ہرگز نہیں کر رہا اور ویسے بھی میں نہتا ہوں۔ میں تو خود مصیبت کا مارا ہوں' میں تم لوگوں کی خاک جاسوسی کروں گا۔"

جوزف کے ساتھ کھڑا ہوا ایک اور مرد بولا۔ "پھر بتاؤ تم کون ہو اور ان خطرات سے

پُر جنگلات میں کیا کر رہے ہو اور تم کہاں سے آئے ہو؟"

میں نے کہا۔ "تم لوگ میری بات کا یقین کرو میں تم لوگوں سے جھوٹ ہرگز نہیں بول رہا اور اگر میں نے تم لوگوں کو بتایا کہ میں کہاں سے آ رہا ہوں اور کن حالات میں جکڑا ہوا ہوں تو تم لوگوں کو یقین ہرگز نہیں آئے گا۔ بس اتنا عرض ہے کہ میں خوف و دہشت اور کالی طاقتوں کے سحر میں گرفتار ہوں۔"

آخرکار میں نے ان کو قائل کر لیا کہ میں ان کا پیچھا نہیں کر رہا بلکہ خود اپنی مشکلات کا شکار ہوں۔ جوزف نے اپنے ساتھ کھڑی لڑکی کو کہا۔ "مارگریٹ یہ شخص گو ہمارا ساتھی نہیں ہے مگر ہمارا مہمان ہے۔ اسے چائے پیش کرو۔" مارگریٹ نے بیگ سے ایک مگ نکال کر تھرماس سے چائے نکال کر مجھے پیش کی اور ساتھ ہی بسکٹ پیش کئے۔ میں مربھکوں کی طرح چائے اور بسکٹ پر ٹوٹ پڑا۔ میری اتنی بے تابی کو دیکھ کر سب مسکرانے لگے۔ چند ہی لمحوں میں میں نے گرما گرم چائے پی لی اور سارے بسکٹ کھا لئے۔ جوزف نے مجھ سے مزید بسکٹ اور چائے کا پوچھا تو میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ مجھے مزید چائے اور بسکٹ پیش کئے گئے جنہیں منٹوں میں چٹ کر گیا۔ پھر جوزف نے مجھ سے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔ دو مردوں میں سے ایک کا نام رابن اور دوسرے کا نام ولیم تھا اور لڑکیوں کے نام روزی مارگریٹ اور تھیلما تھے۔ تھوڑی دیر میں سب مجھ سے گھل مل گئے۔

"مسٹر شاہ! تم برازیل میں کیا کرنے آئے ہو؟" باتوں میں رابن نے مجھ سے پوچھا۔

برازیل کا نام سن کر میں اچھل پڑا اور میرے منہ سے بے اختیار نکل گیا۔ "یہ براعظم جنوبی امریکہ ہے؟" سب مجھے حیرت سے دیکھنے لگے۔

ولیم نے کہا۔ "کیا مطلب تمہیں اتنا بھی معلوم نہیں کہ تم برازیل میں ہو اور اس وقت برازیل کے پُرخطر جنگلات میں بھٹک رہے ہو؟"

میں نے کہا۔ "میں تم لوگوں کو بتا چکا ہوں کہ میں کالی طاقتوں کے سحر میں گرفتار ہوں۔ ان طلسمات کی بدولت کہاں سے کہاں پلک جھپکتے ہی پہنچا دیا جاتا ہوں۔" پھر ان کے اصرار پر میں نے ان کو مختصر کر کے اپنے اوپر بیتے ہوئے دہشتناک واقعات سنائے۔ سب سسپنس، خوف اور حیرت کی ملی جلی کیفیت سے میری کہانی سن رہے تھے۔

جوزف نے کہا۔ "حسن شاہ! تم کالی طاقتوں کے مالک راگھوداس کے عذاب کا شکار

ہو؟" میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ولیم نے کہا۔ "دوست! آج کے سائنسی دور میں اگر تم کسی اور کو یہ واقعات سناتے تو وہ تمہیں پاگل سمجھتا کیونکہ تمہارے اوپر بیتے ہوئے واقعات خوف و طلسمات سے پُر ہیں مگر ہم تمہاری بات کو تسلیم کرتے ہیں اور ہم نے بھی طلسم ہفت ہیکل کا نام سن رکھا ہے جہاں شیطان کے باغیوں کو بھیانک قسم کے عذاب دیئے جاتے ہیں اور وہ جگہ ابلیس پرستوں کا گڑھ ہے جہاں معصوم اور کمزور اعتقاد کے لوگوں کو شیطان کا پجاری بنایا جاتا ہے اور طلسم ہفت ہیکل ہزاروں سالوں سے طاغوتی قوتوں کا مسکن چلا آ رہا ہے۔"

اچانک مجھے خیال آیا کہ ان سے پوچھوں کہ یہ اس پُرخطر جنگل میں کیا کرنے آئے ہیں۔ میرے پوچھنے پر جوزف نے بتایا کہ ہم اس جنگل میں ایک غار کی تلاش کرنے آئے ہیں جس میں ایک تابوت ہے اور تابوت میں ہزاروں سال پرانی مصری شہزادی موجود ہے جو ہر سال پچیس جولائی کی رات اپنے تابوت سے باہر نکلتی ہے اور جنگل سے نکل کر بستی میں نکل جاتی ہے اور سات انسانوں کا خون پیتی ہے پھر دوبارہ اپنے تابوت میں چلی جاتی ہے۔

ان کی باتیں سن کر دل تو نہیں مانا کہ آج کے سائنسی دور میں ایسے واقعات بھی سننے کو ملیں گے مگر ان کے واقعات پر یقین کرنا پڑا کہ ایسا ہوتا ہوگا۔ وہ اس لئے کہ میں تو خود ہی سحر کی فسوں کاریوں میں پھنسا ہوا تھا۔

"یہ جولائی کی پچیس تاریخ کو ہی کیوں ایسا ہوتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

جوزف نے کہا۔ "حسن شاہ! تم بھی بے وقوف ہو۔ خود تو اپنے پُراسرار واقعات میں خود کو ہفت طلسم یعنی سات کے سحر میں گرفتار بتاتے ہو اور پھر بھی نہیں سمجھ سکے۔ شیطانیت سحر اور طلسمات کی دنیا میں سات کے ہندسے کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔"

"مگر جولائی اور پچیس تاریخ سے سات کا کیا تعلق بنتا ہے؟" میں نے پوچھا۔

جولائی مہینے کے حساب سے ساتویں نمبر پر آتا ہے اور پچیس تاریخ میں پانچ اور دو مل کر سات بنتے ہیں۔ اب غالباً تم میری بات سمجھ چکے ہو۔"

میں نے کہا۔ "تو گویا تم اُس تابوت کی تلاش میں آئے ہو۔" جوزف نے سر ہلا دیا۔

"مگر تم لوگ ان پُرخطر جنگلوں میں اس غار کو کہاں تلاش کرو گے؟"

ولیم نے کہا۔ "دوست! تمہاری معلومات کے لئے اتنا بھی عرض کر دوں کہ آج پچیس جولائی کی رات ہے اور ہزاروں سال پرانی مصری شہزادی آج رات اپنے تابوت سے نکلے گی اس لئے ہم سب ساتھی جنہوں نے اس خون آشام بدروح کے متعلق پوری معلومات حاصل کی ہیں' اس پرخطر جنگل میں پوری تیاری کے ساتھ داخل ہوئے ہیں۔ آج رات بارہ بجے کے بعد ہم اس پراسرار غار کی تلاش میں نکل پڑیں گے۔"

"مگر تم سب کو کیسے معلوم ہے کہ وہ بدروح مصری شہزادی ہے اور پچیس جولائی کو خون آشام بن کر جنگل سے نکل کر بستیوں میں جا کر سات انسانوں کا خون پی کر صبح ہونے سے پہلے اپنے تابوت میں چلی جاتی ہے؟" میں نے پوچھا۔

مارگریٹ نے بیگ میں سے ایک پھٹی پرانی کتاب نکال کر مجھے دی اور کہا کہ رات کے دس بج چکے ہیں اور دو گھنٹے بعد ہم اپنی خطرناک و پراسرار مہم کا آغاز کر دیں گے۔ تم اس کتاب کا مطالعہ کرو تمہیں سب باتوں کا پتہ چل جائے گا۔

میں نے وہ بوسیدہ سی کتاب کھولی اور اس کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ کتاب بہت پراسرار اور چونکا دینے والے واقعات سے لبریز تھی۔ جن کا میں مختصر خلاصہ بیان کرتا ہوں۔ اس کتاب کے مطابق آج سے تین ہزار برس پہلے مصر کے بادشاہ کی بیٹی راجینہ جسے ملک ملک سیر کرنے اور جادو و سحر سیکھنے کا بہت شوق تھا۔ اسی شوق نے اسے خطرات میں ڈال دیا۔ اس دور کا کاہن اعظم جو راجینہ کو پسند کرتا تھا' اس نے راجینہ کو جادو سکھانے کا کام شروع کیا۔ کاہن اعظم نے اپنی پراسرار طاقتوں سے پتہ چلا لیا کہ شہزادی راجینہ کو سحر سیکھنے اور ملک ملک کی سیر کرنے کا بہت شوق ہے۔ کاہن اعظم نے شہزادی کا یہ شوق دیکھتے ہوئے اسے قربانی کا بکرا بنانے کا فیصلہ کر لیا اور شہزادی کو کہا کہ اگر شہزادی ہر ماہ اماوس کی رات کو سات معصوم بچے اس کے حوالے کرے تو ان سات بچوں کی قربانی دے کر اس کی ساحرانہ قوتوں میں اضافہ ہو گا اور سات اماوس تک یہ سلسلہ رہا تو راجینہ مصر کے کاہن اعظم کے بعد سب سے بڑی ساحرہ اور بے پناہ پراسرار طاقتوں کی مالک بن جائے گی۔

پہلے تو راجینہ نے کاہن اعظم کی یہ خوفناک اور ظالمانہ شرط نہ مانی اور کاہن اعظم کو کہا کہ اگر کسی دوسرے طریقے سے اسے بڑی ساحرہ بنا دے تو کاہن اعظم کو مالا مال کر دے گی۔ مگر کاہن اعظم کو دولت سے نہیں' اپنی شیطانی طاقتوں کو بڑھانے سے دلچسپی تھی۔

دراصل کاہن اعظم خود معصوم بچوں کو شیطان کی بھینٹ چڑھا کر اپنی کالی طاقتوں میں اضافہ کرنا چاہتا تھا اور راجینہ کو اس شیطانی کام کے لئے آلۂ کار بنایا تھا۔ آخر کار کاہن اعظم نے شہزادی کے جنون کو دیکھتے ہوئے اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھایا۔ اس طرح شہزادی اپنے خاص غلاموں کے ذریعے اُن کو دولت کی چمک دکھا کر ان سے سات معصوم بچے اغوا کرا لیتی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی۔ اس طرح سات ماہ ہر اماوس کی رات سے پہلے سات معصوم بچے کاہن اعظم کو بھجوا دیتی اور اس سے سحر سیکھتی۔

جب کاہن اعظم اپنی کالی طاقتوں میں بہت زیادہ اضافہ کر کے بے پناہ کالی طاقتوں کا مالک بن گیا تو اس نے شہزادی کو شادی کا پیغام بھجوا دیا۔ شہزادی نے کاہن اعظم کو سختی سے کہا کہ میں تم سے ساحری اس لئے نہیں سیکھتی کہ تم مجھے اچھے لگتے ہو بلکہ اپنے شوق کی خاطر ساحری سیکھتی ہوں اور دوسرے دن دربار میں سب کے سامنے کاہن اعظم کو بری طرح جھڑک دیا۔ کاہن اعظم نے اپنی شکست کا بدلہ لینے کا پکا ارادہ کر لیا۔ اس نے شہزادی سے معافی مانگ لی اور اسے بڑی ساحرہ بنانے کا وعدہ کر لیا۔ چند ماہ اسے جادو سکھاتا رہا۔

جب شہزادی راجینہ سحر میں ماہر ہونے لگی تو اسے گناہ اور شیطانی کاموں میں دلچسپی ہو گئی۔ اس طرح ایک دن راجینہ نے خود کو کاہن اعظم کے حوالے کر دیا اور اس طرح خود کو کالی طاقتوں کا آلۂ کار بنا لیا۔ ایک دن کاہن اعظم نے شہزادی کو نئی دنیا کی سیر کرنے کا کہا اور اپنے سحر کی بدولت اسے مصر سے ہزاروں کوس دور برازیل لے آیا۔ یہاں ایک غار میں شیطان کے چھ دوسرے پجاری بھی موجود تھے جو طلسم ہفت ہیکل سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی اتنے بڑے کالی طاقتوں کے ماہر تھے کہ ان کی پہنچ طلسم ہفت ہیکل میں شیطان کے خاص پجاریوں میں سے تھی۔ کاہن اعظم بھی معصوم بچوں کو قربان کر کے سخت محنت کے بعد اندھیری راتوں میں شیطانی عمل کرنے کے بعد طلسم ہفت ہیکل کے خاص پجاریوں میں شامل ہو گیا تھا۔

کاہن اعظم نے طلسم ہفت ہیکل کے چھ پجاریوں کے ساتھ مل کر راجینہ سے زیادتی کی اور قتل کر کے اس کی لاش تابوت میں بند کر دی۔ چونکہ شہزادی راجینہ شیطان کی آلہ کار بن چکی تھی اس لئے مرنے کے بعد اس کی بدروح بھٹکنے لگی اور ہر سال اس کی بدروح اس کے بدن میں آ جاتی ہے اور راجینہ تابوت سے نکل کر انسانوں کی بستی میں نکل

جاتی ہے اور سات انسانوں کا خون پینے کے بعد صبح ہونے سے پہلے تابوت میں چلی جاتی ہے اور اگلے سال تک اس کا جسم تابوت میں بند رہتا ہے۔ اس طرح ہزاروں سال سے یہ سلسلہ چلتا آ رہا ہے۔

ایک نیک راہب اپنی روحانی طاقتوں کی بدولت رابینہ کے حالات سے واقف ہو گیا اور اس کی سرکوبی کے لئے نکلا۔ راہب نے یہ بھی پتا چلا لیا کہ اگر رابینہ کے سینے میں سات سلاخیں گاڑ دی جائیں تو اس کے جسم سے روح کا رشتہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور پھر کبھی یہ خون آشام بن کر انسانوں کا خون نہیں پی سکے گی۔ راہب نے رابینہ کی سرکوبی سے پہلے ایک کتاب لکھ کر اس میں سب حالات لکھ ڈالے کہ برازیل کے پُرخطرات جنگلوں میں ایک پُراسرار غار میں رابینہ کا تابوت موجود ہے اور ہر سال رابینہ کی بدروح اپنے جسم میں آ جاتی ہے اور پھر سات خون کرنے کے بعد صبح سے پہلے غار میں چلی جاتی ہے اور سال بھر تابوت میں بند رہتی ہے۔

راہب رابینہ کے حالات اور اس کی خون آشامیت کو بند کرنے کا راز کتاب میں لکھ کر اپنے خاص شاگرد کو دے کر شہزادی رابینہ کی سرکوبی کو نکلا تھا مگر پھر کبھی واپس نہ آیا۔

راہب کے خاص شاگرد نے مرنے سے پہلے اپنے استاد کی کتاب لوگوں تک پہنچا دی۔ اس سنسنی خیز کتاب کو پڑھنے کے بعد کئی لوگوں نے رابینہ کو مارنے کے لئے غار تلاش کیا مگر آج کئی سال گزرنے کے بعد بھی وہ رابینہ کے پُراسرار غار کو تلاش نہیں کر سکے اور رابینہ ہر سال پچیس جولائی کی رات کو سات خون کرنے کے بعد واپس چلی جاتی ہے۔ کئی لوگوں نے غار تلاش کرنے کی کوشش کی مگر خود ہی مارے گئے۔ آج تک غار کو تلاش کرنے والوں میں سے زندہ کوئی نہیں بچا اور دوسری خاص بات یہ ہے کہ آج تک رابینہ کی شکل بھی کوئی نہیں دیکھ سکا۔ اس لئے کئی لوگوں نے راہب کی کتاب کو من گھڑت قرار دیا مگر معمول کے مطابق سات انسانوں کی کٹی پھٹی لاشیں ملتی ہیں اور برازیل میں اب تک ایسا ہو رہا ہے۔

میں نے اس سنسنی خیز کتاب کو پڑھنے کے بعد راہن سے پوچھا کہ تم لوگوں کو یہ سنسنی خیز انکشاف کرنے والی کتاب کہاں سے ملی؟

"حسن شاہ! ہم سب کا تعلق برطانیہ سے ہے۔ ہم یہاں چند دنوں پہلے سیر کی غرض

سے آئے تھے۔ یہاں ہم جس ہوٹل میں رہتے تھے اس ہوٹل کے بوڑھے مالک کے پاس یہ کتاب تھی۔ بوڑھے نے کہا تھا کہ میرا تعلق راہب کے شاگرد خاص کی اولاد سے ہے۔ ہمیں چونکہ پُراسرار علوم کی چھان بین کرنے کا بہت شوق ہے اس لئے ہم نے اس بوڑھے کو بڑی مشکلوں سے راضی کیا ہے کہ وہ ہمیں کتاب دے دے۔ ہم اس کتاب کی بدولت اس ہزاروں سال پرانی مصری شہزادی کی بدروح کو مار کر اس کی خون آشامیت کا خاتمہ کر کے لوگوں کو ایک بڑے خطرے سے نجات دلانا چاہتے ہیں۔"

جوزف نے مجھ سے کتاب لے کر جیب سے ایک اور بوسیدہ کاغذ نکال کر کتاب میں رکھا اور کتاب کو مارگریٹ کے حوالے کر دیا اور مارگریٹ نے کتاب بیگ میں رکھ کر بیگ کو بند کر دیا۔

میں نے جوزف سے پوچھا کہ یہ اس نے جیب سے کون سا بوسیدہ کاغذ نکال کر کتاب میں رکھا ہے۔ جوزف نے کہا کہ کچھ نہیں یہ ایک عام سا کاغذ ہے اور بات کو گھما کر دوسری طرف لے گیا اور کہا کہ ہم تھوڑی دیر بعد اس غار کی تلاش میں نکل جائیں گے۔ مگر میرے ذہن میں کھلبلی مچ گئی کہ اگر یہ غیر اہم کاغذ ہے تو مجھ سے کیوں چھپایا گیا لیکن میں خاموش رہا اور ان سے کاغذ کے متعلق زیادہ بات نہ کی لیکن اس بات کا مجھے بعد میں پتہ چلا کہ سب فتنوں کی جڑ وہی کاغذ کا ٹکڑا ہے اور یہی کاغذ ہی انہیں موت کے منہ میں لے جانے والا ہے اور آگے جا کر ایک مرتبہ پھر میں پُراسرار اور خوفناک واقعات کے نئے بھنور میں پھنسنے والا ہوں۔

☆-------☆-------☆

اصل میں ان سب لالچی لوگوں کو کسی سے ہمدردی نہیں تھی اور نہ ہی یہ ہزاروں سالوں پرانی مصری شہزادی کی بھٹکتی ہوئی خون آشام بدروح کو مارنے نکلے تھے بلکہ خزانے کی تلاش میں آئے تھے۔ جو کاغذ کا بوسیدہ ٹکڑا جوزف نے مجھے نہیں دکھایا تھا اس میں غار کا نقشہ درج تھا اور خاص بات یہ لکھی ہوئی تھی کہ اس غار میں تابوت کے اندر بہت سا خزانہ موجود ہے جو ہزاروں سال پرانی خون آشام مصری شہزادی کی بدروح کا خاتمہ کرے گا اس کا انعام تابوت میں موجود بے پناہ خزانہ ہے اور درحقیقت یہ سب انگریز نوجوان لڑکے لڑکیاں خزانے کے حصول کی خاطر اس پرُخطر جنگل میں آئے تھے مگر ان بدنصیب لالچیوں کو یہ پتہ نہیں تھا کہ ان کی یہی لالچ ان کو موت کے منہ میں لے جانے کے لئے منتظر ہے۔

کچھ دیر بعد جوزف نے اپنے ساتھیوں سے کہا ”دوستو اب وقت ہو چکا ہے۔ چلنے کی تیاری کرو۔ پھر سب نے بیگ کو کھول کر اس میں سے پستول چاقو رسی اور دو تین بوریاں نکالیں اور ہر کسی نے ایک پستول اور چاقو اٹھالیا اور دیگر ضروریات کی چیزیں اٹھا کر جھونپڑی (خیمے) سے باہر نکل گئے۔ مجھے کسی نے چلنے کی آفر نہ کی اور سب باہر نکل کر تاریک جنگل میں بیٹریاں ہاتھوں میں تھامے آگے بڑھنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے جنگل میں غائب ہو گئے۔

اب میں جھونپڑی میں بالکل تنہا رہ گیا تھا۔ جھونپڑی میں اس وقت صرف ایک بیٹری ہی جل رہی تھی۔ اب تنہائی میں اپنے حالات پر غور کرنے لگا۔ کاش اُس روز میں ٹرین کا سفر نہ کرتا اور نہ ہی خبیث راگھوداس سے ملاقات ہوتی۔ اُسی منحوس کی وجہ سے میرے والدین قتل ہوئے اور میری بیوی نتاشا مجھ سے بچھڑ گئی۔ میں خوف و دہشت اور طلسمات میں پھنستا چلا گیا۔ مجھے اس وقت شدت سے نتاشا کی یاد ستانے لگی۔ پتہ نہیں

میری معصوم اور نازک اندام بیوی شیطانوں کے دیس میں کس حال میں ہو گی۔ اچانک مجھے اس جھونپڑی سے وحشت ہونے لگی۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور جھونپڑی سے باہر آگیا۔ باہر ہر طرف گھٹاٹوپ اندھیرا تھا اور اس تاریکی میں مجھے جنگل کے درخت بھوت نظر آنے لگے۔ میں دوبارہ جھونپڑی میں آگیا اور جھونپڑی میں موجود واحد بیٹری اٹھالی۔ اچانک میری نظر بیگ پر پڑی۔ میں نے بیگ کو کھول کر دیکھا تو اس میں چند پہننے کے لباس تھے۔ میں لباس کو اٹھا کر بیگ سے باہر نکالنے لگا مجھے بیگ میں لوہے کی چھوٹی چھوٹی چند سلاخیں نظر آئیں۔ میں نے ان سلاخوں کی تعداد گنی تو پوری سات ہی تھیں۔ میں حیران ہوا کہ یہ انگریزوں کی پارٹی تو خون آشام مصری شہزادی کو مارنے گئی ہے اور راہب کی کتاب کے مطابق تو خون آشام مصری شہزادی کی بدروح کا خاتمہ تو اس کے سینے میں سات سلاخیں گاڑنے سے ہو گا۔ پھر یہ سب اصل چیز کیوں بھول گئے ہیں؟

میں نے کچھ سوچ کر تمام سلاخیں اپنے پاس سنبھال لیں اور بیٹری سمیت جھونپڑی سے نکل کر تاریک جنگل میں نکل گیا۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہا تھا۔ بیٹری کی تیز روشنی میری بھرپور مدد کر رہی تھی۔ میرے ذہن میں صرف ایک ہی دھن سوار تھی کہ میں ہی خون آشام مصری شہزادی کی بدروح کا خاتمہ کروں۔ اچانک مجھے نسوانی چیخوں کی آواز سنائی دی۔ میں تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ میرے اندازے کے مطابق اس وقت رات کے ایک بجے کا ٹائم تھا۔ میں تیزی سے آواز کا تعین کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے ایک بہت ہی ہولناک منظر دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ مارگریٹ ایک درخت کے ساتھ کھڑی تھر تھر کانپ رہی ہے۔ ایک بہت بڑا ایناکونڈا رابن کے جسم کو نگل رہا تھا۔ (ایناکونڈا ایک بہت بڑا اژدھا ہوتا ہے جو برازیل کے جنگلوں میں درختوں کے اوپر بسیرا کرتا ہے اور اچانک اپنے غافل شکار پر درخت پر سے چھلانگ لگا کر اپنے شکار کو دبوچ لیتا ہے)

میں نے بیٹری کی روشنی میں دیکھا کہ رابن سینے تک ایناکونڈا کے منہ میں پہنچ چکا تھا۔ میں حیران تھا کہ مارگریٹ کے علاوہ رابن کے باقی ساتھی کہاں چلے گئے؟ میرے پاس کوئی ہتھیار بھی نہیں تھا۔ اچانک مجھے پستول نظر آیا جو مارگریٹ کے پاس پڑا ہوا تھا۔ میں نے فوراً بھاگ کر پستول اٹھایا اور بے دریغ ایناکونڈا پر گولیاں برسانے لگا۔ چونکہ میں بے

شمار دہشت ناک مناظر سے گزر چکا تھا اس لئے میں نے اپنے ہوش و حواس قائم رکھے۔ ایناکونڈا کے جسم سے خون نکلنے لگا۔ مگر مجال ہے کہ ایناکونڈا رابن کو چھوڑے۔ زخمی ہونے کے باوجود ایناکونڈا تیزی سے میری طرف بڑھنے لگا۔ میں نے بیٹری کی روشنی اس کی آنکھوں کی طرف کرتے ہوئے دو گولیاں چلائیں جو سیدھی ایناکونڈا کی آنکھوں میں جا گھسیں۔ ایناکونڈا کے منہ سے زوردار پھنکار بلند ہوئی اور وہ زور سے اِدھر اُدھر سر مارنے لگا۔

تکلیف کے باعث ایناکونڈا نے رابن کو نگلنے کے بجائے باہر اگل دیا اور منہ سے خوفناک آوازیں نکالتا ہوا تیزی سے رینگتا ہوا جنگل میں غائب ہو گیا۔ اب میں تیزی سے رابن کے قریب آیا مگر چیک کرنے پر معلوم ہوا کہ بد قسمت رابن کی روح اس کے جسم سے پرواز کر چکی ہے۔ مارگریٹ تیزی سے آگے بڑھی اور رابن کے مردہ جسم سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگی۔ میں نے اسے رونے دیا جب اچھی طرح رونے کے بعد مارگریٹ چپ ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا۔ "تم اور رابن اکیلے کہاں بھٹک رہے ہو۔ تمہارے باقی ساتھی کہاں ہیں؟"

"ہم دو دو کی ٹولیوں میں اس پُراسرار غار کو تلاش کر رہے تھے۔" مارگریٹ نے روتے ہوئے بتایا۔ "اچانک اس درخت کے اوپر سے نامراد ایناکونڈا نے نمودار ہو کر رابن کو فوراً اپنے شکنجے میں لے لیا۔"

"تم اپنے ساتھی کی مدد کر سکتی تھیں مگر اس کے برعکس تم درخت کے ساتھ کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھیں اگر ذرا ہمت کرتی تو اپنے ساتھی کو بچا سکتی تھیں۔ میں حیران ہوں کہ تم لوگ کس طرح خون آشام بدروح کا خاتمہ کرنے آئے ہو' مجھے تو کچھ اور ہی چکر لگتا ہے۔" میں بولتا چلا گیا۔

"ہمارا اصل مقصد خزانے کی تلاش ہے۔" مارگریٹ نے کہا۔ "رہا مصری خون آشام بدروح کا معاملہ تو اس کے متعلق ہم نے سن رکھا ہے کہ اسی جنگل میں اس کا مسکن ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی غار میں اس کا تابوت موجود ہے۔ ہم تین گروہ بنا کر اس غار کی تلاش کر رہے ہیں۔"

ابھی مارگریٹ نے اتنا ہی کہا تھا کہ مجھے ایک زوردار نسوانی چیخ سنائی دی۔ چیخ کی

آواز اتنی دردناک تھی جیسے کسی لڑکی کو بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ میں اور مارگریٹ چیخ کی آواز سن کر فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں پستول کو ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ کر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ مارگریٹ اپنے مُردہ ساتھی کو چھوڑ کر میرے پیچھے آنے لگی۔ ایک طرف جنگل میں روشنی نظر آئی۔ مارگریٹ نے چیخ چیخ کر اپنے ساتھیوں کو بلانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک طرف سے جوزف اور روزی نمودار ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں بیٹریاں تھیں۔ جوزف اور روزی مارگریٹ کو میرے ساتھ دیکھ کر حیران ہوئے اور پوچھا کہ رابن کہاں ہے؟ مارگریٹ نے روتے ہوئے رابن کی بھیانک موت کا واقعہ سنا دیا۔

"کاش ہم سب مل کر اس غار کو تلاش کرتے۔" جوزف نے رنجیدہ ہو کر کہا۔ "اب پتہ نہیں ولیم اور تھیلما کہاں بھٹک رہے ہوں گے؟"

ابھی جوزف نے اتنا ہی کہا تھا کہ ایک دفعہ پھر بھیانک چیخ بلند ہوئی جیسے کسی لڑکی کو بے دردی سے ذبح کیا جا رہا ہو۔ ہم سب تیزی سے اس گنجان اور تاریک جنگل میں بیٹریوں کی روشنی کی مدد سے آواز کی سمت کا تعین کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ روزی نے خدشہ ظاہر کیا کہ کہیں ولیم اور تھیلما کسی مشکل میں نہ پھنس گئے ہوں۔ اچانک ہمیں ایسا محسوس ہوا جیسے ہمارے پاؤں تلے سے زمین سرک گئی ہو۔ ہم قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے گرنے لگے۔ پھر ہمارے پاؤں زمین سے ٹک گئے۔ پستول اور بیٹریاں ہمارے ہاتھوں سے نکل کر کہیں گم ہو چکے تھے۔ ہمیں یوں محسوس ہوا جیسے ہم کسی غار میں موجود ہوں۔ غار میں ہلکی ہلکی روشنی تھی۔ ہم سب اس پُراسرار غار میں دم سادھے آگے بڑھنے لگے۔ غار آگے جا کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ ہمیں غار کے دوسری سمت سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ ہم سب چونک کر غار کی دوسری سمت دیکھنے لگے۔ ہم نے غور کیا تو ولیم اور تھیلما خوفزدہ انداز میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھ رہے تھے۔ جوزف' روزی اور مارگریٹ نے دونوں کو آوازیں دیں تو دونوں ہمیں دیکھ کر تیزی سے ہماری طرف بڑھنے لگے اور ہمارے نزدیک پہنچ گئے۔ ولیم کے پوچھنے پر مارگریٹ نے دونوں کو رابن کی بھیانک موت اور دیگر تمام واقعات سنا دیئے۔

میں نے ولیم سے پوچھا کہ وہ دونوں کیسے اس غار میں پہنچے؟ تھیلما نے بتایا کہ وہ دونوں جنگل میں اس پُراسرار غار کو تلاش کر رہے تھے کہ اچانک یوں محسوس ہوا جیسے ان

کے پاؤں تلے سے زمین سرک گئی ہو اور انہوں نے بعد میں خود کو اس پُراسرار غار میں پایا اور ہم آگے بڑھنے لگے۔

میں نے غور کیا تو ولیم اور تھیلما کے کندھوں پر دو دو خالی بوریاں تھیں۔ میں سمجھ گیا کہ یہ لالچی لوگ خزانے کی تلاش میں اِدھر آئے ہیں۔ ہم سب آگے بڑھنے لگے۔ اچانک غار کی دھیمی روشنی ختم ہو گئی۔ میں حیران ہوا کہ یہ اچانک غار کی روشنی ختم کیوں ہو گئی۔ اچانک گھٹاٹوپ اندھیرے میں کسی لڑکی کی بھیانک چیخ سنائی دی۔ چیخ معمول کے مطابق بہت دردناک تھی۔ چیخ کے بعد دوبارہ غار میں روشنی پھیل گئی جیسے ہی روشنی پھیلی تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جہاں میں تنہا تھا۔ ایک بار پھر میں خوف و دہشت اور سحر کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔ میں نے کمرے میں ایک تابوت دیکھا جس کا ڈھکنا بند تھا۔ میں نے ہمت کر کے تابوت کا ڈھکنا کھول کر دیکھا تو خوف و حیرت سے اچھل پڑا تابوت کے اندر ایک انتہائی خوبصورت لڑکی کا کٹا ہوا سر پڑا تھا۔ میں غور سے دیکھنے لگا۔ لڑکی کا چہرہ بہت خوبصورت تھا اور سر پر تاج رکھا ہوا تھا۔ جیسے کسی شہزادی کی گردن کاٹ کر تابوت میں رکھ دی گئی ہو۔ اچانک مجھے محسوس ہوا جیسے شہزادی کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی ہیں۔ پھر اچانک لڑکی کا کٹا ہوا سر زور سے تڑپا اور اس کے منہ سے دردناک چیخ بلند ہوئی اور میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کی کٹی ہوئی گردن سے خون نکلنے لگا پھر یہ خون دھواں بن کر تابوت سے باہر نکلنے لگا۔ یہ ہوشربا منظر دیکھ کر میں نے فوراً ڈھکنا تابوت کے اوپر رکھا اور تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اب میں نے غور سے کمرے کا جائزہ لیا تو اس پُراسرار کمرے میں اس تابوت کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں تھی۔ اچانک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو کمرے میں ایک دروازہ نمودار ہو چکا تھا۔ میں بے دھڑک اس پُراسرار کمرے سے نکل گیا۔ میں نے خود کو ایک دوسرے کمرے میں پایا۔ اس کمرے میں بھی تابوت موجود تھا۔ اب مجھے تجسس ہوا کہ اس تابوت کو بھی دیکھوں میں نے تابوت کا ڈھکنا ہٹا کر دیکھا تو ایک دفعہ پھر حیرت سے اچھل پڑا۔ تابوت میں ایک کٹا ہوا بازو پڑا تھا۔ میں نے تابوت کا ڈھکنا بند کر دیا اس کمرے کے آگے اور کمرہ تھا۔ یہاں بھی تابوت موجود تھا۔ الغرض اس پُراسرار غار میں سات کمرے تھے۔ ہر کمرے میں تابوت موجود تھا اور ہر تابوت میں ایک لڑکی کے مختلف اعضاء موجود تھے۔ تو گویا ایک

لڑکی کے اعضاء کاٹ کر اسے سات تابوتوں میں رکھا گیا تھا۔

اس طرح ساتوں کمروں کے ساتوں تابوت چیک کرنے کے بعد ساتویں کمرے سے باہر نکلا تو میں نے خود کو ایک بہت بڑے ہال کمرے میں پایا۔ اس ہال کمرے کے در و دیوار اور چھت مکمل سیاہ تھے جیسے اس کمرے کو جلا دیا گیا ہو۔ اس کمرے میں ہر طرف سونے چاندی کے ڈھیر موجود تھے۔ اتنا عظیم الشان خزانہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے اچانک کمرے کا واحد دروازہ کھلا اور انگریزوں کی پارٹی کمرے میں داخل ہو گئی۔ سب کے رنگ خوف سے زرد تھے مگر جیسے ہی یہ سب اس کمرے میں داخل ہوئے اتنے عظیم الشان خزانے کو دیکھ کر خوشی سے اچھلنے لگے اور بوریوں میں خزانہ بھرنے لگے اور اس بات کو یکسر بھول گئے کہ وہ ایک طلسم کدے میں موجود ہیں۔ ایک دم کمرے کا فرش بُری طرح ہلنے لگا اور پھر اچانک فرش پھٹا اور اس میں سے ایک تابوت نمودار ہوا۔ پھر تابوت کا ڈھکنا اپنے آپ کھلنے لگا۔ سب خزانے کو چھوڑ کر دہشت زدہ ہو کر طلسماتی منظر دیکھنے لگے۔ اچانک کمرے میں بھیانک اور دردناک چیخ بلند ہوئی۔ غالباً چھٹی مرتبہ یہ چیخ ابھری تھی۔ میں سمجھ چکا تھا کہ خون آشام مصری شہزادی کی بدروح معمول کے مطابق اس کے جسم میں آنے والی ہے۔ اچانک ایک سایہ کمرے میں نمودار ہوا اور تابوت کے اندر چلا گیا۔ پھر ایک زوردار اور بے حد دردناک چیخ تابوت کے اندر سے بلند ہوئی۔ یہ ساتویں چیخ تھی۔ تابوت سے دھواں نکلنے لگا۔ پھر جب دھواں ختم ہوا تو تابوت میں سے ایک انتہائی خوبصورت لڑکی برآمد ہوئی۔ میں اس لڑکی کو دیکھ کر اچھل پڑا۔ یہ تو وہی سر کٹی لڑکی تھی جسے میں نے پہلے کمرے میں دیکھا تھا۔

کمرہ بھیانک قہقہوں سے گونج اٹھا۔ کمرے میں اچانک ہزاروں چمگادڑیں نمودار ہوئیں اور سب انگریزوں کے جسم سے چمٹ گئیں۔ پہلے ہی وہ سب خوف اور دہشت سے تھر تھر کانپ رہے تھے۔ چمگادڑوں نے ان کے جسم کو کھانا شروع کر دیا۔ پھر بے شمار چمگادڑ میری طرف بڑھنے لگے۔ میں تسبیح اپنے ہاتھ میں لے کر سر کے اوپر گھمانے لگا۔ جیسے ہی کوئی چمگادڑ میرے نزدیک آتا اس کو آگ لگ جاتی۔ تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ تمام چمگادڑیں اس منحوس کمرے سے غائب ہیں مگر سارے بدقسمت انگریز خزانے کے لالچ میں خون آشام چمگادڑوں کی غذا بن چکے تھے۔ ان سب کی کٹی پھٹی لاشیں فرش پر پڑی تھیں۔

میری نظر تابوت پر پڑی تو ایک اور دہشت ناک منظر میں نے دیکھا۔ تابوت آہستہ آہستہ زمین میں دھنس رہا تھا اور جیسے جیسے تابوت زمین میں دھنس رہا تھا تابوت والی لڑکی کا چہرہ سیاہ اور بدنما ہوتا جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی تابوت زمین کے اندر غائب ہوا۔ خوبصورت لڑکی اب انتہائی بھیانک شکل میں بدل چکی تھی۔ میں خوف و حیرت سے یہ عجیب منظر دیکھ رہا تھا۔ پھر اس بھیانک اور بدنما لڑکی نے آنکھیں کھول دیں۔ اف میرے خدا' اس بھیانک لڑکی کی آنکھیں سرخ انگارہ تھیں۔ لڑکی مجھے دیکھ کر چونکی جیسے ابھی ہوش میں آئی ہو۔ میں سمجھ چکا تھا کہ مصری شہزادی کی بدروح اس کے جسم میں آ چکی ہے اور یہ خون آشام بن کر سات انسانوں کا خون کرے گی۔ بدنما لڑکی جو غالباً خون آشام مصری شہزادی ہی تھی' تیزی سے میری طرف بڑھنے لگی۔

میں نے فوراً سلاخیں اپنی قمیض کی جیب سے نکالیں اور ایک سلاخ زور سے بدنما لڑکی کے سینے کی طرف ماری یہ میری خوش قسمتی اور مصری شہزادی کی بدروح کی بدقسمتی تھی جیسے ہی میں نے سلاخ ماری تو وہ سیدھی اس کے سینے میں پیوست ہو گئی اور اس کے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور باقی ماندہ سلاخیں اس کے سینے میں گاڑنے لگا۔ جیسے ہی ساتویں سلاخ اس کے سینے میں لگی بدنما لڑکی دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گئی اور اس کا جسم حرکت کرنا بند ہو گیا۔ میں اپنی اس غیر متوقع کامیابی پر حیران رہ گیا کہ اتنی آسانی سے اور اتنی جلدی خون آشام مصری شہزادی ہزاروں سال بعد آج ہمیشہ کے لئے مر چکی ہے اور اس کی بدروح کا اس کے جسم سے ہمیشہ کے لئے رابطہ ختم ہو چکا ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے مصری شہزادی کا چہرہ دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آ گیا پھر اس کے جسم سے گوشت دھواں بن کر غائب ہونے لگا۔ میں حیرت سے یہ ہوشربا منظر دیکھنے لگا۔ پھر آخرکار کمرے میں مصری شہزادی کا ڈھانچہ رہ گیا۔

میں اس طرح کے طلسماتی مناظر پہلے بھی دیکھ چکا تھا اور میں سحر کی فسوں کاریوں میں مکمل طور پر پھنس چکا تھا۔ یہ میرے لئے نئی بات نہ تھی۔ میں نے اب کمرے کا جائزہ لیا تو کمرے میں خزانے سے بھری ہوئی دو بوریاں پڑی تھیں۔ ان بوریوں کو ان بدقسمت انگریزوں نے بھرا تھا مگر ان کی کئی پھٹی لاشیں بھی ان بوریوں کے ساتھ پڑی تھیں۔ واقعی یہ بات سچ ہے کہ لالچ انسان کو موت کے منہ میں لے جاتا ہے۔ پہلے بھی کئی پارٹیاں خون

آشام مصری شہزادی کی سرکوبی کے لئے نکلی تھیں مگر درحقیقت سب ہی کو خزانے کا لالچ تھا اور خزانے کے لالچ نے اب تک ہزاروں لوگوں کو موت کے منہ میں پہنچا دیا تھا۔ اچانک میرا سر چکرانے لگا اور غنودگی طاری ہونے لگی۔ میں نے اپنے ذہن کو بیدار رکھنے کی بہت کوشش کی مگر بے سود' میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆-----☆-----☆

جب میری آنکھ کھلی تو میں نے خود کو عابد بابا کے گھر کے کمرے میں پایا۔ میں حیرت سے اچھل پڑا کہ میں پلک جھپکتے ہی برازیل سے ہندوستان کیسے پہنچ گیا۔ یہ غالباً وہی کمرہ تھا جہاں عابد بابا نے میرے جسم سے روحاب کا غلیظ اور شیطانی مشروب نکالا تھا۔ ابھی میں حیرت سے کمرے میں اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا کہ کمرے میں عابد بابا داخل ہوئے اور مجھے دیکھ کر مسکرانے لگے۔ عابد بابا کو دیکھ کر میں نے کہا۔

"بابا! یہ میں کس عذاب میں پھنس گیا ہوں اور سحر کی بدولت کہاں سے کہاں پہنچا دیا جاتا ہوں۔ یہ تقدیر میرے ساتھ کیا کھیل کھیل رہی ہے؟"

"حسن شاہ! میں نے تم کو ہدایت کی تھی کہ تم نے نمازیں نہیں چھوڑنی اور دوسری ہدایت یہ کی تھی کہ جب تک میں نہ آ جاؤں تم نے اس گھر سے باہر نہیں نکلنا۔ مگر تم نے اس دن ساری نمازیں قضا کر دی تھیں اور آدھی رات کو گھر سے نکل کر قبرستان چلے گئے تھے۔ پھر وادی دہشت کے سردار گوبان اور راگھوداس کے سحر میں گھر گئے تھے۔ اگر میں تمہاری مدد کو نہ آتا تو وہ شیطان کے پجاری تم سے اپنا شیطانی کام کروا چکے ہوتے اور بعد میں تمہیں شیطان کا پجاری بنا لیتے یا پھر ہفت طلسم لے جا کر عذاب میں مبتلا کرتے۔ مگر اللہ کے کرم سے میں نے اُن خبیثوں کو ان کے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہونے دیا اور اب ہم دونوں مل کر شیطانی چیلوں کا مقابلہ کریں گے۔ خاص کر طلسم ہفت ہیکل کو تباہ کر کے گوبان اور راگھوداس کا بھی خاتمہ کریں گے۔"

"آپ مجھے یہ بتائیں کہ میں برازیل کیسے پہنچ گیا تھا؟ اور کیا واقعی میں نے مصری شہزادی کا خاتمہ کیا ہے؟ مجھے تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میں نے کوئی خواب دیکھا ہے۔"

عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا تم منحوس راگھوداس کی وجہ سے مکمل طور پر سحر کی دنیا میں ڈوب چکے ہو۔ ابھی تو تمہیں اور بھی طلسمات اور سحر سے مقابلہ کرنا ہے۔ تم نے کوئی

خواب نہیں دیکھا بلکہ حقیقت میں مصری شہزادی کو عذاب سے بچایا ہے۔ یہ سب شیطان مردود کے چکر ہیں جس کی وجہ سے مصری شہزادی خون آشام بن جاتی تھی مگر تم نے لوگوں پر ہی نہیں بلکہ مصری شہزادی پر بھی بہت بڑا احسان کیا تھا۔ وہ اس لئے کہ بے شمار دردناک عذابوں سے گزرنے کے بعد ہی اس کی بدروح اس کے جسم میں داخل ہوتی تھی اور مصری شہزادی کا خون آشام بننا بھی شیطان مردود کی ہی کارستانیاں تھیں۔"

"اچھا بابا! یہ بتائیں کہ میں پلک جھپکتے ہی کوسوں دور کیسے پہنچا دیا جاتا ہوں؟"

"بیٹا! میں تم سے کہہ چکا ہوں کہ تم شیطانی طاقتوں کے سحر میں انتہائی خوفناک حد تک جکڑے ہوئے ہو۔ راگھوداس کالی طاقتوں کا بہت بڑا کارندہ ہے۔ وہ ہر طریقے سے تمہیں اپنے ناپاک مقصد کی خاطر استعمال کرنا چاہتا ہے .... تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ مصری شہزادی تم سے اتنی آسانی سے نہ مرتی۔ تمہاری مدد کے لئے ایک بہت بڑی طاقت بھی تمہارے ساتھ تھی۔"

میں نے حیران ہو کر کہا۔ "بابا! آپ کس طاقت کا ذکر کر رہے ہیں اور دوسرا یہ کہ اس طاقت نے جوزف اور اس کے ساتھیوں کی مدد کیوں نہیں کی؟ وہ سب خون آشام چیگادڑوں کی خوراک بن گئے تھے۔"

عابد بابا نے کہا۔ "ان بدقسمت لالچیوں کی موت کا وقت آ گیا تھا۔ اس لئے خزانے کی لالچ ان سب کو بھیانک موت کی طرف لے گئی تھی۔ رہا تمہاری مدد کا معاملہ تو میں تمہیں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ایک مسلمان جن میرا مؤکل ہے۔ اس نے مصری شہزادی کی بدروح کا خاتمہ کرنے میں تمہاری مدد کی ہے۔"

"آپ نے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ جب جنگل میں راگھوداس سانڈ پر چڑھ کر ہماری طرف آیا تھا اس وقت آپ نے حصار بنایا تھا۔ مگر میں گِدھوں کے ڈر سے دائرے کے باہر نکل گیا تھا اور راگھوداس نے خنجر مجھے مارا تھا مگر میں خنجر لگنے سے بے ہوش ہو گیا تھا پھر ہوش آنے پر میں اسی جگہ بے ہوش تھا مگر آپ اور وہ خبیث راگھوداس کہیں نظر آئے تھے۔ آخر اس کی کیا وجہ تھی؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ وہ سحر زدہ خنجر تمہارے سینے میں لگا تھا مگر تم نے تسبیح گلے میں ڈال رکھی تھی۔ راگھوداس کا خنجر چونکہ مقدس تسبیح کے ساتھ لگا تھا اس لئے تم پر سحر

کا زیادہ اثر نہیں ہوا۔ مگر تم بے ہوش ضرور ہو گئے تھے۔ اس کے بعد میری اور اس ابلیس پرست کی لڑائی ہوئی تھی۔ وہ مکار اتنی جلدی مرنے والا نہیں ہے مگر اس وقت شکست کھا کر بھاگ گیا تھا۔ پھر بعد میں میں تمہاری مدد کی خاطر ناصر کو چھوڑ کر اپنے وظیفے کو پورا کرنے کی خاطر تم سے الگ ہو گیا تھا۔"

"آپ نے مجھے یہ نہیں بتایا کہ آپ ہندوستان سے کوسوں دور کیسے پہنچ گئے تھے؟"

"یہ سب قدرت کے راز ہیں۔ مجھے اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ میں وہاں کیسے پہنچا تھا۔ ہاں البتہ تمہیں اس بات کا اندازہ ہو چکا ہے کہ خالق کائنات نے مجھ گناہگار کو چند طاقتیں بخشی ہیں جن کی بنا پر میں شیطان پرستوں کا مقابلہ کر سکتا ہوں۔" یہ کہہ کر عابد بابا نے کہا۔ "آؤ بیٹا! نماز کا وقت ہونے والا ہے' مسجد کی طرف چلتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے تم نہا دھو کر نئے کپڑے پہن لو۔"

نماز کے بعد عابد بابا نے مجھے مسجد میں نمازیوں سے ملوایا۔ میں نے ایک بات نوٹ کی کہ لوگ عابد بابا کی بہت زیادہ عزت و تکریم کر رہے تھے۔

عابد بابا میرے ساتھ دوبارہ اپنے گھر کی طرف چل دیئے۔ جب ہم گھر پہنچے تو دروازہ بند تھا۔ میں حیران ہوا کہ اندر سے دروازہ کس نے بند کیا ہے۔ عابد بابا نے دروازہ کھٹکھٹایا تو تھوڑی دیر بعد اندر سے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ ہم دونوں اندر چلے گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک دبلی پتلی سانولے رنگ کی مگر بہت حسین اور معصوم شکل کی نوجوان لڑکی موجود تھی۔ اس نے سر پر دوپٹہ اوڑھ رکھا تھا۔ عابد بابا نے کہا۔

"حسن شاہ! یہ میری پوتی ہے۔ میرا ایک ہی بیٹا تھا اور یہ اس کی ایک ہی بچی راشدہ ہے۔ ایک حادثے میں میرا بیٹا اور بہو فوت ہو گئے تھے۔ میری بیوی بھی بہت عرصہ پہلے فوت ہو چکی ہے۔ میری پوتی میرے ساتھ ہی رہتی ہے۔"

ہم دونوں چلتے ہوئے دوبارہ اس کمرے میں آ گئے جہاں پہلے موجود تھے۔ میں نے کہا بابا اب آپ کا کیا پروگرام ہے؟ عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! کھانا کھا لو پھر تمہیں طلسم ہفت ہیکل جانا ہے اور اسے تباہ و برباد کرنا ہے۔ تمہیں اس مہم میں خطرناک مرحلوں سے گزرنا ہو گا اور ہیبت ناک مناظر سے واسطہ پڑے گا۔ مگر تم گھبرانا ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور میری دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ ویسے تو ابلیس پرستوں کے ہزاروں مسکن ہیں مگر جہاں

تک ہم سے ہو سکے گا ہم کالی طاقتوں کا مقابلہ کریں گے۔ جیسا کہ تمہیں شہزادہ تاتیق اور زرگین کاروس بتا چکے ہیں کہ طلسم ہفت ہیکل شیطان پرستوں کا ہزاروں سالوں سے ظلم و بربریت کا غلیظ مسکن چلا آ رہا ہے۔ اب اللہ کے کرم سے اس کی تباہی کا وقت آ چکا ہے۔ پھر اس کے بعد تمہیں اپنی بیوی کے لئے وادی دہشت بھی جانا ہے۔"

جب عابد بابا نے نتاشا کا ذکر کیا تو میرا دل اپنی حسین اور محبوب بیوی کی خاطر اداس ہو گیا۔ میں نے کہا۔ "بابا! کہیں انتقام میں کالی طاقتوں کے نمائندے گوبان اور خبیث سادھو راگھوداس نے میری بیوی کو نقصان تو نہیں پہنچا دیا؟"

عابد بابا نے کہا۔ "تمہاری بیوی بہت نیک ہے۔ پنجگانہ نمازی اور حافظ قرآن ہے۔ وادی دہشت میں ایک طلسماتی کمرے میں تمہاری بیوی کو گوبان نے قید کر رکھا ہے۔ اس وقت تمہاری بیوی تمہارے گھر میں سات سر کٹے شیطانی چہروں کی دہشت سے خوف کے باعث بے ہوش ہو گئی تھی اور اس کی بے ہوشی کے باعث شیطان پرستوں نے اسے وادی دہشت میں قید کر دیا تھا۔ تمہارے راگھوداس کا حکم نہ ماننے اور مسلسل ہٹ دھرمی کے باعث راگھوداس نے گوبان کو تمہاری بیوی کو اذیت ناک موت مارنے حکم دے دیا تھا۔ ویسے بھی کئی بار تمہاری بیوی کا معصوم چہرہ اور دلکش حسن دیکھنے پر گوبان بری نیت سے تمہاری بیوی کے پاس جانے کی کوشش کرتا رہا ہے اور اب بھی اس کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ مگر جیسا کہ تمہاری بیوی حافظ قرآن ہے وہ مسلسل اس کفرستان میں مقدس کلمات کا ورد کرتی رہتی ہے جس کی بنا پر شیطانی قوتیں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں۔"

"نتاشا اتنے عرصے سے شیطانوں کے دیس میں ان کے رحم و کرم پر زندہ کیسے ہو گی؟"

عابد بابا میری بے تابی دیکھ کر مسکرائے پھر کہا۔ "میرے ایک جن زاد دوست نے تمہاری بیوی کے چاروں طرف حصار کھینچ دیا ہے اور تمہاری بیوی مسلسل مقدس کلمات کا ورد کرتی رہتی ہے اور اس کے علاوہ بھی تمہاری بیوی کے سونے کے وقت اللہ کے کرم سے میرا دوست تمہاری بیوی کی جان' عزت و آبرو کی حفاظت بھی کرتا ہے۔"

"بابا تو پھر میری بیوی کو آپ کے جن دوست وادی دہشت سے لے کر آ سکتے ہیں؟"

عابد بابا نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا پھر کچھ دیر بعد مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ "بیٹا! اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے۔ انشاء اللہ طلسم ہفت ہیکل تباہ ہو جائے تو پھر تمہیں خود ہی اپنی بیوی کے لئے وادی دہشت جانا پڑے گا اور تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ جب تک خبیث سادھو راگھوداس زندہ ہے وہ تمہارا پیچھا کبھی نہیں چھوڑے گا اس کے مرنے کے بعد ہی تمہیں سکون نصیب ہو گا۔ طاغوتی طاقتوں نے تم پر خوفناک سحر کا جال بن رکھا ہے۔اب تمہیں ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کے کرم سے ان کے سحر کے جال کو توڑ کر انہیں نیست و نابود کرنا ہو گا۔" ابھی عابد بابا نے بات مکمل ہی کی تھی کہ کمرے کا دروازہ بجنے لگا۔ عابد بابا پکارے۔ "راشدہ بیٹی! آ جاؤ۔" عابد بابا کی پوتی ہاتھوں میں کھانے کا برتن لئے اندر آ گئی۔

ہم دونوں اللہ کا نام لے کر کھانا کھانے لگے۔ کھانے کے بعد عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! اب تمہارے اوپر بہت بڑا امتحان ہے۔ ابلیس پرستوں کے کالے کرتوتوں کا ہزاروں سال پرانا غلیظ مسکن تباہ کرنا ہے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ انشاء اللہ تم اللہ کے کرم سے ضرور کامیاب ہو گے۔" پھر کمرے کے کونے میں پڑا ہوا ایک ڈنڈا مجھے دیا اور کہا۔ "اس ڈنڈے سے تم نے طلسم ہفت ہیکل میں موجود چیگادڑ کا بت توڑنا ہے جو سب سے بڑی فساد کی جڑ ہے۔" یہ کہہ کر کچھ دیر عابد بابا آنکھیں بند کر کے مراقبے میں مشغول رہے پھر آنکھیں کھول کر سر اوپر اٹھایا اور کہا۔

"ناصر! اب تمہاری ضرورت ہے۔" جیسے ہی عابد بابا نے کہا مجھے ایسے لگا جیسے میری آنکھوں پر کسی پوشیدہ ہستی نے ہاتھ رکھ دیا ہو۔ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا پھر اچانک مجھے نظر آنے لگا تو میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں اس وقت عابد بابا کے گھر کے بجائے سنگلاخ پہاڑیوں میں تھا۔ میں حیران ہو کر پہاڑوں میں ایک طرف چلنے لگا۔ مقدس تسبیح میرے گلے میں تھی اور عابد بابا کا دیا ہوا ڈنڈا میرے ہاتھ میں تھا۔ میں مسلسل پہاڑیوں میں آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ ایک دفعہ پھر خوف و دہشت کے ہولناک مناظر میرے منتظر تھے۔ میں حیران تھا کہ عابد بابا نے اپنے مؤکل جن کے ذریعے مجھے کہاں بھجوا دیا ہے۔ مجھے تو طلسم ہفت ہیکل پہنچنا تھا جو ابلیس پرستوں کا ہزاروں سال پرانا عشرت کدہ ہے۔ میں سارا دن ان پہاڑوں پر بھٹکتا رہا مگر مجھے کہیں بھی کوئی کنواں نظر نہ آیا۔ اب آہستہ آہستہ اندھیرا ہونا شروع ہو گیا۔

☆☆☆

میں حیران و پریشان ویران پہاڑوں پر اِدھر اُدھر بھٹک رہا تھا۔ اچانک مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرے پیچھے چل رہا ہو۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں پھر چلنے لگا۔ میں آہستہ آہستہ پہاڑی سے نیچے اتر رہا تھا ایک دفعہ پھر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی میرے پیچھے چل رہا ہے۔ میں نے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں حیران ہو کر پھر چلنے لگا۔ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے بائیں کاندھے پر ہاتھ رکھا ہے۔ میں نے ہاتھ کا لمس محسوس ہوتے ہی فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا تو حیرت اور خوف کے باعث میرے ماتھے پر پسینہ آ گیا۔ میں تیزی سے پہاڑی کے نیچے اترنے لگا۔

مجھے عابد بابا کے مؤکل جن ناصر پر غصہ آنے لگا کہ اس نے مجھے طلسم ہفت ہیکل کے بجائے کس ویران جگہ پہنچا دیا مگر ابھی میں یہ نہیں جانتا تھا کہ پُراسراریت کی سرزمین یعنی طلسم ہفت ہیکل پہنچنے سے پہلے مجھے ایک بہت بڑے امتحان سے گزرنا ہے۔ اب میں پہاڑی سے نیچے اتر چکا تھا۔ روشنی بہت کم ہو چکی تھی اور تاریکی پھیلتی جا رہی تھی۔ اچانک مجھے ایک نسوانی قہقہہ سنائی دیا۔ میں فوراً اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔ میں پھر خوف میں ڈوب چکا تھا۔ مجھے ایک غار نظر آیا۔ میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس غار میں گھس گیا۔ غار میں گھٹاٹوپ اندھیرا تھا۔ میں دوبارہ غار سے باہر نکل آیا مگر باہر بھی اب مکمل تاریکی چھا گئی تھی۔ غالباً آج اماوس کی رات تھی۔ چونکہ باہر بھی ہر طرف تاریکی کا راج تھا اس لئے دوبارہ غار میں آ گیا اور اندھیرے میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ آگے جا کر غار ایک طرف کو مڑ گیا۔ میں نے اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں ایک بار پھر ایک نسوانی قہقہے کی آواز سنی تو خوف سے اچھل پڑا کہ اس اندھیری غار میں یہاں کون لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا۔ ”اے لڑکی تم کون ہو اور اس اندھیری غار میں کہاں ہو؟“ مگر پھر خاموشی چھا چکی تھی۔

پتہ نہیں کون سی طاقت تھی جو مجھے اس اندھیری غار میں آگے بڑھنے پر اُکسا رہی تھی۔ میں پھر اس اندھیری غار میں چلنے لگا۔ اچانک پھر مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا ہو۔ میں نے اس پُراسرار ہاتھ کو چھونے کے لئے اپنے کندھے

پر ہاتھ رکھا تو پُراسرار ہاتھ دوبارہ میرے کندھے سے اُٹھ گیا۔ میں خوف و دہشت سے کانپ اٹھا۔ اچانک بہت ہی مدھم روشنی اس پُراسرار غار میں پھیل گئی۔ اس مدھم روشنی میں ایک سایہ ہوا میں معلق تھا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے سایہ کسی لڑکی کا ہو اور سایہ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہا تھا۔ غار کی دیواریں بہت سیاہ تھیں اور غار کی چھت پر چمگادڑوں کا بسیرا تھا۔ غار میں جابجا کھوپڑیاں اور ہڈیاں بکھری ہوئی تھیں۔ اس خوفناک غار کو دیکھ کر میں کانپ اٹھا پھر دوبارہ گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ میں اس پُراسرار غار سے نکلنے کے لئے ابھی مڑا ہی تھا کہ مجھے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”چلتے رہو اجنبی! غار سے واپس جانے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔“

میں اس نسوانی آواز کو سن کر حیرت سے اچھل پڑا۔ اس آواز کے قہقہے تو میں دو مرتبہ سن چکا تھا ایک دفعہ پہاڑی کے اوپر اور دوسری دفعہ اس پُراسرار غار میں سن چکا تھا۔ میں نے پوچھا۔ ”تم کون ہو اور کہاں سے بول رہی ہو؟“ مگر مجھے کوئی آواز سنائی نہ دی۔ میں نے غار سے باہر نکلنے کے لئے قدم اٹھایا تو مجھے ایسا لگا جیسے غار بند ہو چکا ہو۔ میں دوبارہ اس اندھیری اور خوفناک غار میں آگے بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد غار میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلنے لگی۔ اب میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا جس کو بڑے اعلیٰ طریقے سے سجایا گیا تھا۔ اس کمرے میں مجھے زیادہ تر چیزیں سات کی تعداد میں نظر آئیں تو میرا سر چکرا کر رہ گیا۔ میں مسلسل ہفت طلسم کے عذاب کا شکار تھا۔ اس کمرے میں ایک خوبصورت پلنگ تھا جس کے پایوں پر سات ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ پلنگ پر ایک خوبصورت لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے بہت باریک اور مختصر لباس پہن رکھا تھا۔

”آؤ اجنبی!“ مجھے حیران کھڑا دیکھ کر بولی۔ ”آؤ‘ میرے پاس بیٹھو۔“

میں حیران رہ گیا۔ یہ تو اسی لڑکی کی آواز تھی جس کو میں تھوڑی دیر پہلے سن چکا تھا۔ میں نے لڑکی سے پوچھا تم کون ہو اور میں یہ کس جگہ پہنچ چکا ہوں۔ لڑکی مسکرائی اور پلنگ سے نیچے اتر آئی اور کہا۔

”اجنبی! تم میرے آخری مہمان ہو اور مجھے تمہارا ہی انتظار تھا۔“

میں نے چونک کر کہا۔ ”کیا مطلب‘ یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟“ لڑکی نے فوراً کہا۔

”میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اپنی منزل پر پہنچ چکے ہو۔“

"مگر تم نے مجھے یہ تو بتایا ہی نہیں کہ تم کون ہو؟ میں تو ایک پُراسرار غار میں چل رہا تھا اور اب یہاں ایک خوبصورت کمرے میں موجود ہوں۔ آخر یہ سب کیا ہے؟"

"اجنبی! تم بیٹھو تو سہی' تمہارے تمام سوالوں کا جواب بھی مل جائے گا۔" خوبصورت نوجوان لڑکی نے کہا اور چلتی ہوئی میرے پاس آ گئی۔ میرے بازو کو پکڑ لیا اور مجھے پلنگ تک لے آئی۔ جیسے ہی لڑکی نے مجھے پکڑا میں سحرزدہ ہو کر اس کے ساتھ پلنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ لڑکی نے مجھے پلنگ پر بیٹھنے کو کہا تو میں خاموشی سے پلنگ پر بیٹھ گیا۔

"اجنبی! تم میرے مہمان ہو اور تمہاری خدمت کرنا میرا فرض ہے۔" یہ کہہ کر وہ اس خوبصورت کمرے کے کونے تک گئی۔ میں نے دیکھا کہ وہاں پھلوں کی ٹوکری پڑی تھی۔ لڑکی ٹوکری اٹھا کر میرے پاس آئی اور ٹوکری میرے سامنے رکھ دی۔ میں چونکہ سارا دن پہاڑوں پر چلتا رہا تھا اس لئے پھلوں کو دیکھ کر میری بھوک چمک اٹھی۔ میں یہ بھول چکا تھا کہ میں طلسم ہفت ہیکل کو تباہ کرنے آیا ہوں۔ بھوک کی حالت میں انسان کی عقل خبط ہو جاتی ہے۔ لڑکی مجھے مسکرا کر دیکھ رہی تھی اور بڑی خوش اخلاقی سے پھل کھانے کو کہا۔ میں نے بغیر کچھ سوچے سمجھے ٹوکری میں سے پھل اٹھا لیا۔ ڈنڈا میں نے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ لیا تھا مگر اس سے پہلے کہ میں پھل چکھتا اچانک میرے کانوں میں بھاری اور اجنبی آواز ٹکرائی۔

"بے وقوف حسن شاہ! یہ تم کیا کر رہے ہو؟ تم نے بغیر کچھ سوچے سمجھے اس زہریلے پھل کو کھانے کا ارادہ کر لیا۔ حالانکہ تم سے عابد بابا نے کہا بھی تھا کہ پُراسراریت کی سرزمین پر اپنی عقل اور ہوش و حواس کو قائم رکھنا مگر تم نے تو پہلے مرحلے میں ہی مرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ یہ لڑکی ابلیس پرست ہے اور سحر سیکھنے کی خاطر اسے سات نوجوانوں کے خون کی ضرورت ہے۔ یہ پہلے بھی چھ جوانوں سے ناپاک کام کروا کر شیطان کی بھینٹ چڑھا چکی ہے اور تم اس کا آخری شکار ہو۔ عابد بابا نے تم سے کہا بھی تھا کہ تم ہفت طلسم کے سحر میں جکڑے ہوئے ہو اور تمہیں ان شیطان پرستوں کے سحر کا توڑ کرنا ہے مگر تم ابھی سے ہمت ہار رہے ہو۔"

میں نے چونک کر پھل کر دوبارہ ٹوکری میں رکھ دیا۔ لڑکی نے حیران ہو کر مجھے دیکھا اور کہا۔ "تم نے پھل کیوں رکھ دیا؟"

میں نے کہا۔ "میں کسی شیطان مردود کے چیلوں کے ہاں کچھ نہیں کھاتا۔" جیسے ہی میں نے یہ بات کہی لڑکی کا رنگ غصے سے سرخ ہو گیا۔ لڑکی نے اپنے غصے کو کنٹرول کیا پھر بولی۔

"تم کسی غلط فہمی میں ہو۔ یہ پھل کھا لو پھر میں تمہاری تمام الجھنیں دور کر دوں گی۔"

میں نے کہا۔ "ابلیس پرست! مجھے معلوم ہے جب میں یہ پھل کھاؤں گا تو میں تمہارے سحر میں گرفتار ہو جاؤں گا۔ پھر تم میرے ساتھ شیطانی کھیل رچا کر مجھے بھی شیطان کے نام پر چیگادڑ کے بت کی بھینٹ چڑھا دو گی۔ یہ بھی قسمت کے عجیب کھیل ہیں جس ابلیس پرست کے ہتھے چڑھتا ہوں تو ساتویں یعنی آخری قربانی کا بکرا مجھے ہی بنایا جاتا ہے۔ تم شیطانوں کی دنیا میں انسان کی کوئی وقعت نہیں۔ تم اپنے مفاد کی خاطر اور سحر میں اضافے کی خاطر شیطان مردود کو خوش کرتے ہو مگر جب تک مجھ جیسے گناہگار اور عابد بابا جیسے عظیم انسان زندہ ہیں ہم طاغوتی قوتوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔"

جیسے ہی میں نے یہ الفاظ کہے خوبصورت لڑکی کا رنگ غصے سے سرخ ہو گیا اور اس نے چیخ کر کہا۔ "تم مسلسل شہنشاہ ظلمات کی توہین کر رہے ہو اس لئے میں تمہیں ضرور شہنشاہ ظلمات کی بھینٹ چڑھاؤں گی اور تم جیسے گستاخوں کی بھینٹ قبول کر کے شہنشاہ ظلمات میری ساحرانہ طاقتوں میں خوب اضافہ کریں گے۔" اچانک خوبصورت لڑکی نے مجھ پر زور سے پھونک ماری تو میرا جسم رسیوں سے لپٹتا چلا گیا پھر کمرے میں اندھیرا چھا گیا۔ دوبارہ جب میری آنکھیں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو ایک دفعہ پھر میں خوف سے کانپ اٹھا۔ ایک نیا دل ہلا دینے والا منظر سامنے تھا۔ میں نے خود کو ایک سیاہ کمرے میں دیکھا اس سیاہ کمرے میں ایک چیگادڑ کا بت تھا اور اس کے ساتھ چھ نوجوان مردوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ ان لاشوں کی گردنیں کٹی ہوئی تھیں اور ان لاشوں سے بُو اٹھ رہی تھی۔ چھ پیالے خون آلود تھے مگر ساتواں پیالہ صاف تھا۔ ان کٹی ہوئی انسانی لاشوں کو دیکھ کر میں کانپ اٹھا۔ یہ خبیث ابلیس پرست لڑکی اپنے سحر میں اضافہ کرنے کی خاطر چھ نوجوانوں کا خون کر چکی تھی۔

پُراسرار لڑکی میری نظروں کے سامنے لباس سے آزاد ہو گئی پھر چیگادڑ کے بت کے

سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی اور منہ میں بڑبڑانے لگی۔ جیسے جیسے لڑکی پڑھتی گئی اس کی آواز میں تیزی آتی گئی۔ اچانک اس لڑکی کا چہرہ بگڑنے لگا اور خوفناک حد تک بھیانک ہونے لگا۔ پھر میں نے مزید بھیانک منظر دیکھا پُراسرار لڑکی کے پاؤں آہستہ آہستہ زمین سے اٹھنے لگے اور پُراسرار ابلیس پرست لڑکی جو اب بھیانک شکل اختیار کر چکی تھی اب زمین سے تقریباً دو فٹ اوپر ہوا میں معلق ہو گئی۔ پھر لڑکی نے اپنے ہاتھ کھول دیئے جیسے ہی پُراسرار لڑکی نے ہاتھ کھولے' کمرے میں دھواں بھرنے لگا اور دھواں آہستہ آہستہ گوبان میں تبدیل ہو گیا۔ میں نے دیکھا کہ وادی دہشت کا سردار گوبان اس پُراسرار کمرے میں موجود تھا۔ پُراسرار لڑکی آہستہ آہستہ زمین پر آنے اور اپنی اصل شکل میں آنے لگی۔ پھر جیسے ہی لڑکی کے پاؤں فرش سے لگے تو لڑکی اپنے اصل روپ میں تھی۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ ہوشربا اور طلسماتی منظر دیکھ رہا تھا۔ پُراسرار لڑکی فوراً گوبان کے آگے سجدے میں گر گئی پھر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ربیکا! آقا راگھوداس تم سے بہت خوش ہیں۔" گوبان نے کہا۔ "تم نے شہنشاہِ ظلمات کی خوشنودی کے لئے سحر کا عمل شروع کر دیا ہے اور چھ آدمیوں کی بلی دے چکی ہو۔ اب اس مردود کی بھینٹ دینے کے بعد تم بہت بڑی ساحرہ بن جاؤ گی۔ آؤ پہلے شہنشاہ ظلمات کے اعمال کی پیروی کریں۔ کیونکہ آج اماوس کی عظیم رات ہے اور آج رات شہنشاہِ ظلمات طلسم ہفت ہیکل میں جلوہ گر ہوں گے۔ آج اس عظیم رات کی خوشی میں جشن منائیں۔" یہ کہہ کر گوبان چپ ہو گیا پھر میرے سامنے دونوں حیا سوز اور شیطانی کھیل میں مصروف ہو گئے۔

واقعی یہ حقیقت ہے کہ ابلیس پرستوں میں بے حیائی' سنگدلی اور ظلم و بربریت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ شیطانی کھیل سے فارغ ہونے کے بعد دونوں چمگادڑ کے بت کے آگے سجدے میں گر گئے پھر ابلیس نامراد کی عظمت کے بول بولنے لگے پھر پُراسرار لڑکی ربیکا اور گوبان میری طرف متوجہ ہوئے۔ گوبان نے مجھے گھور کر دیکھا پھر کہا۔

"حسن شاہ! اگر اب بھی تم اپنی ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر آقا راگھوداس کا کام کر دو تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمہیں بے پناہ مراعات دی جائیں گی۔ اگر تم نے ہامی بھرلی تو ربیکا اور للی کا انتظام کر لے گی۔"

میں نے کہا۔ "بدبخت! شیطان پرست میں ایک مسلمان ہوں۔ میں مر تو سکتا ہوں مگر تمہارے منحوس آقا کا ناپاک کام کبھی نہیں کروں گا۔"

گوبان نے غصے سے میری طرف دیکھا پھر لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا۔ "ربیکا! اس ناہنجار کو شہنشاہِ ظلمات کی بھینٹ چڑھا دو۔" جیسے ہی گوبان نے کہا ربیکا نے کچھ پڑھ کر اپنے ہاتھ میں پھونک ماری تو اس کے ہاتھ میں بڑا سا چھرا آ گیا اور ربیکا میری طرف بڑھی۔ میں خوفزدہ نگاہوں سے ربیکا کی طرف دیکھنے لگا۔ ربیکا نے میرے نزدیک پہنچ کر مجھے زور سے دھکا دیا تو میں تقریباً اڑتا ہوا چمگادڑ کے بت کے نزدیک پڑے ہوئے ساتویں پیالے کے نزدیک جا گرا۔ ربیکا ایک دفعہ پھر میرے نزدیک پہنچی اور چھرا بلند کیا۔ گوبان نے میرے بالوں کو اپنی مٹھی میں زور سے پکڑ کر پیالہ میرے سر کے نیچے رکھ دیا۔

اچانک میرے کانوں میں ناصر کی آواز ٹکرائی۔ "بے وقوف! کیا مرنے کا ارادہ ہے؟ تم مقدس کلمات کا ورد کیوں نہیں کرتے؟"

پھر اس سے پہلے کہ ربیکا چھرا میرے سینے میں گھونپتی' بے اختیار میرے منہ سے آیت الکرسی کا ورد جاری ہو گیا۔ جیسے جیسے میں مقدس کلمات پڑھتا گیا ربیکا اور گوبان کے چہرے تکلیف سے سرخ ہوتے گئے۔ جیسے ان کی کوئی گردن دبا رہا ہو۔ میرے گرد بندھی ہوئی رسیاں یک لخت غائب ہو گئیں۔ میں تیزی سے کھڑا ہو گیا۔ ڈنڈا ابھی تک میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے کھڑے ہو کر ڈنڈا زور سے ربیکا کے سر میں مارا تو ربیکا کے جسم کو آگ لگ گئی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگی۔ میں اب گوبان کی طرف مڑا تو حیرت سے اچھل پڑا۔ گوبان اس کمرے سے غائب تھا۔ یہ دوسری مرتبہ تھا کہ گوبان بازی پلٹتے دیکھ کر فرار ہو گیا تھا۔

میں چمگادڑ کے بت کے اوپر ڈنڈا برسانے لگا۔ جیسے ہی ساتویں مرتبہ ڈنڈا چمگادڑ کے بت کو لگا اچانک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ اس اندھیرے میں ناصر کی آواز میرے کانوں میں ٹکرائی۔

"حسن شاہ! بس اب تم جلد ہی طلسم ہفت ہیکل پہنچ جاؤ گے۔ اب میں جا رہا ہوں۔ افسوس کہ طلسم ہفت ہیکل میں میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکوں گا۔ ایک تو بڑا مسئلہ یہ ہے کہ تم پر خوفناک حد تک سحر کیا گیا ہے اس لئے جب بھی تم کسی مشکل میں ہوتے ہو

اُس وقت مقدس کلمات تمہارے ذہن سے نکل جاتے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں اب انشاء اللہ ایسا نہیں ہو گا۔ مگر اب تمہیں اپنی عقل اور ہوش و حواس کو قائم رکھ کے ہمت سے کام لینا ہو گا۔ تم کالی طاقتوں کے خلاف جہاد کر رہے ہو اگر ابلیس پرستوں کا ہزاروں سال پرانا گڑھ تباہ ہو گیا تو رُوئے زمین پر تم ایک خوش قسمت ترین شخص ہو گے۔ اچھا اب میں جا رہا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی آواز ختم ہو گئی۔ میں اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں آنکھیں پھاڑے چاروں اطراف دیکھ رہا تھا۔ میں اس اندھیرے میں آگے بڑھنے لگا۔ میں نے سر اوپر اٹھایا تو آسمان پر ستارے تھے۔ مگر چاند کا نام و نشان نہیں تھا۔ چودھویں کی رات اور اماوس کی رات میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چودھویں کی رات کو زمین روشنی سے منور ہوتی ہے اس کے برعکس اماوس کی رات کو ہر سو تاریکی ہوتی ہے اور تاریکی ہی کالی طاقتوں و ابلیس پرستوں کو پسند ہوتی ہے۔

تاروں کو دیکھنے سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ میں پُراسرار غار سے باہر تھا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد اچانک میرے پاؤں تلے سے زمین کھسک گئی اور میں قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گرنے لگا۔ ڈنڈا میں نے مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔ پھر اچانک میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب دوبارہ مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو ایک کمرے میں پایا۔ اس کمرے میں ہر طرف کیڑے گھوم رہے تھے۔ بے شمار انسانی ڈھانچے اس بھیانک کمرے میں موجود تھے اور بیسیوں مرد اور عورتیں زخمی حالت میں فرش پر تڑپ رہے تھے۔ ان سب کے جسم خون میں لت پت تھے۔ مجھے ایسا لگا جیسے کسی پہاڑی غار کے اندر کمرہ بنایا گیا ہو۔ کمرے کی دیواروں پر خون کے دھبے لگے ہوئے تھے۔ تو گویا میں پُراسراریت کی سرزمین طلسم ہفت ہیکل پہنچ چکا تھا۔

میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے خوفزدہ ہو کر اس خوفناک کمرے کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک اس دہشت ناک کمرے میں آگ نمودار ہوئی پھر یہ آگ میرے دیکھتے ہی ایک بھیانک عفریت کا روپ دھار چکی تھی۔ اس عفریت کا چہرہ انتہائی بگڑا ہوا اور خوفناک تھا اور اس

انسان نما عفریت کے سات ہاتھ تھے اور ہر ہاتھ میں خطرناک ہتھیار تھے۔ میں حیرت اور خوف سے اس عفریت کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی اس عفریت کی نظر مجھ پر پڑی تو حیران ہو کر اس نے مجھ سے پوچھا۔ "کون ہو تم اور تمہیں یہاں کون لایا ہے؟"

میں نے اس عفریت سے پوچھا۔ "پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو اور یہ کون سی جگہ ہے؟"

"یہ طلسم ہفت ہیکل ہے جہاں شہنشاہِ ظلمات کے باغیوں کو سزا دی جاتی ہے۔" اس عفریت نے میری دلیری پر حیران ہوتے ہوئے کہا۔ "اور میں ساتویں غار کا بکوما ہوں۔" یہ کہہ کر بکوما میرے نزدیک پہنچ گیا۔ اس کے جسم سے انتہائی ناگوار بو آ رہی تھی۔ میں فوراً اٹھ کر پیچھے ہو گیا۔ اچانک میرا پاؤں ایک جسم سے ٹکرایا تو زوردار چیخ بلند ہوئی۔ میں نے دیکھا تو حیرت سے اچھل پڑا۔ میری آنکھیں دھوکہ نہیں کھا سکتی تھیں۔ میری نظروں کے سامنے جنوبی افریقہ کا نوجوان حبشی ساحر ڈریگن کارلوس خون میں لت پت فرش پر تڑپ رہا تھا۔

بکوما زور سے چیخا۔ "بتاؤ تم کون ہو اور یہاں کیسے پہنچے ہو؟"

"او شیطان کی اولاد! سن لے میں تمہارے مردود آقا کے اس پلید طلسم کو تباہ و برباد کرنے آیا ہوں۔" جیسے ہی میں نے بات مکمل کی تو بکوما بجلی کی طرح اڑتا ہوا میری طرف آیا اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا بکوما نے اپنے ایک ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود کوڑا مجھے زور سے مارا تو مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے جسم میں بے شمار سلاخیں گاڑ دی گئی ہوں۔ بے اختیار میرے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی اور میں نیچے گر کر خون میں لت پت زخمی انسانوں کے جسموں پر زور سے تڑپنے لگا۔ ڈنڈا میرے ہاتھ سے چھوٹ چکا تھا۔

ایک دفعہ پھر بکوما میری طرف آیا اور اپنے ایک ہاتھ میں موجود وزنی کلہاڑا میری طرف زور سے مارا۔ میں بجلی کی طرح ایک طرف ہو گیا اور کلہاڑا مجھے لگنے کے بجائے میرے نیچے پڑے ہوئے ایک زخمی کو لگا تو اس کمرے میں ایک زوردار اور دردناک نسوانی چیخ بلند ہوئی۔ میں نے تڑپتے ہوئے اپنے گلے میں موجود تسبیح کو اتار کر کوڑا لگنے والی جگہ پر رکھا تو فوراً آرام آ گیا میں نے تسبیح دوبارہ اپنے گلے میں ڈال لی اور کلہاڑا لگنے والی کی طرف دیکھا تو خوف سے لرز اٹھا۔ مجھے لگنے والا کلہاڑا ایک عورت کو لگا تھا اور اس کا سر

کٹ کر فٹ بال کی طرح رینگتا ہوا دیگر زخمیوں اور لاشوں سے گزرتا ہوا دور جا گرا۔ عورت کا دھڑ بری طرح تڑپ رہا تھا۔ میں نے تیزی سے بھاگ کر اپنا ڈنڈا اٹھا لیا۔ مجھے صحیح سلامت اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھ کر بکوما عورت کی لاش کو روندتا ہوا میری طرف بڑھا اور زور سے کلہاڑا میرے سر پر مارا مگر میں ایک دفعہ پھر تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہو گیا۔ اس نامراد بکوے کے ساتوں ہاتھوں میں خطرناک ہتھیار تھے۔

دوسری دفعہ اپنی ناکامی دیکھ کر بکوے کے منہ سے غصے سے آگ کے بھبکے نکلنے لگے اور اپنے ایک ہاتھ میں موجود کانٹے دار چھرا زور سے میری طرف پھینکا۔ میں نے بے اختیار اپنے ہاتھ میں موجود ڈنڈا آگے کر دیا۔ چھرا سیدھا ڈنڈے کو لگا' یہ دیکھ کر میں خوشی سے اچھل پڑا کہ جیسے ہی کانٹے دار چھرا ڈنڈے کو لگا چھرا فوراً دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ اچانک میری نظر اس عورت پر پڑی جس کو میری وجہ سے کلہاڑا لگا تھا تو ایک دفعہ پھر میں حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کا سر اس کے دھڑ سے جڑ چکا تھا۔ اس طلسماتی منظر نے میرے ذہن کو چکرا کر رکھ دیا پھر میں نے بکوے کی طرف دیکھا' وہ اپنے چھرے کا انجام دیکھ کر کچھ دیر مجھے حیرت سے گھورتا رہا پھر زور سے چیخ مار کر میری طرف بڑھا۔ جیسے ہی بکوے نے چیخ ماری اس کے منہ سے آگ کے بنے ہوئے چھوٹے چھوٹے سانپ چوہے اور چمگادڑ باہر نکلے اور فرش پر موجود لاشوں اور زخمیوں پر گر گئے۔ نزدیک پہنچ کر بکوے نے زور سے اپنے ایک ہاتھ میں موجود لوہے کا راڈ مجھے مارا۔ میں نے فوراً ڈنڈا آگے کر دیا تو اس لوہے کے راڈ کا انجام بھی کانٹے دار چھرے جیسا ہوا یعنی لوہے کا راڈ فوراً دھوئیں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

یہ دیکھ کر میری ہمت بڑھ گئی۔ میں نے ڈنڈا زور سے بکوے کے بھیانک چہرے پر مارا تو بکوما نیچے گر کر تڑپنے لگا اور اس کے چہرے سے کالا سیاہ خون بہنے لگا۔ اس خون کی بدبو انتہائی ناگوار تھی۔ میں نے ڈنڈا پھر اس کے سر پر مارا تو اس کا سر پھٹ گیا۔ مگر ایک دفعہ پھر میں حیرت سے اچھل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ بکوے کا زخم مندمل ہو رہا تھا۔ اچانک مجھے ذریگن کارلوس کی آواز سنائی دی۔

"حسن شاہ! فوراً سات مرتبہ ڈنڈا اس کے جسم کے مختلف حصوں پر مارو' اگر ایک دفعہ یہ ٹھیک ہو گیا تو پھر تم مشکل میں پڑ جاؤ گے۔"

میں نے دیکھا کہ ذریگن کارلوس زخمی حالت میں میرے نزدیک ہی فرش پر پڑا تھا۔ میں نے ذریگن سے کہا۔ "ذریگن میرے دوست! دیکھو میں یہاں شیطان پرستوں کے اس ہزاروں سال پرانے عشرت کدے کو تباہ کرنے آیا ہوں۔"

ذریگن نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ "حسن شاہ! ہم باتیں بعد میں بھی کر لیں گے پہلے تم اس کراماتی ڈنڈے کو سات مرتبہ اس بکوے پر مارو دیکھو اس کے زخم مندمل ہو رہے ہیں۔ جیسے ہی اس کے زخم بھر جائیں گے تو یہ بکوما خوفناک عفریت بن جائے گا۔"

میں نے بکوے کو دیکھا تو اس کے زخم تقریباً بھر چکے تھے۔ میں گنتی کرتے ہوئے اس خوفناک عفریت کے جسم پر ڈنڈا اس کے مختلف حصوں پر برسانے لگا۔ جیسے ہی ساتویں مرتبہ ڈنڈا بکوے کو لگا اچانک زوردار دھماکہ ہوا اور اس کے جسم کے سات ٹکڑے ہو گئے اور کمرہ زور سے ہلنے لگا۔ ذریگن نے مجھے چیخ کر کہا۔ "حسن شاہ بھاگو فوراً یہاں سے تھوڑی دیر بعد ہی یہ کمرہ مٹی کا ڈھیر بننے والا ہے۔"

میں نے ڈنڈا اپنے منہ میں دبایا اور ذریگن کارلوس کو اپنے ہاتھوں میں اٹھا کر کمر پر لادا اور زخمیوں اور لاشوں کو پھلانگتا ہوا اس وحشت ناک کمرے کے اکلوتے دروازے سے باہر آ گیا۔ جیسے ہی میں کمرے سے باہر نکلا ہر طرف گھٹاٹوپ اندھیرا نظر آیا میں تیزی سے آگے بڑھنے لگا ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ مجھے زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اس دھماکے کے ساتھ بے شمار انسانوں کی دردناک چیخیں بھی شامل تھیں۔

☆------☆------☆

میں ذریگن کارلوس کو اٹھائے تیزی سے گھور اندھیرے میں آگے بڑھ رہا تھا۔ میں نے ذریگن سے پوچھا۔ "دوست! تم کچھ بتاؤ کہ ہم اب کدھر جائیں؟"

ذریگن کارلوس نے مجھے کہا۔ "حسن شاہ! تم نے جو مالا (تسبیح) گلے سے اتار کر کوزا لگنے والی جگہ پر رگڑی تھی وہ مالا میرے جسم پر بھی رگڑ دو امید ہے مجھے بھی اس سے آرام ہو جائے گا۔"

"ذریگن تم مسلمان نہیں ہو اور میں مقدس تسبیح تمہیں کیسے دے سکتا ہوں؟"

ذریگن کارلوس نے کہا۔ "تو دوست مجھے تم مسلمان کر دو۔ اس خوف و دہشت کی سرزمین پر اب تک وحشت' سنگدلی اور شیطان کو خوش کرنے کے کام کئے گئے ہیں مگر تم

مجھے مسلمان کر کے اس ناپاک جگہ پر مقدس کلمات بلند کر کے اللہ کو خوش کر دو۔"

میں نے ذریگن کارلوس کو نیچے بٹھا دیا اور خود بھی نیچے بیٹھ گیا اور کلمہ طیبہ ذریگن کارلوس کو پڑھا دیا اور ان مقدس کلمات کا مطلب بھی اس کو سمجھا دیا۔ اس گھٹاٹوپ اندھیرے میں مجھے کچھ نظر تو نہیں آ رہا تھا مگر میں نے تسبیح گلے سے اتار کر ذریگن کارلوس کی طرف بڑھا دی۔ ذریگن کارلوس نے تسبیح مجھ سے لے لی۔ آہستہ آہستہ روشنی پھیلنے لگی۔ ہم نے دیکھا کہ ہم کسی پہاڑ کے غار میں ہیں۔ اچانک غار میں قہقہوں کی آواز گونجی میں نے اِدھر اُدھر دیکھا تو خوف سے لرز اٹھا۔ اس خوفناک غار کی دیواروں پر برہنہ انسانوں کی لاشیں لٹکی ہوئی تھیں اور ان کا خون نیچے بہہ رہا تھا۔ میں نے غور کیا تو ان لٹکی ہوئی لاشوں کے منہ سے قہقہے نکل رہے تھے۔ اچانک ان لاشوں نے اپنے ہاتھوں سے اپنی گردنیں علیحدہ کر دیں اب سر دھڑ سے علیحدہ ہو چکے تھے اور آہستہ آہستہ ہماری طرف آنے لگے۔ ان سرکٹوں کے منہ سے بے ہنگم قہقہے نکل رہے تھے۔ ویسے تو بے شمار دہشت ناک واقعات میں دیکھ چکا تھا مگر ہر وقت کوئی نیا ہی دل ہلا دینے والا واقعہ مجھے دیکھنے کو ملتا۔

اچانک اس خوفناک غار میں گڑگڑاہٹ ہوئی اور چھ بکوے اچانک اس غار میں نمودار ہوئے اور خوفناک آوازیں نکالتے ہوئے ہماری طرف بڑھنے لگے اور ان کے ساتھ سرکٹے بھی ہماری طرف بڑھنے لگے۔ ایک دفعہ پھر گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی۔ میں نے دیکھا کہ اچانک کمرے میں دھواں نمودار ہوا اور پھر دھواں خوفناک شکلوں والے بھتنوں اور بھتنیوں میں تبدیل ہو گیا۔ میں پہلے بھی ان بھتنے بھتنیوں کو دیکھ چکا تھا اور انہی شیطانوں کی وجہ سے ہی میری ملاقات عابد بابا جیسے نیک بزرگ سے ہوئی تھی۔ اب ایک طرف بھتنے بھتنیاں اور سرکٹے بے ہنگم قہقہے لگاتے ہوئے ہماری طرف بڑھ رہے تھے اور دوسری طرف چھ بکوے اور سرکٹے ہماری طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نئی افتاد سے میں گھبرا گیا۔ میں نے چیخ کر ذریگن کارلوس سے کہا۔ "اب کیا کریں۔ اتنے سارے بھتنے' بھتنیوں اور بکوموں سے ہم کس طرح مقابلہ کریں؟"

"حسن شاہ! کراماتی ڈنڈا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ تم اللہ کا نام لے کر ڈنڈا ان شیطانوں پر برسانا شروع کر دو۔"

اس بھیانک غار میں ان شیطانوں کا شور اتنا تیز تھا کہ مجھے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ چھ بکوے چیختے چنگھاڑتے ہمارے نزدیک پہنچ گئے۔ میں نے بے اختیار ڈنڈے کو چاروں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ میرے ہاتھ تیزی سے چل رہے تھے۔ جس سرکٹے کو ایک ڈنڈا لگتا' اسے فوراً آگ لگ جاتی۔ البتہ جس بکوے کو ڈنڈا لگتا وہ نیچے گر کر تڑپنے لگتا۔ دوسری طرف ذریگن کارلوس بھتنے بھتنیوں کو تسبیح مارنے لگا اور جس کو بھی ایک دفعہ تسبیح لگتی وہ شعلہ بن کر غائب ہونے لگا۔ اس طرح آہستہ آہستہ شیطانی طاقتیں ختم ہونے لگیں۔ اچانک یہ بھیانک غار گرم ہونے لگا۔ پانچ بکوے نیچے گر کر تڑپ رہے تھے اور ان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکل رہی تھیں۔ میں تیزی سے ان بکوموں پر ڈنڈے برسانے لگا۔ اچانک میرا ہاتھ غار کی دیوار سے لگا تو میرے منہ سے چیخ نکل گئی اور میں زور سے اچھلا۔ مجھے ایسا لگا جیسے کسی انگارے کو میرا ہاتھ لگا ہو۔ زور سے اچھلنے کی وجہ سے ڈنڈا میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ میں تیزی سے اپنے ہاتھ کو مسلنے لگا۔ اچانک مجھے زور سے جھٹکا لگا اور میں فرش پر گر گیا۔ اس غار کا پتھریلا فرش بہت گرم تھا۔ نیچے گرتے ہی میرے منہ سے چیخیں نکلنے لگیں۔ اچانک ایک بکوما تیزی سے آگے بڑھا۔ غالباً یہ واحد بکوما تھا جسے ڈنڈا نہیں لگا تھا۔ بکوما نے میرے نزدیک پہنچ کر زور سے اپنے ساتوں ہاتھوں میں موجود خطرناک ہتھیار میری طرف مارے۔ میں نے موت کے خوف سے آنکھیں بند کر لیں۔

مجھے زوردار چنگھاڑ سنائی دی۔ میں نے آنکھیں کھول کر دیکھیں تو بکوے کو فرش پر تڑپتے ہوئے پایا۔ میں تیزی سے گرم فرش سے اٹھ گیا۔ میں نے دیکھا کہ ذریگن کارلوس کے ہاتھ میں ڈنڈا تھا اور تسبیح اس کے گلے میں تھی۔ غالباً ڈنڈا میرے ہاتھ سے چھوٹنے کے بعد ذریگن کارلوس نے اٹھا لیا تھا اور اس سے پہلے کہ بکوما اپنے ہتھیار مجھے مارتا ذریگن کارلوس نے اسے ڈنڈا مار کر نیچے گرا دیا تھا۔ ذریگن کارلوس زور زور سے ڈنڈا اس بکوے کے جسم کے مختلف حصوں پر مارنے لگا۔ اچانک اس بھیانک اور سحرانگیز غار کی دیواروں سے آگ کے شعلے نکلنے لگے۔ پورا غار اب بے پناہ گرم ہو چکا تھا۔ میں تیزی سے غار میں بھاگنے لگا۔

ذریگن کارلوس کی آواز میرے کانوں سے ٹکرائی۔ "حسن شاہ! جتنا تیز ہو سکے بھاگو

بس ابھی یہ غار تباہ ہونے ہی والا ہے۔" اچانک غار میں دھماکے ہونے لگے۔ میں نے بھاگتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ڈریگن کارلوس بھی ڈنڈا ہاتھ میں پکڑے تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ غار کے پتھریلے فرش کی بے پناہ تپش سے میرے جوتے بھی گرم ہو گئے اور میرے پاؤں جلنے لگے۔ مجھے ایک جگہ سے غار کی دیوار پھٹی ہوئی نظر آئی۔ میں بے اختیار اس پھٹی ہوئی جگہ میں گھس گیا۔ جیسے ہی میں دیوار کی پھٹی ہوئی جگہ میں گھسا ایک دفعہ پھر گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ میں اس اندھیرے میں تیزی سے بھاگنے لگا۔ اچانک مجھے زور سے ٹھوکر لگی اور میں دھڑام سے نیچے گرا اور میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے ہوش آیا تو میں نے خود کو رسیوں میں بندھا ہوا پایا۔ میں نے لیٹے لیٹے اپنے چاروں طرف دیکھا تو ایک دفعہ پھر خوف سے کانپ اٹھا۔ میری نظروں کے سامنے چمگادڑ کا ایک عظیم الشان بت موجود تھا اور اس کے نزدیک سات نوجوان خوبصورت لڑکیاں رسیوں سے بندھی ہوئی چمگادڑ کے بت کے ساتھ پڑی تھیں اور ہر لڑکی کے سامنے خون آلود پیالے پڑے ہوئے تھے۔ میں سمجھ چکا تھا کہ آج رات تھوڑی دیر بعد ان سات لڑکیوں کو شیطان کی بھینٹ چڑھا دیا جائے گا۔ پھر شیطان ان معصوم اور بدقسمت لڑکیوں کا خون قبول کر کے اپنے حواریوں سے ملاقات کرنے کے لئے اس چمگادڑ میں نمودار ہو گا۔

چمگادڑ کے بت سے تھوڑے فاصلے پر سات کرسیاں موجود تھیں جن پر سات آدمی بیٹھے تھے۔ میں نے غور کیا تو پہلی کرسی پر میرا ازلی دشمن راگھوداس بیٹھا تھا۔ دوسری کرسی سے لے کر چھٹی کرسی تک سب چہرے میرے لئے اجنبی تھے۔ البتہ ساتویں کرسی پر وادی دہشت کا خوفناک سردار گوبان بیٹھا تھا۔ سب نے کالے رنگ کے لبادے پہن رکھے تھے۔ یہ تو میں سمجھ چکا تھا کہ ان کرسیوں پر موجود سب کے سب ابلیس پرست ہیں۔ ان سات کرسیوں کے آگے بہت سے مرد اور عورتیں جو کہ سب برہنہ تھے' چمگادڑ کے بت کو سجدہ کئے ہوئے تھے۔

مختصر یہ کہ یہ پُراسرار ماحول مکمل ہوشربا منظر پیش کئے ہوئے تھا۔ پتہ نہیں ڈریگن کارلوس کہاں تھا۔ مجھے اس پُراسرار جگہ پر ڈریگن کارلوس کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ میں ایک مرتبہ پھر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ابلیس پرستوں کو دیکھنے لگا۔ سارے کالی طاقتوں کے

مالک سر جھکائے آنکھیں بند کر کے منہ میں کچھ پڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد راگھوداس آنکھیں کھول کر مجھے غصے سے دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں۔

"میاں جی! یہ تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم نے شہنشاہ ظلمات کے تخلیق کردہ مقدس بکوموں کو اُس بدبخت حبشی کے ساتھ مل کر ختم کر دیا ہے۔ اب شہنشاہ ظلمات خود آ کر تمہارا فیصلہ کریں گے۔ تم پر اتنے خوفناک عذاب مسلط کئے جائیں گے کہ تم موت کی تمنا کرو گے مگر تمہیں موت نہیں آئے گی اور ہمیشہ کے لئے تم خوفناک عذاب میں مبتلا رہو گے۔"

میں نے بغیر کسی خوف کے راگھوداس سے کہا۔ "او بدبخت! تم اور تمہارا منحوس آقا یعنی شیطان مردود میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ ابھی تھوڑی دیر بعد شیطان پرستوں کا یہ بنایا ہوا ہزاروں سال پرانا طلسم کدہ تباہ و برباد ہو جائے گا۔"

"حسن شاہ! واقعی تم ایک انتہائی ضدی اور خودسر انسان ہو۔ جو تمہارے سامنے خوش قسمت انسان مقدس ہیکل کے آگے سجدہ ریز ہیں' یہ سب پہلے شہنشاہ ظلمات کے منکر (باغی) تھے مگر سزا بھگتنے کے بعد یہ سب سیدھی راہ پر آ چکے ہیں اور شہنشاہ ظلمات کے سچے دل سے پیروکار ہیں۔"

مجھے یہ سن کر بہت صدمہ ہوا کہ ان لوگوں کو بہکا کر شیطان کا پیروکار بنا دیا گیا تھا۔ میں نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔ "او بدبخت سادھو! تم ابلیس پرست نہ صرف معصوم لوگوں کو شیطان کی بھینٹ چڑھاتے ہو بلکہ ان لوگوں کو گمراہ کر کے شیطان کا پجاری بنا دیتے ہو۔ تم سب کا انجام انتہائی بھیانک ہو گا اور تمہیں اتنا بھی بتا دوں یہ جتنے بھی مرد و زن ابلیس کو خوش کرنے کے لئے اس بہت بڑے چمگادڑ کے بت کو سجدہ کئے ہوئے ہیں۔ یہ سب بدقسمت لوگ کمزور اعتقاد کے لوگ ہیں۔ اگر یہ اپنے مذاہب کے پکے ہوتے تو مر کر بھی ابلیس پرست نہ بنتے۔"

راگھوداس نے میری بات نظرانداز کرتے ہوئے گوبان کی طرف دیکھا تو گوبان اپنی کرسی سے اٹھا اور راگھوداس کے سامنے رکوع کے بل جھکا پھر چلتا ہوا چمگادڑ کے بت کے نزدیک پہنچا جہاں سات لڑکیاں رسیوں سے بندھی ہوئی پڑی تھیں۔ گوبان چمگادڑ کے بت کے پاس پہنچ کر سجدے میں گر گیا۔ تھوڑی دیر بعد سجدے سے اٹھ کر ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو

گیا۔ جیسے ہی گوبان سجدے سے اٹھا دیگر سارے لوگ بھی سجدے سے اٹھے اور ہاتھ باندھ کر احترام سے بیٹھ گئے اور سب ابلیس پرست شیطان مردود کی عظمت کے بول بولنے لگے۔ گوبان نے ایک خوبصورت لڑکی کو اپنی طرف بلایا تو لڑکی گوبان کے نزدیک آ کر ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی۔

یہ لڑکی بھی دیگر لوگوں کی طرح مکمل برہنہ حالت میں تھی۔ کچھ دیر وادی دہشت کا خوفناک سردار گوبان اور خوبصورت لڑکی چمگادڑ کے بت کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے رہے۔ پھر گوبان نے لوگوں کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اے شہنشاہ ظلمات کے خوش قسمت پجاریو! آج اماوس کی عظیم رات ہے۔ ہم ابھی شہنشاہ ظلمات کی خوشنودی کے لئے عمل شروع کریں گے پھر ظلمت اور تاریکی کے شہنشاہ ہمارے سامنے جلوہ گر ہوں گے۔ آپ سب لوگوں کو اجازت ہے کہ جو چاہے وہ آقائے ظلمت کے روبرو اپنی حاجات پیش کر سکتا ہے۔" میں نے دیکھا کہ سب لوگ گوبان کی بات سن کر خوش ہو گئے تھے۔ پھر سب کے سامنے گوبان خوبصورت لڑکی کے ساتھ حیا سوز اور شیطانی کھیل میں مصروف ہو گیا اور بقیہ سب لوگ شیطان مردود کی عظمت کے بول بلند آواز میں گنگنانے لگے۔

جب سے میں کالی طاقتوں کے عتاب میں گرفتار ہوا تھا تب سے میں طلسم ہفت ہیکل کے پُراسرار واقعات سنتا آ رہا تھا آج اپنی آنکھوں سے اس کی وحشت ناک اور حیا سوز رسومات دیکھ رہا تھا۔ شیطانی کھیل سے فراغت کے بعد گوبان اور خوبصورت لڑکی رسیوں سے بندھی ہوئی لڑکیوں میں سے پہلی لڑکی کے پاس پہنچ گئے۔ خوبصورت برہنہ لڑکی نے شیطان کی عظمت کے بول گنگناتے ہوئے رسی سے بندھی ہوئی لڑکی کے سر کے بالوں کو مضبوطی سے پکڑ کر پیالہ اس کی گردن کے نیچے رکھ دیا۔ گوبان تیزی سے منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا۔ میں سمجھ گیا کہ شیطان کو بلانے کی خاطر ایک دفعہ پھر ظلم کا ہولناک کھیل شروع ہونے والا ہے۔ میں نے بدقسمت لڑکیوں کو غور سے دیکھا۔ دو چینی' دو حبشی اور تین انگریز لڑکیاں تھیں۔ اچانک زنانے کی آواز گونجی اور چمگادڑ کے بت کی آنکھوں سے دھواں نمودار ہوا اور سات ہیبت ناک شکلوں والے سروں میں تبدیل ہو گیا۔ میں حیران تھا کہ ان شیطانی سروں کو عابد بابا ختم کر چکے تھے پھر یہ کہاں سے نمودار ہو گئے۔ خیر جو بھی تھا

اب ساتوں سر میری نظروں کے سامنے تھے۔ میں نے گوبان کو دیکھا تو اب اس کے ہاتھ میں بڑا سا چھرا تھا۔ ایک دفعہ پھر میری نظروں کے سامنے ہولناک کھیل شروع ہو گیا اور خون کے بھرے پیالے چمگادڑ کے بت کے سامنے رکھے گئے اور بدقسمت لڑکیوں کے گوشت کی ضیافت کٹے سر اڑانے لگے۔ اس طرح ساتویں لڑکی بھی شیطان کی بھینٹ چڑھ گئی۔ میں خوف و حیرت سے دہشت کے یہ وحشت ناک مناظر دیکھ رہا تھا۔ پھر ان خون سے بھرے ہوئے پیالوں کو چمگادڑ کے بت کے منہ میں ڈال دیا گیا۔ جیسے جیسے خون سے لبریز پیالے چمگادڑ کے بت کے منہ میں ڈلتے گئے آہستہ آہستہ اندھیرا بڑھتا گیا اور ابلیس پرستوں کی آواز بھی تیز ہوتی گئی۔ پھر جیسے ہی آخری پیالہ چمگادڑ کے بت کے منہ میں ڈالا گیا سب ابلیس پرست اور کرسیوں پر موجود کالی طاقتوں کے مالک اور خوفناک ساحر سب سجدے میں گر گئے پھر ہر طرف مکمل اندھیرا ہو گیا۔ اچانک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور چمگادڑ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور چمگادڑ کے منہ سے آواز سنائی دی۔ "اٹھو میرے دوستو اور اپنی مشکلات مجھے بیان کرو میں تمہارا خداوند تم سب سے مخاطب ہوں۔ تمہارا جو مسئلہ ہو گا میں اسے حل کروں گا۔"

سب سجدے سے اٹھے اور سروں کو جھکائے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔ گوبان اور خوبصورت لڑکی آگے بڑھے اور پیالوں میں بچا کھچا خون لوگوں کو پلانے لگے اور سب ابلیس پرستوں نے خون پیا پھر راگھوداس نے کہا۔ "آقا! آپ اس باغی اور وقت کے سب سے بڑے مجرم کے لئے عبرتناک سزا کا حکم سنائیں تاکہ اسے دردناک عذاب میں مبتلا جا سکے۔"

چمگادڑ کے منہ سے آواز نکلی۔ "اس نے میرے تخلیق کردہ ہزاروں سال پرانے بکوموں کا خاتمہ کر دیا ہے مگر پھر بھی اگر یہ ہماری اطاعت قبول کرتے ہوئے ہمیں سجدہ کرے اور سات دفعہ ہماری عظمت کی تعریف کرے تو ہم اسے معاف کر دیں گے۔"

سارے ابلیس پرست شیطان کے منہ سے یہ سن کر بلند آواز سے شیطان کی عظمت کے گن گانے لگے۔ راگھوداس چلتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے کہا۔ "حسن شاہ! تم خوش قسمت ہو کہ آقائے ظلمات کے مقدس بکوموں کو ختم کرنے کے باوجود آقا تمہیں معافی کا موقع دے رہے ہیں۔ اب بھی وقت ہے اپنی ضد چھوڑ دو۔ تمہاری تمام زندگی مزے میں

گزرے گی۔ عورت، دولت، شہرت ہر چیز تمہیں مہیا کی جائے گی اور انکار کی صورت میں تمہیں دردناک عذاب دیا جائے گا۔"

"میں مسلمان ہوں راگھوداس!" میں نے جرأت مندی سے کہا۔ "میں نے صرف اللہ کو سجدہ کیا ہے اور میں مر کر بھی تمہارے مردود آقا کو سجدہ نہیں کروں گا۔" یہ کہہ کر میں نے زور سے لاحول ولا قوۃ پڑھی۔ جیسے ہی میرے منہ سے یہ مقدس الفاظ نکلے چگادڑ کے منہ سے زوردار چیخ بلند ہوئی اور ایک دفعہ پھر چگادڑ پتھر کے بت میں تبدیل ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ ابلیس پرست کچھ کرتے ڈریگن کارلوس چگادڑ کے بت کے پیچھے سے نمودار ہوا اور زور سے ڈنڈا چگادڑ کے بت کو مارا۔ ڈنڈا لگتے ہی فوراً آگ کے شعلے چگادڑ کے بت کی آنکھوں سے نکلے اور سیدھا پانچ ساحروں کو جا لگے اور ان پانچوں ساحروں کے جسم کو آگ لگ گئی اور پانچوں ساحر چیختے ہوئے بھاگنے لگے۔ ان کے جسموں کو آگ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ پھر جلدی سے ڈریگن کارلوس نے تسبیح اپنے گلے سے اتار کر میرے گلے میں ڈال دی۔ جیسے ہی مقدس تسبیح میرے گلے میں پڑی تو طلسماتی رسیاں یکدم غائب ہو گئیں۔ میں تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ڈریگن کارلوس نے ڈنڈا راگھوداس کی طرف مارا مگر راگھوداس تیزی سے ایک طرف ہو گیا اور لات زور سے ڈریگن کارلوس کو ماری تو ڈریگن کارلوس نیچے گر گیا اور اس کے ہاتھ سے ڈنڈا چھوٹ گیا۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور ڈنڈا اٹھا لیا اور راگھوداس کی طرف بڑھا تو راگھوداس نے ایک پیالہ اٹھا کر زور سے میری طرف پھینکا۔ میں نے ڈنڈا آگے کر دیا۔ پیالہ سیدھا ڈنڈے سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور ڈنڈا راگھوداس کو زور سے مارا مگر راگھوداس دھوئیں میں تبدیل ہو گیا اور میرا وار خالی ہی چل کر رہ گیا۔

میں تیزی سے آگے بڑھا اور زور زور سے ڈنڈا چگادڑ کے بت پر برسانے لگا۔ جیسے جیسے میں ڈنڈا برساتا جا رہا تھا ہیبت ناک آوازوں اور دردناک چیخوں کا شور شروع ہو گیا اور ایک دفعہ پھر گھٹاٹوپ اندھیرا چھا گیا۔ پھر اچانک فرش زور سے ہلنے لگا اور پہاڑی پر ہر طرف بھونچال سا آ گیا اور انسانی چیخوں کا شور تیز ہو گیا۔ اچانک چگادڑ کے بت کو آگ لگ گئی اور چگادڑ کا عظیم الشان بت ٹوٹنے لگا۔ میں نے ابلیس پرستوں کو دیکھا تو ان سب کو آگ لگ چکی تھی اور سب چیخ رہے تھے۔ پانچ ساحر تو چگادڑ کے بت کی آنکھوں سے

اچانک نکلنے والی آگ کے شعلوں کی نذر ہو کر فرش پر تڑپ رہے تھے۔ ان کے علاوہ دیگر ابلیس پرستوں کے جسموں کو بھی آگ لگ چکی تھی مگر میرے اصل دشمن راگھوداس اور گوبان اپنی کالی طاقتوں کی بدولت یہاں سے بھاگ گئے تھے۔ مجھے ڈریگن کارلوس کی تیز آواز سنائی دی۔ "حسن شاہ! فوراً یہاں سے بھاگ چلو ورنہ آگ کی نذر ہو جاؤ گے۔"

اچانک ایک آگ کا شعلہ میری طرف لپکا۔ میں تیزی سے ایک طرف بھاگا مگر میرا پاؤں زور سے کرسی سے ٹکرایا اور میں چیختے ہوئے نیچے گرتا چلا گیا اور میرا سر زور سے زمین سے ٹکرایا تو میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے دوبارہ ہوش آیا تو میں نے خود کو عابد بابا کے گھر کے کمرے میں موجود پایا۔ عابد بابا میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ہوش میں دیکھ کر خوشی سے بولے۔ "بیٹا! مبارک ہو۔ ابلیس پرستوں کا ہزاروں سال پرانا عشرت کدہ تباہ و برباد ہو چکا ہے اور مکمل طور پر مٹی کا ڈھیر بن چکا ہے اور یہ سب تمہاری اور تمہارے دوست ڈریگن کارلوس کی وجہ سے ہوا ہے۔"

میں اٹھنے لگا تو میرے منہ سے درد کی وجہ سے چیخ نکل گئی۔ میرا پاؤں سوجا ہوا تھا اور میرے سر پر بھی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ غالباً فرش سے ٹکر لگنے کے باعث ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔ عابد بابا نے کہا بیٹے لیٹے رہو میں دوبارہ لیٹ گیا اور عابد بابا سے پوچھا۔ "بابا طلسم ہفت ہیکل سے یہاں کیسے پہنچا ہوں اور ڈریگن کارلوس کہاں ہے؟"

"تمہیں ناصر جن وہاں سے لایا تھا۔ طلسم ہفت ہیکل کے تباہ ہوتے ہی ناصر وہاں پہنچ کر تمہیں اور ڈریگن کارلوس کو لے آیا تھا اور بیٹا مجھے خوشی ہے کہ تم نے طلسم ہفت ہیکل کی طلسماتی سرزمین پر ہی ڈریگن کارلوس کو مسلمان کیا ہے۔ مگر بیٹا مجھے افسوس ہے کہ تمہارے ازلی دشمن خبیث راگھوداس اور گوبان وہاں سے اپنی بے پناہ پراسرار کالی طاقتوں کی بدولت بچ نکلے ہیں۔ اگر وہ بھی دیگر پانچ خوفناک ساحروں کے ساتھ کھڑے ہوتے تو تم اب آزادی کا سانس لے رہے ہوتے مگر افسوس کہ اچانک لگنے والی آگ سے دیگر ساحر تو جہنم واصل ہو گئے مگر راگھوداس اور گوبان بھاگ نکلے اور اب تو دونوں تمہارے سخت دشمن بن چکے ہیں۔ وہ اس لئے کہ تمہاری وجہ سے ابلیس پرستوں کا

ہزاروں برس پرانا طلسم کدہ تباہ و برباد ہو چکا ہے۔"

میں نے پوچھا۔ "بابا! میری نتاشا تو خیریت سے ہے نا؟"

"بیٹا! تمہاری بیوی طلسمات اور دہشت کی سرزمین پر روزانہ تمہارا انتظار کرتی ہے اور اسے یقین ہے کہ تم اسے چھڑوانے وادی دہشت ضرور آؤ گے۔"

"میں اب اپنی بیوی کو طلسمات کی سرزمین سے ضرور چھڑوانے جاؤں گا۔ آپ کسی طرح ناصر سے کہہ کر مجھے وادی دہشت پہنچا دیں۔" میں نے بے تابی سے کہا۔

"صبر سے کام لو پہلے راگھوداس جہنم واصل ہو جائے پھر تم وادی دہشت بھی چلے جانا۔" پھر عابد بابا نے مجھے آرام کرنے کا مشورہ دیا اور کمرے سے باہر چلے گئے۔

دن بارہ بجے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ ڈریگن کارلوس بھی اس کمرے میں موجود تھا اور عابد بابا انگلش زبان میں ڈریگن کارلوس سے باتیں کر رہے تھے۔ مجھے جاگتا دیکھ کر عابد بابا نے پوچھا۔ "بیٹا! اب تمہاری کیسی طبیعت ہے؟" میں نے کہا۔

"اب میں قدرے ٹھیک ہوں مگر مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ آپ ڈریگن کارلوس سے انگلش میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ نے پہلے تو کبھی اظہار نہیں کیا کہ آپ کو انگلش زبان بھی آتی ہے۔"

عابد بابا مسکرائے اور کہا۔ "بیٹا! میں تمہارے دوست کو اپنی زبان بھی سکھا رہا ہوں جو کہ تمہارا دوست آہستہ آہستہ سیکھ جائے گا۔"

"بابا! اب آپ مجھے وادی دہشت بھی پہنچا دیں۔ میں اپنی بیوی کو شیطانوں کے چنگل سے چھڑوانا چاہتا ہوں۔" میں نے کہا۔

"بیٹا تم خود بھی تو شیطانوں کے عتاب کے شکار ہو۔" عابد بابا نے نرمی سے کہا۔ "جلد ہی راگھوداس تم سے ٹکرائے گا۔ تم کچھ دن صبر کر لو انشاء اللہ جلد ہی تم شیطانوں سے چھٹکارا حاصل کر لو گے۔"

میں تقریباً ایک ماہ عابد بابا کے ہمراہ رہا اور نماز پابندی سے پڑھتا رہا۔ عابد بابا اپنی پوتی راشدہ کو غالباً اسی دن اپنے سالے کے گھر چھوڑ آئے تھے۔ عابد بابا نوجوانوں کے ہوتے ہوئے اپنی پوتی کو اپنے گھر نہیں رکھ سکتے تھے۔ ڈریگن کارلوس جلد ہی بستی والوں کے ساتھ گھل مل گیا تھا اور ان کی زبان بھی سیکھ گیا تھا۔ پھر ایک دن فجر کی نماز کے بعد عابد بابا

نے نمازیوں سے کہا کہ آج سے میں ڈریگن کارلوس کا نام عبداللہ رکھتا ہوں اور عبداللہ (ڈریگن کارلوس) آپ لوگوں کے ساتھ اسی بستی میں ہی رہے گا اور میری عدم موجودگی میں جماعت بھی عبداللہ کرایا کرے گا۔ سب لوگوں نے عابد بابا کی بات کو سراہا اور عبداللہ کو مبارک باد دی۔

عبداللہ بستی والوں کی زبان اور رسم و رواج سمجھ چکا تھا اور سب بستی والوں سے اپنے اخلاق اور زندہ دلی کی وجہ سے گھل مل گیا تھا۔ عابد بابا نے عبداللہ کو دین اسلام کے تمام اہم پہلوؤں سے روشناس کرا دیا۔ ایک دن میں نے عابد بابا سے کہا۔ "بابا' راگھوداس مر چکا ہے۔ اگر زندہ ہوتا تو اب تک مجھ پر کئی وار کر چکا ہوتا۔ آپ مجھے کسی طرح وادی دہشت پہنچا دیں۔ میں اپنی نتاشا کے لئے سخت پریشان ہوں۔"

"خبیث راگھوداس اتنی آسانی سے مرنے والا نہیں ہے۔" بابا نے کہا۔ "وہ اپنی کسی کمین گاہ میں بیٹھا اپنی کالی طاقتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ وہ تم پر خوفناک وار کر کے تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ وہ بہت ہی کمینہ فطرت ہے۔"

میں نے کہا۔ "بابا! آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ سات کا کیا چکر ہے۔ میں جہاں بھی جاتا ہوں سات کا منحوس ہندسہ میرا منتظر ہوتا ہے۔ ہر جگہ سات کا ہی چکر ہوتا ہے۔ میں تو ہفت طلسم میں پھنس چکا ہوں۔"

"بیٹا! سات تو مبارک ہندسہ ہے۔ اگر میں تمہیں یہ کہوں کہ یہ کائنات سات کے گرد ہی چل رہی ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ اس کے علاوہ عیسائیت' یہودیت' ہندومت' بدھ مت اور دیگر مذاہب میں بھی سات کے عدد کو خصوصی اہمیت حاصل ہے اور خاص کر اسلام میں بھی سات کے عدد کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اب سات کی اہمیت غور سے سنو۔ آسمان کے طبق سات ہیں' زمین کی سات منزلیں ہیں۔ ہفتے کے سات دن ہیں۔ خانہ کعبہ میں طواف کے لئے سات مرتبہ چکر کاٹنے پڑتے ہیں اور قرآن مجید کی بھی سات منزلیں ہیں۔ دوزخ کے سات درجے ہیں اور جنت الفردوس کے بھی سات درجے ہیں۔"

میں سات کی اتنی زیادہ اہمیت سن کر حیران رہ گیا پھر عابد بابا سے کہا۔ "بابا ایک دفعہ آپ نے برازیل کے جنگل میں وضو کرنے کے بعد مجھے کہا تھا کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر کلمہ شہادت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آٹھ درجوں کا

انعام فرماتے ہیں۔"

عابد بابا نے مجھے حیرت سے دیکھا پھر کہا۔ "جب میں کوئی بات بتاؤں تو غور سے سنا کرو۔ میں نے تم سے درجوں کی نہیں دروازوں کی بات کی تھی۔ سرورِ کونین' حسن کائنات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جو شخص وضو کرنے کے بعد آسمان کی طرف دیکھ کر کلمۂ شہادت پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے آٹھ دروازے کھول دیتے ہیں اور یہ فضیلت بھی اُن خوش نصیبوں کو نصیب ہوتی ہے جو نماز کے پابند ہوتے ہیں۔ اب میں تمہیں سات کی مزید خوبیاں بھی بتاتا ہوں۔ انہیں غور سے سنو۔ اگر آدمی روزانہ دو نماز نفل پڑھے اور دونوں رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھے اور اس نفل نماز کے بعد ستر مرتبہ استغفار کرے اور خاص کر رمضان شریف کے پاک مہینے میں ایسا کرے تو ایسا کرنے والا شخص مرنے سے پہلے اپنا گھر جنت میں ضرور دیکھ لیتا ہے۔ اب ایک اور فائدہ سنو جو شخص ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام اَلْبَارِئُ (اے عالم بنانے والے) سات دفعہ پڑھے تو ایسا کرنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ قبر کا عذاب نہیں دیں گے اور ایسا کرنے والے خوش نصیب شخص کی لاش بھی قیامت تک نہیں گلے گی۔ فرشتے اس کی لاش کی حفاظت کرتے ہیں۔"

"بابا! سات تو ایک مقدس ہندسہ ہے مگر میں نے دیکھا کہ شیطانیت میں بھی سات کے عدد کو اہمیت دی جاتی ہے۔ آخر اس کی کیا وجہ ہے؟"

"بات دراصل یہ ہے کہ شیطان نے انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے روحانیت کی بھونڈی نقل کی ہے۔" پھر عابد بابا نے کہا۔ "بیٹے میری ایک بات غور سے سن لو۔ شیطانی کاموں میں مزہ تو بہت ہے مگر اس کا انجام بہت بھیانک ہوتا ہے اور بیٹا یہ بات بھی سچ ہے کہ اگر کوئی گناہ گار شخص اللہ تعالیٰ سے سچے دل سے توبہ کر کے نیک راہوں پر چلتا ہے تو شیطان کی ہزار کوششوں کے باوجود اس کے کٹھن راستے آسان ہوتے چلے جاتے ہیں۔"

"جب میں شیطانوں اور کالی طاقتوں کے پاس ہوتا ہوں تو مجھے بے حیائی اور دہشت کے مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں اور جب میں آپ کے پاس ہوتا ہوں تو میرے دل کو سکون ملتا ہے اور ایمان افروز واقعات سننے کو ملتے ہیں۔"

ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد عابد بابا نے نمازیوں سے کہا کہ ہم لوگ رسول پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ اسلام میں امیر غریب' گورا کالا' عربی عجمی سب برابر ہیں البتہ متقی اور پرہیزگار آدمی ہی سب سے افضل ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ حبشی تھے مگر اسلام نے ان کو بہت اعلیٰ مقام دیا ہے کیونکہ وہ بہت متقی' پرہیزگار' اسلام کے خیرخواہ اور پکے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ مگر ہم لوگ تو ان عظیم ہستیوں کی نقل بھی صحیح طرح نہیں کر سکتے مگر پھر بھی جہاں تک ہم سے ہو سکے ہمیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات پر عمل کرنا چاہئے۔"

پھر کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد عابد بابا نے کہا۔ "میرے محترم ساتھیو! آج میں اعلان کرتا ہوں کہ میں اپنی پوتی کی شادی عبداللہ سے کروں گا۔ کیونکہ عبداللہ ایک نیک مسلمان بن چکا ہے اور اس کا اخلاق بھی آپ لوگوں کے ساتھ بہت اچھا ہے۔" سب لوگوں نے عبداللہ کو مبارک باد دی تو عبداللہ نے سب لوگوں سے کہا۔

"میں ایک کالا اور اجنبی شخص ہوں۔ مگر آپ لوگوں کی محبت اور عابد بابا کی شفقت نے مجھے آپ سب کا دیوانہ بنا دیا ہے۔ میں عہد کرتا ہوں کہ انشاء اللہ عابد بابا کی پوتی کو ہمیشہ خوش رکھوں گا اور خاص کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک ارشادات پر ہمیشہ عمل کرتا رہوں گا۔" اس طرح چند دنوں بعد عبداللہ اور راشدہ کی شادی ہو گئی۔ راشدہ دوبارہ اپنے دادا کے گھر آ گئی اور عبداللہ بھی عابد بابا کی پوتی یعنی اپنی بیوی کے ہمراہ ان کے ساتھ رہنے لگا۔

ایک رات عابد بابا نے مجھے اپنے پاس بٹھا لیا اور کہنے لگے۔ "حسن شاہ! تمہارے ازلی دشمن راگھوداس نے ایک جاپ کر کے خوفناک عمل کیا ہے اور اب وہ جاپ سے فارغ ہو چکا ہے اور تم سے طلسم ہفت ہیکل کی تباہی کا خوفناک انتقام لینا چاہتا ہے۔ میں اس خبیث ساحر کی سرکوبی کے لئے جا رہا ہوں۔ میں تمہاری حفاظت کے لئے اس کمرے کے گرد حصار کھینچ رہا ہوں۔ تم نے کسی صورت میں اس حصار سے باہر نہیں نکلنا۔ کل صبح میں یہاں آ جاؤں گا۔" یہ کہہ کر عابد بابا نے کمرے کے گرد حصار بنایا اور مجھے سلام کر کے کمرے سے باہر چلے گئے۔

میں نے عابد بابا کی باتوں پر خاص توجہ نہ دی اور بے پرواہ ہو کر سو گیا۔ غالباً آدھی رات کے وقت مجھے چیخوں کی آواز سنائی دی۔ میں ہڑبڑا کر اٹھ گیا۔ میں حیران تھا کہ

آدمی رات کے وقت کس پر آفت ٹوٹ پڑی ہے۔ میں نے آنکھیں مل کر دیکھا تو خوف و حیرت سے اچھل پڑا۔ کمرے کا دروازہ ٹوٹا ہوا تھا اور کمرے کے باہر چند برہنہ بھتنے بھتنیاں اچھل کود رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں جن کو وہ کمرے کے اندر ڈال رہے تھے۔ مگر کمرے کے اندر آتے ہی مشعلیں بجھ جاتیں۔ پھر ایک اور دہشت ناک منظر نمودار ہوا۔ جہاں بھتنے بھتنیاں کھڑے ہو کر اچھل رہے تھے وہاں سے آہستہ آہستہ زمین پھٹنے لگی اور پھر اچانک زمین سے ایک تابوت نمودار ہوا۔ اس تابوت کا ڈھکنا بند تھا۔ آہستہ آہستہ ڈھکنا خود بخود کھلنے لگا اور تابوت سے دھواں نکلنے لگا۔ پھر ایک زوردار چیخ تابوت کے اندر سے سنائی دی۔ اس چیخ کے ساتھ ہی بے شمار چمگادڑ تابوت میں سے نکل کر کمرے کا رخ کرنے لگے۔ مگر کمرے کے اندر داخل ہوتے ہی ان کے جسموں کو آگ لگ جاتی۔ پھر اچانک تابوت میں سے ایک ڈھانچہ باہر نکلا۔

پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے ڈھانچہ اڑ کر فضا میں معلق ہو گیا۔ اس ڈھانچے کے ہاتھ میں ایک عورت کا وجود تھا۔ میں آنکھیں پھاڑے یہ دہشتناک مناظر دیکھ رہا تھا اچانک ایک زوردار نسوانی چیخ بلند ہوئی اور عورت کا ایک بازو کٹ کر نیچے آ گرا۔ فضا میں معلق ڈھانچہ ایک ایک کر کے عورت کے مختلف اعضا کاٹ کر نیچے پھینکنے لگا۔ میں حیران تھا کہ یہ سب دہشتناک اور دل ہلا دینے والے وحشت ناک کھیل میرے سامنے کیوں کھیلے جا رہے ہیں۔

پھر بڑے بڑے سیاہ بلے تابوت میں سے باہر نکلے۔ ان خوفناک کالے بلوں کی تعداد غالباً سات تھی۔ پھر سیاہ بلے فضا میں معلق ڈھانچے پر جمپ لگانے لگے۔ پھر اچانک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور تابوت ٹوٹ گیا۔ تابوت کے اندر موجود ہستی کو دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔

میں نے دیکھا کہ میری محبوب بیوی میری معصوم اور حسین نتاشا تابوت میں زخمی حالت میں پڑی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ کرتا' سات خوفناک سیاہ بلے نتاشا کے جسم سے چمٹ گئے۔ خوفناک سیاہ بلوں کو نتاشا سے چمٹتے دیکھ کر میں بے اختیار ہو گیا اور بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ حالانکہ عابد بابا نے مجھے کمرے سے باہر نکلنے سے سختی سے منع کیا تھا۔

جیسے ہی میں کمرے میں قائم کئے ہوئے حصار سے باہر نکلا تو اچانک میرے چاروں

طرف آگ نمودار ہو گئی۔ مجھے چاروں طرف آگ کے شعلے ہی نظر آ رہے تھے۔ میں نے آگ کے دائرے سے باہر نکلنا چاہا تو لوہے کے کڑے میں میرے پاؤں جکڑے گئے۔ میں گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اچانک فضا میں معلق ڈھانچہ بھتنے بھتنیاں سیاہ بلے' تابوت اور اس میں موجود نتاشا سب کچھ دھوئیں میں تبدیل ہونے لگا پھر دیکھتے ہی دیکھتے دھواں بھی غائب ہو گیا۔ میں حیرت و خوف سے یہ ہولناک طلسماتی منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک زنانے کی آواز گونجی اور سات ہیبت ناک شیطانی چہرے نمودار ہوئے۔ میں عابد بابا کا حکم بھول کر ایک دفعہ پھر کالی طاقتوں کے شکنجے میں گرفتار ہو چکا تھا۔ میں نے مقدس کلمات پڑھنے چاہے مگر مجھے یوں محسوس ہوا جیسے میری زبان بند ہو چکی ہو۔ اچانک سارے کٹے ہوئے سر میرے سر کے اوپر آ گئے اور ان کی کٹی گردنوں سے خون نکلنے لگا اور سارا گندا خون میرے سر پر گرنے لگا۔ میرا پورا وجود خون سے لتھڑ گیا۔

☆------☆------☆

یہ سارا سحر و اسرار کا طلسماتی کھیل مجھے حصار سے باہر نکلانے کے لئے رچایا گیا تھا اور میری جلد بازی اور بے وقوفی کی وجہ سے کالی طاقتیں اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکی تھیں۔ میں نے اپنے پاؤں کو دیکھا تو لوہے کے موٹے کڑے میرے پاؤں میں بندھے ہوئے تھے۔ پھر جب دوبارہ میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو ایک دفعہ پھر خوف سے کانپ اٹھا۔ میں اس وقت عابد بابا کے گھر کے بجائے راگھوداس کے طلسم کدے کے اُس کالے کمرے میں موجود تھا جہاں پہلی بار مجھے ہولناک واقعات سے واسطہ پڑا تھا۔ میں اس خوفناک کمرے میں بیٹھ گیا اور اپنی قسمت کو کوسنے لگا۔ اچانک اس خوفناک کمرے کا فرش پھٹ گیا اور اس میں سے بے شمار چمگادڑ نمودار ہوئے۔ تمام چمگادڑ چی چی چی کرتے مجھ سے چمٹ گئے اور میرے جسم کو ادھیڑنے لگے۔ میں درد و تکلیف سے چیختا ہوا ان خونی چمگادڑوں کو اپنے جسم سے ہٹانے کی ناکام کوشش کرنے لگا۔ میں دھڑام سے فرش پر گرا اور تڑپنے لگا۔ میں اٹھ کر بھاگ بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ میری دونوں ٹانگوں پر لوہے کے مضبوط کڑے بندھے ہوئے تھے۔

اچانک اس بھیانک کمرے کا فرش بے پناہ گرم ہو گیا۔ میں دوہرے خوفناک عذاب میں پھنس چکا تھا۔ ایک تو خونی چمگادڑ میرے جسم کو نوچ رہی تھیں' دوسرا

کمرے کا آگ بگولا فرش میرے جسم کو جلانے لگا۔ میرے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ میرے جسم کا گوشت آہستہ آہستہ چمگادڑوں کی خوراک بننے لگا۔ آخرکار بے پناہ تکلیف کے باعث میں تڑپتے تڑپتے بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے دوبارہ ہوش آیا تو میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو حیران ہو گیا میں مکمل طور پر ٹھیک تھا۔ میرے جسم کے کسی حصے پر بھی زخم کا نشان نہیں تھا اور میری ٹانگوں پر لوہے کے کڑے بھی نہیں تھے۔ میں تیزی سے اٹھا اور کمرے کے فرش کے پھٹے ہوئے حصے کو دیکھنے لگا۔ مگر تاریکی کے سوا مجھے کچھ نظر نہ آیا۔ میں نے چھت پر دیکھا تو ایک دفعہ پھر کانپ اٹھا۔ خونی چمگادڑ کمرے کی چھت پر لٹک رہے تھے۔ اچانک چمگادڑ پھر میری طرف آنے لگے۔ میں چمگادڑوں سے بچنے کے لئے کمرے کی پھٹی ہوئی جگہ میں بے اختیار کود گیا۔ میرا جسم تیزی سے نیچے گرنے لگا۔ کچھ دیر بعد میں دھڑام سے زمین سے ٹکرایا مگر مجھے کوئی خاص چوٹ نہ لگی۔

میں تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور تاریکی میں آگے بڑھنے لگا۔ اچانک مجھے پانی کے شور کی آواز سنائی دی جیسے کوئی آبشار گر رہی ہو۔ میں آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگا۔ دیکھو اب وقت کی گردش مجھے کہاں لے جاتی ہے۔ ابھی میں تھوڑی دور ہی چلا تھا کہ اچانک میرا پاؤں کسی پتھر سے ٹکرایا اور میں ایک چھپاکے سے پانی میں جا گرا۔ پانی کی بے رحم موجیں مجھے بہا لے گئیں۔ غالباً ٹھوکر لگنے کے بعد میں کسی آبشار میں گر چکا تھا۔ کافی دیر میں پانی کی بے رحم موجوں میں رہا پھر ایک تیز لہر نے مجھے پانی سے باہر اچھال دیا۔ میں تیزی سے اٹھا اور تاریکی میں چاروں طرف دیکھنے لگا۔ پھر مڑ کر آگے بڑھنے لگا۔ اچانک آہستہ آہستہ روشنی ہونے لگی۔ جوں جوں میں آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ روشنی تیز ہوتی جا رہی تھی۔ میں نے غور کیا تو میں نے خود کو ایک پہاڑی غار میں پایا۔

اس غار میں مجھے بلوں کے غرانے کی آواز سنائی دی۔ میں تیزی سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا مگر غار میں مجھے کوئی بلی یا بلا نظر نہ آیا۔ میں پھر آگے بڑھنے لگا۔ آگے جا کر غار ایک طرف کو مڑ گیا۔ میں غار میں بڑھتا جا رہا تھا۔ اچانک مجھے اپنے پیچھے بلوں کے غرانے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو لرز اٹھا۔ وہی سات

خوفناک سیاہ بلے اپنی سرخ آنکھوں سے مجھے دیکھ کر غرا رہے تھے۔ پھر تیزی سے چیختے چنگھاڑتے میری طرف بڑھنے لگے۔ میں ان خوفناک بلوں کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر تیزی سے بھاگ اٹھا۔ بلے میرے پیچھے دوڑتے چلے آ رہے تھے۔ میں بہت تیز بھاگ رہا تھا مگر ان بلوں کی رفتار مجھ سے کہیں زیادہ تیز تھی اور جلد ہی ایک بلے نے میرے نزدیک پہنچ کر مجھ پر جمپ لگا دیا۔ پھر ساتوں بلے مجھ سے چمٹ گئے اور میرے جسم کو ادھیڑنے لگے۔ میں پھر ایک خوفناک عذاب میں پھنس چکا تھا۔ بے پناہ تکلیف کے باعث میں چیخنے لگا۔

اچانک میرے کانوں میں ناصر جن کی بھاری آواز ٹکرائی۔ ”حسن شاہ! اپنی آنکھیں بند کر کے کلمہ طیبہ کا ورد کرو۔“

میں نے فوراً اپنی آنکھیں بند کر کے زور زور سے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد میں نے آنکھیں کھولیں تو خود کو ایک بہت بڑے صحرا میں پایا۔ میں نے چاروں طرف نظر دوڑائی تو ہر طرف ریت ہی ریت تھی۔ میں صحرا میں آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک جھونپڑی نظر آئی۔ میں حیران ہوا کہ اس لق و دق صحرا میں کون رہتا ہے۔ میں چلتا ہوا جھونپڑی کے نزدیک پہنچ گیا۔ جیسے ہی میں جھونپڑی کے نزدیک پہنچا مجھے عابد بابا جھونپڑی سے نکلتے نظر آئے۔ میں نے حیران ہو کر عابد بابا کو دیکھا۔ عابد بابا نے مجھے اندر آنے کو کہا۔ میں جھونپڑی میں داخل ہو گیا۔ جھونپڑی میں ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی۔ عابد بابا نے مجھے بیٹھنے کو کہا تو میں خاموشی سے بیٹھ گیا۔ عابد بابا کچھ دیر تسبیح پڑھتے رہے پھر مجھ سے کہا۔

”حسن! میں نے تمہیں سختی سے منع کیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے تم نے باہر نہیں نکلنا۔ مگر تم کالی طاقتوں کے دھوکے میں آ کر حصار سے باہر نکل آئے۔ راگھوداس نے جاپ کر کے ایک خوفناک عمل کیا ہے۔ اب وہ تمہیں دردناک عذاب سے دوچار کرنا چاہتا ہے۔ اس نے دھوکے سے سحر کے ذریعے تمہیں حصار سے باہر نکلوا کر عذاب سے دوچار کر دیا تھا۔ اس نے سحر کا ایسا خوفناک عمل کیا ہے جس سے تمہیں موت بھی نہ آئے اور تم مسلسل خوفناک عذاب میں مبتلا رہو۔ یہ تو ناصر کی مہربانی ہے کہ اس نے اپنی بے پناہ صلاحیتوں کی بدولت تمہیں خبیث سادھو کے چنگل سے

چھڑالیا۔"

ابھی عابد بابا نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک صحرا میں زور سے آندھی چلنے لگی۔ عابد بابا فوراً تیزی سے اٹھے اور جھونپڑی سے باہر نکل گئے اور جھونپڑی کے چاروں طرف حصار کھینچ لیا۔ میں نے جھونپڑی سے باہر حصار کے اندر رہ کر دیکھا کہ خبیث راگھوداس اس آندھی میں تیزی سے آگے بڑھتا چلا آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ جھونپڑی کے نزدیک پہنچا' آندھی بند ہو گئی۔ راگھوداس نے چیخ کر عابد بابا سے کہا۔

"بڈھے! تجھے اپنی جان پیاری ہے تو اس حرامی کو میرے حوالے کر دے ورنہ خسارے میں رہے گا۔" پھر زور سے شہنشاہ ظلمات کی جے کے نعرے لگانے لگا۔

عابد بابا نے کہا۔ "بدبخت اللہ کا نام لے۔"

"دیکھ بڈھے' تیری وجہ سے یہ چھوکرا ہر دفعہ بچ جاتا ہے۔ اس دفعہ میں نے جاپ مکمل کر کے خوفناک عمل کیا ہے۔ اب تو میرے سامنے مچھر سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ میں تجھے منٹوں میں مسل کر رکھ دوں گا۔" راگھوداس نے کہا۔

"بدبخت! کیوں تو اس معصوم بچے کے پیچھے پڑ گیا ہے۔ اگر تجھ میں اتنی ہمت ہے تو حصار کے اندر داخل ہو کر دکھا۔"

راگھوداس یہ سن کر آگے بگولا ہو گیا اور کہا۔ "اچھا میں دیکھتا ہوں کہ تم دونوں اس حصار میں کتنے دن زندہ رہو گے۔ آخرکار خود ہی باہر نکلو گے۔"

عابد بابا راگھوداس کو نظرانداز کر کے سر اوپر اٹھا کر دیکھتے رہے پھر مجھے دیکھ کر کہنے لگے۔ "چلو بیٹا حسن شاہ! اللہ کا ذکر کرتے ہیں۔" ہم دونوں اللہ کے ذکر میں مصروف ہو گئے۔ کافی دیر بعد عابد بابا نے کہا۔

"بیٹا! نماز کا وقت ہو گیا ہے چلو اب نماز پڑھتے ہیں۔" پھر عابد بابا جھونپڑی کے اندر گئے۔ کچھ دیر بعد باہر نکلے تو ان کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا لوٹا تھا ہم دونوں نے وضو کیا اور نماز پڑھنے لگے۔

میں نے نماز پڑھنے کے بعد راگھوداس کو دیکھا تو چونک پڑا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کھوپڑی تھی اور راگھوداس کچھ پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک رہا تھا۔ میں نے عابد بابا سے پوچھا۔ "بابا! یہ کیا کر رہا ہے؟" تو عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا! تم اس پر توجہ نہ دو۔" پھر

سر اوپر کر کے آسمان کو دیکھنے لگے پھر میری طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ "بیٹا! کیا تم چاہتے ہو کہ اس بدبخت کا خاتمہ ہو؟"

"بابا میری تو تمنا ہی اس خبیث کی موت ہے۔" میں نے کہا۔

عابد بابا نے کہا۔ "بیٹا اس خطرناک سادھو کے مرنے سے تمہاری جان بھی بچ جائے گی اور اس کے ساتھ بے شمار لوگ اس شیطان کے عتاب سے بچ جائیں گے۔ مگر بیٹے یہ خبیث ایسے مرنے والا نہیں ہے۔ اس کو مارنے کے لئے کسی کو قربانی پیش کرنی ہو گی۔"

میں نے حیران ہو کر کہا۔ "بابا! یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" عابد بابا نے مجھے خاموش رہنے کو کہا اور آنکھیں بند کر کے سر جھکا کر مقدس کلمات کا ورد کرنے لگے۔

میں نے راگھوداس کی طرف دیکھا تو وہ کچھ پڑھ پڑھ کر کھوپڑی پر پھونک رہا تھا۔ اچانک زناٹے کی آواز گونجی اور وہی سات منحوس شیطانی چہرے نمودار ہوئے اور راگھوداس کے ہاتھ میں موجود کھوپڑی میں دھواں بن کر اندر جانے لگے اور ساتوں شیطانی چہرے کھوپڑی کے اندر سما گئے۔ میں حیرت سے یہ تمام طلسماتی منظر دیکھ رہا تھا پھر میں نے عابد بابا کو دیکھا تو وہ ابھی تک مقدس کلمات پڑھ رہے تھے۔

کافی دیر بعد عابد بابا نے آنکھیں کھولیں اور مجھے دیکھ کر کہا۔ "حسن شاہ! نماز کو کبھی جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ بیٹا جب بھی ظلم اور طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کیا جاتا ہے تو اس میں قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ انسان اور شیطان کی جنگ تو ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ بیٹا اب تک طلسم ہفت ہیکل میں سینکڑوں خبیث ساحروں نے حکمرانی کی ہے اور اپنے منحوس آقا یعنی ابلیس کی خوشنودی کے لئے ہر ظلم کیا ہے مگر سب وقت کے ساتھ ساتھ مر کر جہنم واصل ہوتے گئے۔ انسان جتنا بھی طاقتور ہو جائے' لاکھ پُراسرار قوتوں کا مالک ہو جائے مگر ایک دن موت اسے شکست دے دیتی ہے۔ یہ عارضی زندگی بہت مختصر ہے۔ اس لئے تم کبھی ظلم نہ کرنا اور بھول کر بھی شیطانی کاموں کی طرف مائل نہ ہونا۔" پھر عابد بابا نے کہا۔ "اب تم آنکھیں بند کر کے اللہ ہُو کا زور سے ورد کرو۔"

یہ کہہ کر عابد بابا ایک دفعہ پھر مقدس کلمات پڑھنے لگے۔ میں نے اپنی آنکھیں

بند کیں اور زور سے اللہ ہُو کا ذکر کرنے لگا۔ میں نے کافی دیر بعد آنکھیں کھول کر دیکھا تو میری نظر راگھوداس پر پڑی جو زمین پر لیٹا ہوا تھا اور اس کے منہ سے خون نکل رہا تھا۔ پھر میری نظر عابد بابا پر پڑی تو میں چونک اٹھا۔ میں نے دیکھا کہ عابد بابا بھی زمین پر لیٹے ہوئے تھے۔ عابد بابا کے ساتھ ایک لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ میں تیزی سے اٹھا اور عابد بابا کے پاس آ کر ان کو آوازیں دینے لگا۔

"حسن شاہ! اب ان کو پکارنے کا کوئی فائدہ نہیں۔" لمبے آدمی نے مجھ سے کہا۔ "اس لئے کہ عابد بابا اب اس دنیا میں نہیں رہے۔"

میں نے غور سے لمبے قد کے آدمی کو دیکھا اور کہا۔ "کیا تم ناصر ہو؟ تمہاری آواز تو میں پہلے بھی سن چکا ہوں۔"

لمبے قد کے آدمی نے کہا۔ "ہاں میں ناصر ہوں اور میرا تعلق جنات سے ہے۔"

میں نے تیزی سے عابد بابا کی نبض چیک کی پھر دل کی دھڑکن چیک کی۔ آہ افسوس عابد بابا فوت ہو چکے تھے۔ میں عابد بابا کے جسم سے لپٹ کر زار و قطار رونے لگا۔ یہ عابد بابا ہی تو تھے جنہوں نے مجھے ہر بار راگھوداس کے سحر سے بچایا تھا۔ آج یہی مردِ قلندر بدی کی ایک بڑی طاقت کے خلاف لڑتے ہوئے اس دنیا سے جا چکے تھے۔ مجھے اب سمجھ آیا کہ عابد بابا کیوں کہہ رہے تھے کہ راگھوداس کالی طاقتوں کا بہت بڑا ساحر ہے۔ بغیر قربانی کے یہ خبیث مرنے والا نہیں ہے۔ عابد بابا نے مجھے راگھوداس کے عتاب سے بچانے کے لئے خود کو قربان کر دیا تھا۔

میں کافی دیر عابد بابا کے جسم سے لپٹ کر روتا رہا پھر اٹھ کر راگھوداس کے مردہ جسم کو دیکھنے لگا' راگھوداس کی لاش کے ساتھ کھوپڑی پڑی تھی جو ٹوٹ چکی تھی۔ راگھوداس کے منہ سے نکلنے والا خون اب جم چکا تھا۔ اچانک مجھے گدھوں کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔ میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو دو گدھ اس صحرا میں اوپر منڈلا رہے تھے۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ راگھوداس کے جسم سے چمٹ گئے اور اس کا غلیظ جسم ادھیڑ کر کھانے لگے۔ تھوڑی دیر میں چند اور گدھ بھی آ گئے اور راگھوداس کے جسم پر ضیافت اڑانے لگے۔ میں اور ناصر راگھوداس کے اس خوفناک انجام کو دیکھنے لگے۔

چند لمحوں بعد گدھ راگھوداس کے جسم کا کافی حصہ ہڑپ کر گئے۔

میں نے ناصر کو دیکھا تو وہ ابھی تک سر جھکائے افسردہ بیٹھا تھا۔ میں نے ناصر سے پوچھا کہ راگھوداس کے سات غلام شیطانی چہرے کہاں ہیں؟ ناصر نے جواب دیا۔ "راگھوداس کے مرنے کے ساتھ ہی اس کے کالے عملیات کے بنے ہوئے سحرزدہ شیطانی چہرے بھی غائب ہو چکے ہیں۔"

میں نے پوچھا۔ "ناصر! یہ تو بتاؤ کہ عابد بابا نے کس طرح راگھوداس کو جہنم واصل کیا اور عابد بابا کس طرح فوت ہوئے؟"

ناصر کچھ دیر مجھے دیکھتا رہا پھر کہا۔ "حسن شاہ! مجھے یہ بتانے کی اجازت نہیں ہے۔ البتہ اتنا تمہیں بتا دیتا ہوں کہ راگھوداس نے تمہیں دردناک عذاب دینے کا پروگرام بنایا تھا مگر عابد بابا نے ہر مشکل میں تمہاری مدد کی ہے۔ اب جو تم ٹوٹی ہوئی کھوپڑی دیکھ رہے ہو اس میں راگھوداس نے سحر کا انتہائی خوفناک عمل کیا تھا اور اس عمل کی بدولت تم سات دنوں کے اندر ہی موت کے منہ میں چلے جاتے۔ مگر عابد بابا نے صرف تمہاری خاطر خود کو قربان کر دیا اور اس دنیا سے جانے سے پہلے راگھوداس کا خاتمہ بھی کر دیا۔ مگر میں تمہیں یہ نہیں بتا سکتا کہ عابد بابا نے راگھوداس کا خاتمہ کس طرح کیا۔" پھر ناصر تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد بولا۔ "عابد بابا میرے پیر و مرشد تھے۔ ان کی وفات میرے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ حسن شاہ یہ ٹھیک ہے کہ راگھوداس اس دنیا میں کالی طاقتوں کا بہت بڑا نمائندہ اور طلسم ہفت ہیکل کے سات ساحروں کا سردار تھا مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ عابد بابا روحانیت کے بہت بڑے عالم اور ایک مردِ قلندر تھے۔ انہوں نے تمہیں اور دیگر انسانوں کو راگھوداس کے عتاب سے بچانے کی خاطر خود کو قربان کر دیا۔ اچھا حسن شاہ تم سے پھر ملاقات ہو گی۔" یہ کہہ کر ناصر میرے پاس آیا اور اس سے پہلے کہ میں ناصر کو کچھ کہتا ناصر نے میرے سر پر ہاتھ رکھ دیا جیسے ہی ناصر نے میرے سر پر ہاتھ رکھا تو میرا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

☆------☆------☆

جب مجھے ہوش آیا تو مجھے عبداللہ اور راشدہ کے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ عبداللہ روتے ہوئے مجھے جھنجھوڑ کر اٹھا رہا تھا۔ میں نے دیکھا کہ میں عابد بابا کے گھر میں

ہوئیں تو میں نے خود کو ایک وادی میں پایا۔ وادی بہت خوبصورت اور سرسبز تھی۔ میں سمجھ گیا کہ ناصر نے مجھے وادی دہشت پہنچا دیا ہے۔ میں وادی کو غور سے دیکھنے لگا۔

مجھے ناصر کی آواز سنائی دی۔ "حسن شاہ! میں نے تمہیں طلسمات کی ہولناک سرزمین وادی دہشت پہنچا دیا ہے۔ تمہیں اس جگہ دل ہلا دینے والے ہولناک واقعات دیکھنے کو ملیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر تم نے ہمت اور حوصلے سے کام لیا تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہو جاؤ گے۔ تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ میرے پیر و مرشد کے جن زاد دوست فوت ہو چکے ہیں اور عیاش پرست گوبان کب سے تمہاری بیوی کا بے پناہ حسن دیکھ کر اسے اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے کی کوششوں میں ہے مگر تمہاری بیوی کے گرد قائم کئے ہوئے حصار کی وجہ سے وہ ابھی تک کامیاب نہیں ہو سکا۔ عابد بابا کے دوست کے فوت ہوتے ہی حصار ختم ہو چکا ہے مگر تمہاری بیوی مقدس کلمات کا ورد کر رہی ہے۔ تمہاری بیوی کو حصار ختم ہونے کا علم نہیں ہے۔ جیسے ہی تمہاری بیوی سونے کے لئے مقدس کلمات پڑھنا بند کرے گی' گوبان تمہاری بیوی پر جھپٹ پڑے گا پھر اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے بعد دردناک موت سے دوچار کرے گا۔ گوبان تم سے طلسم ہفت ہیکل کی تباہی اور راگھوداس کی موت کا بھیانک انتقام لینا چاہتا ہے۔ اب تمہاری بیوی کی زندگی بہت خطرے میں ہے اس لئے اب تمہیں بڑی ہمت سے کام لینا ہو گا۔ میں تمہیں عابد بابا کی دو چیزیں دے رہا ہوں' یہ تمہارے کام آئیں گی۔"

پھر اس کے ساتھ ہی ناصر کی آواز ختم ہو گئی۔ اچانک میرے گلے میں اللہ کے نام والی مقدس تسبیح آ گئی اور میرے چند قدموں کے فاصلے پر کراماتی ڈنڈا پڑا تھا۔ انہی دو چیزوں کے ساتھ میں نے عبداللہ کے ساتھ مل کر طلسم ہفت ہیکل کو تباہ کیا تھا۔ میں آگے بڑھا اور ڈنڈا اٹھا لیا اور آگے بڑھنے لگا۔ میں کافی دیر وادی میں گھومتا رہا مگر مجھے کوئی دہشت ناک منظر نظر نہ آیا۔ میں اب چل چل کر بری طرح تھک چکا تھا۔ مجھے اس خوبصورت سرسبز وادی میں انسان تو دور کی بات کوئی جانور اور پرندہ بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک مجھے ایک مکان نظر آیا۔ میں تیزی سے چلتا ہوا اس مکان کے قریب آ گیا۔ مکان کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس مکان میں گھس گیا۔ صحن کا فرش کچا تھا اور جا بجا جڑی بوٹیاں اگی ہوئی تھیں۔ صحن کے ساتھ ایک برآمدہ بنا ہوا تھا اور برآمدے

کے اندر ایک کمرہ تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میں اس ویران مکان کے برآمدے سے گزرتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔

جیسے ہی میں کمرے کے اندر داخل ہوا اچانک کمرے کا دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ اس کمرے میں دھیمی دھیمی روشنی تھی۔ میں کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ کمرہ بالکل خالی تھا۔ ایک دم مجھے چمگادڑوں کا شور سنائی دیا۔ میں نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو خوف سے کانپ اٹھا کمرے کی چھت پر بے شمار چمگادڑیں موجود تھیں۔ ایک دم چمگادڑیں نیچے آنے لگیں۔ میں تیزی سے دروازے کے نزدیک پہنچا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔ مگر دروازہ نہ کھل سکا۔ میں اس ہولناک کمرے میں قید ہو کر رہ گیا تھا۔ مجھے کمرے کی دوسری طرف ایک اور دروازہ نظر آیا۔ اب چمگادڑیں میرے سر پر پہنچ چکی تھیں۔ میں تیزی سے بھاگتا ہوا کمرے کے دوسرے دروازے میں گھس گیا۔ اب میں ایک اور کمرے میں داخل ہو چکا تھا۔ جیسے ہی میں دوسرے کمرے میں داخل ہوا' چمگادڑیں واپس چلی گئیں۔

میں اس کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ یہ کمرہ بالکل خالی تھا اس کمرے کی دوسری طرف بھی ایک دروازہ تھا۔ میں چمگادڑوں والے کمرے میں جانے سے گھبرا رہا تھا۔ اس لئے اس کمرے کے دوسرے دروازے کو کھولنے لگا۔ شاید یہاں سے اس ہولناک مکان سے نکلنے کا راستہ مل جائے۔ مگر مجھ سے یہ دروازہ نہ کھل سکا۔ میں پیچھے ہٹا اور تیزی سے بھاگتا آیا اور ایک زوردار ٹکر دروازے کو ماری تو دروازہ چرچراہٹ سے کھل گیا۔ میں نے غور کیا تو مجھے ایک طرف سیڑھیاں نیچے کی طرف جاتی ہوئی نظر آئیں۔ میں آہستہ آہستہ سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا۔ اب میں ایک تہہ خانے میں پہنچ گیا تھا۔ تہہ خانے کی دیواریں تو سیاہ رنگ کی تھیں مگر اس کا فرش سرخ رنگ کا تھا۔ تہہ خانے کی ایک دیوار پر سات مشعلیں لگی ہوئی تھیں اور ان مشعلوں کے نیچے سات خون آلود چاقو لٹک رہے تھے۔ میں حیرت سے اس ہولناک مکان کے پُراسرار تہہ خانے کو دیکھ رہا تھا۔ اچانک مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے میرے سر پر کوئی چیز ٹپکی ہو۔ میں نے اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر اپنے ہاتھ کو دیکھا تو میرا ہاتھ سرخ ہو چکا تھا۔ میں نے سر اوپر اٹھا کر دیکھا تو خوف سے لرز اٹھا۔ تہہ خانے کی چھت پر ایک دیوہیکل شخص کی لاش الٹی لٹکی ہوئی تھی۔ یہ لاش سر کٹی تھی اور اس لاش کا سر اس منحوس تہہ خانے میں کہیں بھی نہیں تھا اور اس کی کٹی ہوئی جگہ سے خون نکل رہا

تھا۔

اچانک مجھے کمرے میں بے ہنگم قہقہے کی آواز سنائی دی۔ میں نے چاروں طرف دیکھا مگر تہہ خانے میں کوئی نہیں تھا۔ میں خوفزدہ نگاہوں سے سر کٹی لاش کو دیکھ رہا تھا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے ایک دم لاش کو جھٹکا لگا اور الٹی لٹکی ہوئی سر کٹی لاش آہستہ آہستہ نیچے آنے لگی۔ تہہ خانے میں ایک دفعہ پھر خوفناک قہقہہ گونجا۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے لاش قہقہہ لگا رہی ہو۔ الٹی لٹکی ہوئی لاش فرش پر آ کر سیدھی ہو گئی اور بے ہنگم قہقہے لگاتی ہوئی میری طرف بڑھی۔ یہ دل ہلا دینے والا دہشتناک منظر دیکھ کر سیڑھیوں کے اوپر بھاگا اور تہہ خانے سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ کھولنے لگا مگر دروازہ سختی سے بند ہو چکا تھا۔ سر کٹی لاش سیڑھیاں پھلانگ کر میری طرف بڑھی۔ میں نے اس عفریت کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر سیڑھیوں سے چھلانگ لگائی اور دوبارہ تہہ خانے میں آ گیا۔ اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا ایک دم بے ہنگم قہقہہ لگاتی ہوئی سر کٹی لاش نے میرے اوپر چھلانگ لگا دی اور میرے گلے کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دبانے لگی۔ میں اس عفریت کے مضبوط شکنجے میں تڑپنے لگا۔

میرا سانس مکمل بند ہونے لگا تھا اور میرے منہ سے خرخراہٹ کی آوازیں نکل رہی تھیں۔ میں نے اپنی پوری قوت سے اپنے ہاتھ میں موجود ڈنڈا عفریت کی ٹانگوں پر مارا۔ ڈنڈا لگتے ہی سر کٹی لاش نے مجھے چھوڑ دیا۔ جیسے ہی سر کٹی عفریت نے مجھے چھوڑا میں فوراً اپنے گلے کو ملنے لگا۔ ایک دفعہ پھر عفریت نے اپنے ہاتھ میری طرف بڑھائے۔ میں نے ڈنڈا پوری قوت سے لاش کے پھولے ہوئے پیٹ میں مار دیا مگر میں حیرت سے اچھل پڑا۔ جیسے ہی میں نے ڈنڈا مارا۔ ڈنڈا لگنے سے پہلے ہی لاش دھوئیں میں تحلیل ہو گئی۔ میں حیرت و خوف سے سر کٹی لاش کو اِدھر اُدھر دیکھنے لگا تو مجھے اپنے پیچھے ایک اور دروازہ نظر آیا۔ میں حیرانگی سے آگے بڑھا اور بند دروازے کو کھولنے لگا مگر دروازہ مضبوطی سے بند تھا۔ میں نے زوردار لات دروازے پر ماری تو ایک دھماکے سے دروازہ کھل گیا۔ مجھے سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی نظر آئیں۔ غالباً تہہ خانے کے اندر ایک اور تہہ خانہ تھا۔ اچانک مجھے نچلے تہہ خانے سے ایک بھیانک مردانہ چیخ کی آواز سنائی دی۔ میں نے تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔ میرا پورا وجود پسینے سے شرابور تھا۔ میں ایک دفعہ پھر آگے بڑھا اور

سیڑھیوں کے اوپر چڑھ کر دروازے کے نزدیک پہنچا اور پوری قوت سے دروازے کو کھولنے لگا۔ مگر دروازے کو نہ کھول سکا۔ میں دوبارہ سیڑھیوں سے نیچے اتر کر تہہ خانے میں آ گیا۔

میری نظر دیوار پر لٹکی ہوئی مشعلوں پر پڑی تو میں ایک دفعہ پھر خوف سے لرز اٹھا۔ اب دیوار پر سات مشعلوں کے بجائے سات کھوپڑیاں لٹک رہی تھیں اور کھوپڑیوں کے نیچے موجود سات چاقو اب مکمل طور پر خون آلود تھے اور ہر چاقو کی نوک سے خون کے قطرے تہہ خانے کے فرش پر ٹپک رہے تھے۔ میں ایک دفعہ پھر ہفت طلسم کے فسوں میں گھر چکا تھا۔ میں حیرت و خوف سے یہ دل ہلا دینے والا منظر دیکھ رہا تھا۔ اچانک مجھے ایک دفعہ پھر بے ہنگم قہقہے کی آواز سنائی دی۔ سر کٹی لاش میری طرف بڑھ رہی تھی۔ میں اس عفریت کو دوبارہ اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر تیزی سے آگے بڑھا۔ نچلے تہہ خانے والے دروازے کو زوردار ٹکر ماری تو دروازہ دھماکے سے کھل گیا۔ میں نے تیزی سے اندر گھس کر دروازے کو بند کر دیا اور سیڑھیوں سے نیچے اتر گیا۔ اب میں نچلے تہہ خانے میں موجود تھا۔

پل پل بدلتے ان ہولناک واقعات نے میرے ذہن کو چکرا کر رکھ دیا تھا۔ اب میں خود پر ملامت کرنے لگا اور اس وقت کو کوسنے لگا جب میں بغیر کچھ سوچے سمجھے اس طلسماتی اور ہولناک مکان میں گھس گیا تھا۔ میں اس نچلے تہہ خانے کا جائزہ لینے لگا۔ اس تہہ خانے میں بھی روشنی کرنے والی کوئی چیز نہیں تھی مگر دھیمی دھیمی روشنی بدستور موجود تھی۔ میری نظر ایک کٹے ہوئے انسانی سر پر پڑی جو بالکل ساکت نظر آیا۔ میں ہمت کر کے آگے بڑھا اور کٹے ہوئے سر کے نزدیک پہنچ گیا۔ میں نے اسے چھو کر دیکھا تو مجھے یہ سر پتھر کا محسوس ہوا۔ گویا یہ کٹا ہوا انسانی سر مصنوعی تھا۔ میں ایک دفعہ پھر تہہ خانے میں گھومنے لگا اور اس تہہ خانے سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگا۔ اس تہہ خانے سے نکلنے کا راستہ تو تھا مگر مجھے اس کے لئے اوپر والے تہہ خانے میں جانا پڑتا مگر اوپر والے تہہ خانے کی سر کٹی عفریت سے میں خوفزدہ ہو چکا تھا۔

اچانک مجھے ایک بھیانک مردانہ چیخ سنائی دی۔ اس بھیانک چیخ سے میرا دل دہل گیا۔ میں نے فوراً کٹے ہوئے انسانی سر کو دیکھا تو ایک نیا ہوشربا منظر میرا منتظر تھا۔ کٹے ہوئے

انسانی سر کی گردن سے خون نکل رہا تھا۔ چہرہ بہت بھیانک ہو چکا تھا اور اس بھیانک چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ میری بے بسی پر مسکرا رہا ہو۔ اچانک بھیانک چہرے کے منہ سے آگ کا مرغولہ نکلا اور میری طرف بڑھا۔ میں بجلی کی تیزی سے فوراً ایک طرف ہو گیا تو وہ آگ کا مرغولہ دیوار کو جا لگا جیسے ہی آگ کا مرغولہ دیوار کو لگا تو دیوار کا ایک بہت بڑا حصہ دھماکے سے ٹوٹ گیا۔ میں یہ تصور کرتے ہی خوف سے لرز اٹھا کہ اگر میں برق رفتاری سے ایک طرف نہ ہو جاتا اور آگ کا مرغولہ مجھے لگ جاتا تو میرے جسم کے پرخچے اڑ جاتے۔ میں خوفزدہ نگاہوں سے اس بھیانک کٹے ہوئے سر کو دیکھنے لگا۔ اب بھیانک سر تہہ خانے کے فرش سے اونچا ہونے لگا' یہ دیکھ کر میرے منہ سے بے اختیار چیخ خارج ہو گئی اور میں تیزی سے بھاگا اور دیوار کے ٹوٹے ہوئے حصے میں جمپ لگا دیا۔ میرا جسم تیزی سے نیچے گرنے لگا۔ چند لمحوں بعد میرا جسم دھڑام سے زمین پر گرا تو ڈنڈا میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ میں کچھ دیر لیٹا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اٹھ کھڑا ہوا۔ میں نے خود کو ایک چھوٹے سے کمرے میں پایا۔ کمرے کا فرش پتھریلا تھا اور اس کا رنگ سرخ تھا۔ مجھے اپنے کچھ فاصلے پر ڈنڈا نظر آیا جو اس کمرے کے کونے پر پڑا تھا۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور ڈنڈے کو اٹھا لیا پھر اس چھوٹے سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ مجھے کمرے کے کونے میں ایک چھوٹی سی کھڑکی نظر آئی' میں آگے بڑھا اور کھڑکی کو دھکا دے کر کھول دیا۔ کھڑکی کے دوسری طرف سیڑھیاں تھیں جو اوپر کی طرف جا رہی تھیں۔

میں اس ہولناک اور آسیبی مکان کے ذہن کو چکرا دینے والے عجیب و غریب طلسم کدے میں پھنس چکا تھا۔ اس چھوٹی سی کھڑکی سے مشکل سے ہی ایک آدمی گزر سکتا تھا۔ میں بڑی مشکل سے کھڑکی سے گزر کر سیڑھیوں پر پہنچ گیا اور اوپر جانے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سیڑھیاں ختم ہو گئیں اور مجھے ایک دروازہ نظر آیا۔ میں نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ چرچراہٹ کے ساتھ کھل گیا۔ میں نے خود کو ایک بہت بڑے ہال کمرے میں پایا۔ میں حیرت سے اس ہال کمرے کو دیکھنے لگا۔ اس ہال کمرے کے وسط میں ایک تکون بنا ہوا تھا اور اس تکون کے اوپر ایک تابوت پڑا تھا۔ اس تکون پر چڑھنے کے لئے چند سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ میں نے ان سیڑھیوں کی تعداد گنی تو وہی سات کا چکر تھا۔

میں آگے بڑھا اور ساتوں سیڑھیاں پھلانگ کر تکون پر چڑھ گیا اور غور سے تابوت کو

دیکھنے لگا۔ تابوت کے ڈھکنے پر ایک زنجیر نظر آئی' پتہ نہیں مجھے کیا سوجھی میں نے زنجیر کو پکڑ کر زور سے ہلا دیا۔ زنجیر کے ہلاتے ہی ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور ایک دم تابوت کا ڈھکنا کھل گیا۔ تابوت میں سے بے شمار چمگادڑیں چی چی کرتی نکل آئیں اور کمرے میں منڈلانے لگیں۔ میں حیرت سے یہ طلسماتی منظر دیکھ رہا تھا۔ میں نے ایک دفعہ پھر زنجیر کو پکڑ کر زور سے ہلا دیا تو میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ زنجیر کے ہلتے ہی ایک دروازہ نمودار ہوا اور دروازہ خود بخود کھل بھی گیا۔ دروازہ کھلتے ہی تمام چمگادڑیں تیزی سے باہر نکل گئیں۔ چمگادڑوں کے باہر نکلتے ہی دروازہ ایک دفعہ پھر آہستہ آہستہ بند ہونے لگا۔ میں تیزی سے ساتوں سیڑھیوں سے نیچے اتر کر بھاگا اور دروازے سے باہر نکل آیا۔ میرے باہر نکلتے ہی دروازہ بند ہو گیا۔ اچانک سارا منظر ہی بدل گیا۔ میں اسی وادی میں کھڑا تھا۔ میں نے خود کو دوبارہ وادی میں پایا تو سکھ کا سانس لیا' میں اس منحوس مکان کے ہولناک طلسم کدے سے نکل چکا تھا اب میں تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ میں جلد از جلد اس آسیبی مکان سے دور ہونا چاہتا تھا۔ سورج کی روشنی آہستہ آہستہ کم ہونے لگی اور تھوڑی دیر بعد رات ہو گئی مگر چاند کی تیز روشنی پوری وادی میں پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے چاند کو دیکھا تو چاند مکمل گول تھا اور اس کی تیز روشنی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔ غالباً چودھویں کا چاند تھا۔ میں تیزی سے وادی میں اِدھر اُدھر بھٹک رہا تھا اور میری منزل اپنی نتاشا کی تلاش تھی۔ میں دعا کر رہا تھا کہ نتاشا مسلسل مقدس کلمات پڑھتی رہے میں نتاشا کے سونے سے پہلے اس تک پہنچنا چاہتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ جیسے ہی نتاشا مقدس کلمات پڑھنا بند کرے گی تو عیاش گوبان عقاب کی طرح میری معصوم اور نازک اندام بیوی پر جھپٹ پڑے گا۔

مجھے وادی میں ایک جگہ بے شمار قبریں نظر آئیں۔ میں حیرت سے چلتا ہوا قبروں کے پاس جانے لگا۔ ابھی میں اس قبرستان کے چند قدموں کے فاصلے پر ہی تھا کہ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور بے شمار قبریں پھٹ گئیں اور ان سے مردے نکل آئے۔ بڑا ہی ہولناک منظر تھا۔ ایک قبر کا حال دیکھتے ہی میری چیخ نکلتے رہ گئی۔ مردے کے ڈھانچے پر بے شمار بچھو نما کیڑے لپٹے ہوئے تھے جو ہر گھڑی مردے کے ڈھانچے پر ڈنک مار رہے تھے۔ ایک اور قبر میں ایک بڑا سا اژدھا ایک مردے سے لپٹا ہوا تھا اور مردے کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں۔ اچانک وادی میں ٹھنڈی یخ ہوا چلنے لگی اور ڈھانچے چیخنے لگے۔

بعض ڈھانچوں کے ہاتھ میں انسانی دل تھے اور ڈھانچے ان دلوں کو کھانے لگے۔ ایک قبر سے ایک خوبصورت نوجوان لڑکی نکلی اور میری طرف بڑھنے لگی۔ میں خوفزدہ نظروں سے اس خوبصورت لڑکی کو دیکھنے لگا جو میری طرف آرہی تھی۔ اچانک ایک قبر سے اژدھا باہر نکلا اور لڑکی کے جسم سے لپٹ گیا۔ میں یہ دیکھ کر خوف سے لرز اٹھا کہ جیسے ہی اژدھا لڑکی کے جسم سے لپٹا خوبصورت لڑکی کا وجود ڈھانچے میں تبدیل ہو گیا۔

ایک اور قبر پھٹی اور اس میں سے ایک بھیانک شکل والا دیو ہیکل شخص نمودار ہوا۔ میں اس دیو ہیکل شخص کی بھیانک شکل دیکھ کر خوف و حیرت سے اچھل پڑا۔ یہ دیو ہیکل جسم تو اسی تہہ خانے والے سر کٹے کا تھا اور اس دیو ہیکل شخص کی بھیانک شکل نچلے تہہ خانے والے کٹے ہوئے سر کی تھی مگر اب بھیانک شکل کا سر دیو ہیکل سر کٹے کے دھڑ کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ یہ دیو ہیکل بھیانک شخص میری طرف بڑھنے لگا۔ اس کے منہ سے کبھی قہقہے اور کبھی چیخیں نکل رہی تھیں اور اس کے سر پر سات سانپ لہرا رہے تھے۔ پھر اس نے اپنے سر کو جھٹکا دیا تو اس کے سر سے ساتوں سانپ اڑ کر میری طرف آئے' اس سے پہلے کہ میں سنبھلتا ساتوں سانپ کلبلاتے ہوئے میری گردن پر آ گئے۔ میرے منہ سے زوردار چیخ خارج ہو گئی مگر یہ دیکھ کر میں حیران ہو گیا کہ میری گردن سے لپٹتے ہی ساتوں سانپ غائب ہو گئے۔ پھر اس سے پہلے کہ دیو ہیکل بھیانک آدمی میرے نزدیک پہنچتا اچانک وہی اژدھا قبر سے نکلا اور دیو ہیکل بھیانک آدمی کے جسم سے لپٹ گیا اور اس کا انجام بھی لڑکی کی طرح ہوا اور اس کا وجود ڈھانچے میں تبدیل ہو گیا۔

طلسمات کی ہولناک سرزمین وادی دہشت میں ہر طرف بہت ہی خوفناک اور دل ہلا دینے والے مناظر تھے۔ ایک دفعہ پھر زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور زمین پھٹ گئی اور اس میں سے دھواں نکلنے لگا پھر ایک دم اس گڑھے سے سات ہیبت ناک ڈھانچے نمودار ہوئے ان کے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں تھیں پھر ساتوں ڈھانچے تیزی سے میری طرف بڑھنے لگے۔ ایک ڈھانچے نے اپنے استخوانی ہاتھ میں موجود جلتی ہوئی مشعل زور سے میرے سینے پر ماری۔ میرے منہ سے بے اختیار چیخ خارج ہو گئی۔ میں ان ہولناک ڈھانچوں سے بچنے کے لئے بھاگنے لگا۔ خوفناک ڈھانچے میری طرف بڑھنے لگے اور اپنے ہاتھوں میں موجود جلتی ہوئی مشعلیں مجھے مارنے لگے۔ مشعلیں مجھے لگ لگ کر بجھنے لگیں۔

میں سمجھ چکا تھا کہ یہ سب مقدس تسبیح کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ میں یہ دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا کہ جیسے ہی ہولناک ڈھانچے مجھے مشعل مارتے ان کے ہاتھ میں نئی مشعل آ جاتی۔ میں تیزی سے بھاگتا ہوا اس گڑھے کے نزدیک پہنچ گیا جہاں سے یہ ساتوں ہولناک ڈھانچے نمودار ہوئے تھے' میں نے دیکھا کہ ڈھانچے چیختے ہوئے میرے نزدیک آ رہے تھے اور بدستور جلتی ہوئی مشعلیں مجھے مار رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ ڈھانچے میرے نزدیک پہنچتے میں نے بے اختیار گڑھے میں چھلانگ لگا دی۔ میرا جسم تیزی سے نیچے گرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد میرا جسم دھڑام سے پتھریلے فرش پر گرا تو درد و تکلیف سے میرے منہ سے چیخ نکل گئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک مشعل میرے اوپر گر رہی ہے۔ میں تیزی سے ایک طرف ہو گیا۔ جلتی ہوئی مشعل میرے نزدیک آگری۔ موت کے خوف سے میں تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور جلتی ہوئی مشعل اٹھالی اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد میں نے خود کو ایک غار میں پایا۔ غار کی دیواریں مکمل طور پر سیاہ تھیں اور دیواروں پر مکڑیوں کے جالے چنے ہوئے تھے۔ میں طلسم دہشت اور طلسم ہفت ہیکل کی پُراسرار سرزمینوں پر بھی پہنچایا گیا تھا مگر وادی دہشت کی سرزمین تو سب سے زیادہ طلسماتی اور دہشت ناک تھی۔ پل پل بدلتے ان ہولناک واقعات نے میرے ذہن کو مفلوج کر کے رکھ دیا تھا۔ مجھے حیرت تھی کہ ساتوں ہولناک ڈھانچے میرے پیچھے اس پُراسرار غار میں کیوں نہیں آئے۔ ڈنڈا بدستور میرے ہاتھ میں تھا۔ میں تیزی سے جلتی ہوئی مشعل بائیں ہاتھ میں لئے تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ کچھ دیر بعد غار ختم ہو گیا اور مجھے ایک دروازہ نظر آیا۔ میں نے دروازے کو لات ماری تو دروازہ کھل گیا۔ مجھے سیڑھیاں اوپر جاتی ہوئی نظر آئیں۔ میں سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد سیڑھیاں ختم ہو گئیں تو میں نے خود کو ایک راہداری میں پایا۔ اس راہداری میں چند کمرے بنے ہوئے تھے۔ میں نے ان کی تعداد گنی تو وہی سات کا ہی چکر تھا۔

ابھی میں حیرت سے راہداری کے ان سات کمروں کو دیکھ رہا تھا کہ ایک نسوانی چیخ سنائی دی۔ میں اس چیخ کی آواز کو سات پردوں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ یہ میری بیوی نتاشا کی چیخ تھی۔ میں تیزی سے بھاگتا ہوا ساتویں کمرے کے نزدیک پہنچا جس کا دروازہ بند تھا۔ میں نے دروازے کے سوراخ سے جھانک کر دیکھا تو مجھے گوبن نظر آیا جو میری بیوی نتاشا

کے منہ میں کپڑا ٹھونس رہا تھا۔ میں سمجھ چکا تھا کہ گوبان اس لئے نتاشا کے منہ میں کپڑا ٹھونس رہا ہے کہ نتاشا مقدس کلمات نہ پڑھ سکے۔ غالباً نتاشا نے مقدس کلمات پڑھنا بند کر کے سونے کا ارادہ کیا ہو گا اور جیسے ہی نتاشا سوئی تھی اور گوبان اندر جا کر میری بیوی پر قابو پا چکا تھا۔

گوبان نے نتاشا کا گریبان پکڑ لیا تھا۔ یہ دیکھ کر میرا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ اس سے پہلے کہ گوبان نتاشا کے کپڑے پھاڑتا میں نے تیزی سے بھرپور لات دروازے پر ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ دروازے کو دھکا لگتے ہی گوبان دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوئی کہ میں عین وقت پر پہنچ چکا تھا۔ گوبان مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہنے لگا۔

"اچھا تو تم ابھی تک زندہ ہو۔ بہت ہی دل گردے والے ہو کہ وادی دہشت کی سرزمین پر بھی تمہیں کچھ نہیں ہوا۔"

"ہاں گوبان میں تمہیں بھی راگھوداس کے پاس پہنچانے آیا ہوں۔" گوبان اب نتاشا کو چھوڑ کر غصے سے مجھے دیکھنے لگا۔

نتاشا خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ گوبان کی شکل بہت خوفناک تھی۔ ایک تو اس کا رنگ سیاہ تھا دوسرا اس کے چہرے کا ایک حصہ مکمل طور پر جھلسا ہوا تھا جس کی وجہ سے اس کا چہرہ بہت بھیانک تھا۔ میں اور گوبان ایک دوسرے کو شعلہ برساتی نگاہوں سے دیکھنے لگے۔ اچانک میں نے اپنے ہاتھ میں موجود جلتی ہوئی مشعل گوبان کے چہرے پر ماری مگر اس سے پہلے کہ مشعل گوبان تک پہنچتی گوبان نے زور سے پھونک ماری تو جلتی ہوئی مشعل دھوئیں میں تحلیل ہو کر غائب ہو گئی۔ یہ ہوشربا منظر دیکھ کر نتاشا کے منہ سے چیخ نکل گئی۔ اچانک گوبان نے میری طرف جمپ لگایا اور لات زور سے میرے پیٹ پر ماری میں تیزی سے فرش پر جا گرا۔ ڈنڈا میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور تسبیح میرے گلے سے نکل کر فرش پر گر گئی۔ نیچے گرتے ہی میرے جسم پر رسیاں بندھتی چلی گئیں۔ گوبان زور سے قہقہے لگانے لگا۔ میری نظر نتاشا پر پڑی تو وہ مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی۔ دراصل نتاشا نے مجھے بہت دنوں بعد دیکھا تھا۔ میری بڑھی ہوئی داڑھی اور خراب حلیے کی بنا پر ابھی تک پہچان نہیں سکی تھی۔ میں نے نتاشا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "میری نتاشا! میں

تمہارا محسن ہوں اور تمہارے لئے اس ہولناک سرزمین پر آیا ہوں۔"

نتاشا میری بات سن کر تیزی سے میری طرف بڑھی مگر گوبان نے نتاشا کی کلائی پکڑ کر اسے نیچے گرا دیا۔ میں نے چیخ کر کہا۔ "گوبان! اگر تم نے میری نتاشا پر تشدد کیا تو میں تمہارے ٹکڑے کر دوں گا۔"

گوبان نے غصے سے مجھے دیکھا پھر ہنستے ہوئے کہا۔ "تم کیا مجھے مارو گے تم تو خود ہی میرے رحم و کرم پر ہو۔" پھر گوبان نے نتاشا کی طرف دیکھ کر کہا۔ "لڑکی! پہلے میں تمہارے اس بدبخت خاوند اور عاشق کو بڈھے عابد کے پاس پہنچا دوں پھر تم سے بھی دو دو ہاتھ ہو جائیں گے۔" یہ کہہ کر گوبان میری طرف بڑھا اور میری گردن کو پکڑ کر مجھے اٹھا لیا اور میری گردن کو زور سے دبانے لگا۔ میرا سانس رکنے لگا اور میرا چہرہ تکلیف سے سرخ ہو گیا۔ میرے منہ سے خرخر کی آوازیں نکلنے لگیں۔ موت آہستہ آہستہ میری طرف بڑھنے لگی۔

اچانک گوبان کے منہ سے چیخ خارج ہوئی اور اس نے اپنے ہاتھ میری گردن سے ہٹا دیئے۔ میں نے حیرت سے دیکھا کہ گوبان اپنے سر کو پکڑے ہوئے تھا پھر میری نظر نتاشا پر پڑی تو میں حیرت سے نتاشا کو دیکھنے لگا۔ اس وقت نتاشا کا چہرہ خوف سے زرد ہونے کے بجائے غصے سے سرخ تھا۔

اس سے پہلے کہ گوبان سنبھلتا نتاشا اپنے ہاتھ میں موجود عابد بابا مرحوم کا کراماتی ڈنڈا زور سے گوبان کے سر پر مارنے لگی۔ میں نے نتاشا سے بلند آواز میں کہا۔ "نتاشا مقدس تسبیح میرے گلے میں ڈال دو۔" نتاشا نے میری بات سن کر فوراً تسبیح نیچے سے اٹھائی اور میرے گلے میں ڈال دی مگر اس وقفے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گوبان تیزی سے منہ میں کچھ بڑبڑانے لگا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ دھوئیں میں تحلیل ہونے لگا۔ گوبان پہلے بھی متعدد بار خود کو مشکل میں دیکھ کر بھاگ چکا تھا مگر اب میں اسے یہ موقع نہیں دینا چاہتا تھا جیسے ہی اللہ تعالیٰ کے نام والی مقدس تسبیح میرے گلے میں پڑی میں بلند آواز میں آیت الکرسی پڑھنے لگا۔ مجھے مقدس کلمات پڑھتا دیکھ کر نتاشا نے بھی مقدس کلمات کا ورد شروع کر دیا۔ جیسے ہی ہم نے مقدس کلمات بلند آواز میں پڑھنا شروع کیا اس سے دو فائدے ہوئے۔ ایک تو میرے جسم سے بندھی ہوئی رسیاں یکسر غائب ہو گئیں دوسرا گوبان

کا دھوئیں میں تحلیل ہوتا ہوا وجود دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آنے لگا۔ اس سے پہلے کہ گوبان دوبارہ اپنی اصلی حالت میں آنے کے بعد کوئی اور حربہ استعمال کرتا' میں نے نتاشا کے ہاتھ سے ڈنڈا لیا اور کراماتی ڈنڈا تابڑتوڑ گوبان پر برسانے لگا۔ گوبان کا سر پھٹ چکا تھا اور اس کا پورا وجود اپنے ہی خون میں ڈوبا ہوا تھا اور گوبان کے منہ سے بھیانک چیخیں نکل رہی تھیں۔ پھر اچانک گوبان نے چیختے ہوئے کہا۔

''حسن شاہ! بے شک تم مجھے مار دو مگر تمہیں اتنا بتا دوں کہ مستقبل میں نئی ظلمات کی سرزمینیں بنیں گی اور ایک نیا عظیم الشان طلسم ہفت ہیکل معرض وجود میں آئے گا۔''

میں نے مسلسل ڈنڈا برساتے ہوئے کہا۔ ''گوبان! ویسے تو اب بھی تم جیسے ابلیس پرستوں کے کئی عشرت کدے ہیں جہاں وہ اپنے منحوس آقا شیطان مردود کو خوش کرنے کے لئے شیطانی کام کرتے ہیں اور معصوم انسانوں کو بھٹکا رہے ہیں مگر بقول تمہارے' مستقبل میں ظلمات کی نئی سرزمین ایجاد ہوگی اور نیا عظیم الشان طلسم ہفت ہیکل وجود میں آئے گا تو تم بھی میری بات غور سے سن لو' خیر و شر کی جنگ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گی۔ جب بھی مستقبل میں ظلمات کی نئی سرزمینیں ایجاد ہوں گی اور نیا ہفت ہیکل وجود میں آئے گا تو اس وقت مجھ جیسے گناہگار اور عابد بابا جیسے عظیم مردِ قلندر بھی پیدا ہوں گے اور ابلیس پرستوں کی کالی طاقتوں سے ٹکرا جائیں گے۔''

ڈنڈا مسلسل برسنے سے گوبان کا سر پھٹنے لگا پھر اچانک گوبان کے منہ سے آخری اور دل ہلا دینے والی بھیانک چیخ خارج ہوئی اور گوبان کا سر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔ گوبان کے مرتے ہی ہزاروں برس سے ظلم و بربریت کا راج کرنے والی ہولناک سرزمین طلسم ہفت ہیکل کا آخری ساحر بھی جہنم واصل ہو گیا تھا۔ گوبان کے مرتے ہی نتاشا روتی ہوئی مجھ سے لپٹ گئی۔ میں نے بھی اسے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا۔

میں نے نتاشا کا ہاتھ پکڑ لیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے کے باہر راہداری میں مکمل تاریکی تھی اس لئے ہم احتیاط سے راہداری سے گزر کر سیڑھیوں پر پہنچے اور سنبھل سنبھل کر سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگے اور مکڑیوں کے جالے والے پُراسرار غار میں پہنچ گئے۔ غار میں بھی تاریکی تھی۔ ہم دونوں ابھی تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ اچانک وہی منحوس ہولناک طلسماتی ڈھانچے ہاتھوں میں جلتی ہوئی مشعلیں لئے شور مچاتے ہماری طرف

بڑھے۔ نتاشا یہ دہشت ناک منظر دیکھ کر زور سے چیخی اور مجھ سے لپٹ گئی۔ میں نے نتاشا کو تسلی دی اور ہم دوبارہ سیڑھیوں کی طرف بڑھے مگر سیڑھیوں پر نیا دل ہلا دینے والا منظر دیکھ کر میں خوف و حیرت سے اچھل پڑا۔ سیڑھیوں سے وہی قبر والا ڈھانچہ نیچے اتر رہا تھا اس کے پورے وجود کو آگ لگی ہوئی تھی۔ دہشت ناک منظر دیکھ کر نتاشا نے زور سے چیخ ماری اور خوفزدہ ہو کر اپنا چہرہ میرے سینے کے ساتھ لگا دیا اور خوف سے بری طرح لرزنے لگی۔ جلتی ہوئی مشعلوں سے پُراسرار غار روشن ہو چکا تھا۔ نتاشا کو خوف سے لرزتے دیکھ کر مجھے ڈر ہوا کہ کہیں یہ خوف سے بے ہوش نہ ہو جائے۔ میں نتاشا کو تسلی دینے لگا حالانکہ میری اپنی حالت خراب ہو رہی تھی۔ دونوں طرف سے ہولناک ڈھانچے ہمارے قریب تر ہوتے جا رہے تھے۔ میں نے نتاشا کو مقدس کلمات پڑھنے کو کہا پھر اس سے پہلے کہ ہولناک ڈھانچے ہمارے نزدیک پہنچتے ہم دونوں نے مقدس کلمات پڑھنا شروع کر دیئے۔ جیسے ہی ہم نے مقدس کلمات پڑھنا شروع کئے طلسماتی ڈھانچے دھوئیں میں تحلیل ہو کر غائب ہونے لگے۔

☆------☆------☆

اچانک غار زور زور سے ہلنے لگا۔ میں نتاشا کا ہاتھ پکڑے تیزی سے اس پُراسرار غار میں بھاگنے لگا۔ غار کی دیواریں زور سے لرز رہی تھیں۔ اچانک مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے بازو کو پکڑ کر زور سے جھٹکا دیا ہو۔ میں گڑبڑا کر نیچے گرنے لگا مگر فوراً سنبھل گیا مگر حیرت سے اچھل پڑا۔ میں اس وقت عابد بابا کی بستی میں موجود تھا۔ میرا ہاتھ بدستور نتاشا کے ہاتھ میں تھا۔ میں اور نتاشا حیرانگی سے اردگرد دیکھنے لگے۔ میں نے دیکھا کہ عابد بابا کا گھر نزدیک ہی تھا۔ رات کا وقت تھا اور اس وقت کوئی شخص نظر نہیں آ رہا تھا۔ اچانک مجھے ناصر کی آواز سنائی دی۔

''حسن شاہ! مبارک ہو۔ تمہیں تمہاری بیوی مل گئی ہے۔ گوبان کے مرنے کے ساتھ ہی وادی دہشت بھی تباہ ہو چکی ہے۔ گوبان کے مرنے اور طلسم ہفت ہیکل کے تباہ ہونے کے بعد اب اس کے تمام ساحر بھی جہنم واصل ہو چکے ہیں اور اب تم کالی طاقتوں کے سحر سے آزاد ہو چکے ہو۔ واقعی تم خوش قسمت اور بہت مضبوط اعصاب کے مالک ہو کہ وادی دہشت کی ہولناک اور ڈراؤنی سرزمین پر ہمت نہیں ہاری اور یہ بھی تمہاری

خوش قسمتی ہے کہ تم عین وقت پر اپنی بیوی کے پاس پہنچ گئے۔ ورنہ گوبان تمہاری بیوی کو اپنی ہوس کی بھینٹ چڑھانے کے بعد دردناک موت سے دوچار کرتا۔ چونکہ تم نے طلسم ہفت ہیکل کو تباہ کیا تھا اس لئے گوبان تمہاری بیوی کو اذیت ناک موت دے کر اپنا انتقام پورا کرنا چاہتا تھا اور چونکہ عابد بابا کے جن زاد دوست کے فوت ہونے کے ساتھ ہی ان کا قائم کیا ہوا حصار بھی ختم ہو چکا تھا اگر تمہیں کچھ دیر اور ہو جاتی تو عیاش گوبان اپنا کام مکمل کر چکا ہوتا مگر میرے پیر و مرشد مرحوم کی دعاؤں نے تمہیں ہر میدان میں کامیاب کیا .... اور حسن' تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ تمہیں جیل میں قید کرنے والا پولیس افسر مر چکا ہے اور تمہارے والدین کے قتل والا کیس ختم ہو چکا ہے۔ تم بغیر کسی خوف کے اپنے شہر جا سکتے ہو۔ یہ میری تم سے آخری ملاقات ہے اس لئے تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ تمہاری بیوی کے والدین یعنی تمہارے خالو اور خالہ تمہاری اور اپنی بیٹی کی اچانک گمشدگی میں بہت پریشان ہیں اور اتنا بھی سن لو کہ زندے اور تسبیح کے متعلق فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے اپنے پیر و مرشد کی دونوں چیزیں حاصل کر لی ہیں۔ حسن شاہ! میں نے دیکھا ہے کہ جب بھی تم کسی مشکل میں ہوتے ہو تو عابد بابا کی نصیحت بھول جاتے ہو حالانکہ میرے پیر و مرشد نے تمہیں نصیحت کی تھی کہ کسی حال میں بھی اللہ کا ذکر اور خاص کر نماز ہرگز نہیں چھوڑنی مگر تم ہر مشکل وقت میں اُن کی نصیحت کو بھول جاتے ہو مگر مجھے یقین ہے کہ اب تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے اور ہاں' تمہیں اتنا بھی بتا دوں کہ تم کالی طاقتوں کے سحر میں پھنس کر مسلسل ہفت طلسم کا شکار رہے اور یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ ٹرین کے اس منحوس سفر سے لے کر اب تک تم پورے سات ماہ کالی طاقتوں کے عتاب کا شکار رہے ہو اور اب میری طرف سے تم دونوں کو نئی زندگی مبارک ہو۔ اچھا دوست خدا حافظ!"

اتنا کہنے کے بعد ناصر کی آواز ختم ہو گئی۔ میں نے نتاشا کو دیکھا تو وہ ابھی تک حیرت سے بستی کو دیکھ رہی تھی۔ پھر میری طرف دیکھ کر کہنے لگی۔ "حسن! ہم اس ہولناک غار سے یہ اچانک کہاں پہنچ گئے ہیں؟"

میں نے کہا۔ "نتاشا! تم ابھی ان چیزوں کو نہیں سمجھو گی۔ میں تمہیں بعد میں بتاؤں گا کہ میں کن کن ہولناک عذابوں سے گزر کر تم تک پہنچا ہوں۔" یہ کہہ کر میں عبداللہ

کے گھر کی طرف قدم بڑھانے لگا۔ نتاشا میرے ساتھ بڑھنے لگی۔ دروازہ کھٹکھٹانے کے کچھ دیر بعد عبداللہ نے دروازہ کھولا تو مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ عبداللہ کے سر پر عمامہ بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں تسبیح تھی۔ پہلے تو عبداللہ حیرت سے مجھے دیکھتا رہ گیا۔ پھر مجھ سے بغلگیر ہو گیا۔

☆-------☆-------☆

مختصر یہ کہ میں نے نتاشا کو پانے کے بعد اگلے دن اسے اپنے اوپر بیتے ہوئے تمام ہولناک واقعات سنا دیئے اور عبداللہ' راشدہ' عابد بابا اور ناصر کے متعلق بھی سب کچھ بتا دیا۔ نتاشا نے میرے اوپر بیتے ہوئے ہولناک واقعات سن کر کہا۔ "حسن! میں تمہارا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ تم نے میری خاطر اتنے عذاب جھیلے ہیں۔"

میں نے کہا۔ "نتاشا! تم نے بھی تو میری جان بچائی تھی۔ اگر اس وقت تم گوبان کو زندا نہ مارتیں تو آج میں اس دنیا میں نہ ہوتا۔"

اس طرح میں کچھ دن عابد بابا مرحوم کی بستی میں رہا مگر ان دنوں میں نے کوئی کوتاہی نہ کی اور نماز باقاعدگی سے پڑھا رہا۔ چند دن تک ہم عبداللہ اور راشدہ کے گھر رہے پھر میں اپنی نتاشا کے ہمراہ اپنے شہر آ گیا۔ کافی عرصے سے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے ہمارا گھر مٹی کا ڈھیر بنا ہوا تھا۔ محلے والوں نے مجھے بتایا کہ میرے والدین کی میت کو شکر گڑھ پہنچا دیا گیا تھا۔ محلے والوں کے پوچھنے پر میں نے ان کو اپنی اور نتاشا کی گمشدگی کی فرضی کہانی سنائی۔ اگر میں ان کو اپنے اوپر بیتے ہوئے درست اور ہولناک واقعات سناتا تو لوگ بھی میری بات کا یقین نہ کرتے اور مجھے پاگل و خبطی سمجھتے۔

دو دنوں بعد میں نتاشا کے ہمراہ اپنے آبائی قصبے شکر گڑھ آ گیا۔ یہاں خالہ جان اور خالو ہمیں مل کر بے حد خوش ہوئے۔ نتاشا اپنے والدین سے مل کر خوشی سے بہت روئی' نتاشا کو اپنے ہولناک واقعات سناتے ہوئے میں اپنے والدین کے دردناک قتل کا ذکر گول کر گیا تھا۔ اب نتاشا کو میرے والدین کے قتل کا معلوم ہوا تو نتاشا خوب روئی۔ جب خالہ جان اور خالو جی نے ہماری اچانک گمشدگی کا پوچھا تو میں نے ان کو بھی فرضی کہانی سنائی۔ میں نے پہلے ہی نتاشا کو اصل حقائق بتانے سے روک دیا تھا۔ پھر میں نتاشا کے ہمراہ اپنے والدین کی قبر پر گیا اور خوب رویا پھر ان کے حق میں دعائے مغفرت کی۔ میرے والدین کے

فوت ہونے اور میری اچانک گمشدگی کے بعد خالو میرے والد کی زمینوں کی دیکھ بھال کر رہے تھے مگر میرے آنے کے بعد انہوں نے میرے والد کی زمینیں میرے حوالے کر دیں۔ میں شہر والے گھر کو بیچ کر مستقل یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا۔

آج کئی سال ہو چکے ہیں۔ میرے ساتھ کوئی سحر و اسرار کا ہولناک واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے چار بچوں سے نوازا ہے۔ میرے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ کبھی ہم عبداللہ اور راشدہ سے ملنے ان کے پاس جاتے اور کبھی وہ ہم سے ملنے ہمارے ہاں آتے۔ عبداللہ کے تین بچے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

بقول گوبان کے مستقبل میں ظلمات کی نئی نئی سرزمینیں بنیں گی اور نیا طلسم ہفت ہیکل معرضِ وجود میں آئے گا مگر اتنے برس گزرنے کے باوجود میں نے کسی نئے طلسم ہفت ہیکل کے بارے میں نہیں سنا اور نہ ہی میں کسی سحر کے فسوں میں گھرا ہوں۔ ہاں البتہ میں جب بھی اپنے ہولناک ماضی کی طرف نظر دوڑاتا ہوں تو اپنے ماضی کے دل ہلا دینے والے دہشت ناک واقعات کو سوچ کر میں لرز جاتا ہوں' میں عابد بابا کی نصیحت کے مطابق نماز باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور ان کے بتائے ہوئے مقدس کلمات بھی پڑھتا ہوں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ میں کسی سحر میں گرفتار نہیں ہوا۔ کیونکہ ایک دفعہ عابد بابا نے کہا تھا کہ جو شخص نیک نمازی اور عبادت گزار ہوتا ہے اس سے شیطانی طاقتیں گھبراتی ہیں۔ میں اپنی ہولناک داستان (آپ بیتی) ختم کرنے سے پہلے یہ بھی بتا دوں کہ ہم دونوں میاں بیوی ہر سال پچیس جولائی کو ایک خصوصی دعوت کا اہتمام کرتے ہیں اور اس خصوصی دعوت میں رشتہ دار و دوست احباب شامل ہوتے ہیں اور خاص کر عبداللہ اور راشدہ ہمارے خصوصی مہمان ہوتے ہیں اور اس دعوت میں ہم سات کے اہم عدد کو خصوصی اہمیت دینا ہرگز نہیں بھولتے۔

یہ بات آج بھی میرے لئے راز ہے کہ عابد بابا نے کس طرح خبیث سادھو راگھوداس کو جہنم واصل کیا اور عابد بابا کی وفات کس طرح ہوئی؟

☆====== ختم شد ======☆